قانونِ حقِ اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم-۲۰۰۹

معیاری امور

Right to Free and Compulsory Education Act 2009

Quality Issues

کتابچہ برائے صدور مدارس

Head Masters' Handbook

تعلیم ہمارا حق ہے

سروا شکشا ابھیان

سب پڑھیں - سب بڑھیں

راجیوودیا مشن (سرواشکشا ابھیان)،

تلنگانہ،حیدرآباد

Rajiv Vidya Mission (SSA),

T.S., Hyderabad

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت،

تلنگانہ،حیدرآباد

SCERT,

T.S., Hyderabad

2013-14

مترجمین

عطاء الرحمٰن، SA، اردو پرائمری اسکول، جنارم، ضلع عادل آباد

پی شاہد اللہ، SA، ضلع پریشد ہائی اسکول، کملاپورم، ضلع کڈپہ

محمد یٰسین شریف، SA، ضلع پریشد ہائی اسکول، سلاخ پور، ضلع ورنگل

محمد عبدالمجیب، SA، ضلع پریشد ہائی اسکول، جوگی پیٹ، ضلع میدک

بی فخر الدین، MPPS، SGT، یلا گڈہ، راجم پیٹ، ضلع کڈپہ

محترمہ رقیہ تسکین، SMHM، GPS لنگر حوض، ضلع حیدرآباد

ایس ایم ڈی یونس طیب، MPPS، SA، جی چیرو، ضلع کڈپہ

تقی حیدر کاشانی، لکچرر DIET، وقار آباد، ضلع رنگاریڈی

محمد معشوق ربانی، DIET، ہنمکنڈہ، ضلع ورنگل

محمد علیم الدین، SA، SRG، ZPHS (اردو) پٹلور، ضلع رنگاریڈی

ایڈیٹرس و کوارڈینیٹرس

محمد افتخار الدین، کوآرڈینیٹر، ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، تلنگانہ، حیدرآباد۔

محمد عبدالکریم، اسسٹنٹ اکاڈمک مانیٹرنگ آفیسر (اردو) راجیوودیامشن، آندھراپردیش، حیدرآباد

این. ایوب حسین، کوارڈینیٹر میناریٹی و اردو، راجیوودیامشن، آندھراپردیش، حیدرآباد

صلاح کار

محترمہ وی راجیہ لکشمی،
اسٹیٹ اکیڈیمک مانیٹرنگ آفسر،
راجیوودیامشن، آندھراپردیش، حیدرآباد

جناب این. ایوب حسین
اسٹیٹ کوارڈینیٹر میناریٹی و اردو
راجیوودیامشن، آندھراپردیش، حیدرآباد

مشیران

جناب راجہ شیکھر
اڈیشنل اسٹیٹ پراجکٹ ڈائرکٹر
راجیوودیامشن (SSA)، آندھراپردیش، حیدرآباد

ڈاکٹر وائی. علی اکبر باشاہ
اڈیشنل اسٹیٹ پراجکٹ ڈائرکٹر
راجیوودیامشن (SSA)، آندھراپردیش، حیدرآباد

سرپرست

جناب جی. گوپال ریڈی
ڈائرکٹر
SCERT، آندھراپردیش، حیدرآباد

محترمہ وی. اوشارانی آئی. اے. ایس
اسٹیٹ پراجکٹ ڈائرکٹر
راجیوودیامشن (SSA)، آندھراپردیش، حیدرآباد

پیش لفظ

انسان کی ترقی میں تعلیم نہایت معاون و مددگار ہوتی ہے۔حکومت ہند کی جانب سے تشکیل کردہ تمام قوانین میں ''قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم-2009'' بہت ہی اہم ہے۔ یہ ہمارے ملک کی ترقی میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔اسکولی عمر کے تمام بچے اسکول میں داخلہ لے کراپنی تعلیمی معیاد مکمل ہونے تک متعلقہ جماعت کی سطح کے تعلیمی معیارات کے حصول کے مقصد کے تحت اس قانون کو تشکیل دیا گیا ہے۔اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اسکول سے مراد وہاں صرف تعلیم سے متعلقہ امور کا حصول نہ ہو بلکہ یہ بچوں کے جائے مقام اور انکی ہمہ جہتی ترقی کے مواقع فراہم کرنے والا ہو۔یکم اپریل ۲۰۱۰ء سے نافذ العمل یہ RTE-2009 قانون تمام بچوں کے حصول تعلیم میں مددگار ہوگا۔ RTE-2009 کے مطابق ریاست میں موجود تمام اسکول اس قانون کے دائرہ میں رہ کر موجودہ قانون کے تحت اپنی سرگرمیاں انجام دیں گے۔تمام بچے اسکول میں داخلہ حاصل کر کے اپنی قابلیتوں کے مطابق اکتساب حاصل کرنے کے لیے اور سماج کی ضروریات کے عین مطابق انھیں ڈھالنے کے لیے اسکول کوشاں رہے۔اسکول بچوں کے حقوق کا محافظ ہو۔بچوں میں یہ احساس اجاگر ہو کہ ''اسکول'' ہی ان کے لیے محفوظ جگہ ہے اور اس کے عین مطابق ہی اسکول کی سرگرمیاں موجود ہوں۔بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب ماحول فراہم کرتے ہوئے ان کے حقوق کے تحفظ کی سعی کی جائے۔اس ضمن میں ریاستی و مرکزی حکومتیں اپنا اپنا تعاون دیں گی۔یہ قانون اسکولوں میں اولیائے طلبہ اور سماجی اشتراک کی ہمت افزائی کرتا ہے۔تعلیم کے حصول کے ضمن میں قانون کے تحت اسکول اور اساتذہ کون سی ذمہ داریوں کو انجام دیں یہ قانون اس کی صریح وضاحت کرتا ہے۔اس کے لیے مناسب احکامات اور اصولوں کو تشکیل دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے مناسب نصاب درسی کتب اور جانچ جیسے امور سے متعلق بحث کی گئی ہے۔

قومی درسیاتی خاکہ 2005 میں پیش کردہ امور اور رہنمائی کے مطابق ریاستی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت آندھرا پردیش، حیدر آباد کے زیر نگرانی ریاستی درسیاتی خاکہ 2011 کی تشکیل عمل میں آئی،اس کے مطابق جماعت اول تا نہم کی نئی درسی کتب کا نصاب مدون کیا گیا۔RTE-2009 کے مطابق ان درسی کتب کو کمرہ جماعت میں روشناس کروائیں۔اس کے لیے اس کتابچہ میں اختیار کیے جانے والے تدریسی و اکتسابی سرگرمیاں/ لائحہ عمل، اساتذہ،صدور مدارس کے رول سے متعلق واضح طور پر بحث کی گئی ہے۔اس کے علاوہ اس میں ریاستی سطح پر اسکولوں سے منسلک تمام افراد یعنی اساتذہ، اسکول انتظامی کمیٹی کے اراکین، رضا کارانہ تنظیموں کے منتظمین، اسکول کے تعلیمی نظام سے منسلک تمام عہدیداروں کو RTE-2009 سے متعلق تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔

اسکول کے تعلیمی مقاصد کے حصول کی ترقی میں RTE-2009 مددگار ثابت ہوگا۔ فی الحال بچوں کی دسترس میں اسکولوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔جس کی وجہ سے اسکولوں میں بچوں کے اندراج میں اضافہ ہوا مگر پھر بھی مکمل طور پر معیاری تعلیم کا حصول ممکن نہیں ہو پایا۔اس کے لیے اساتذہ کی کارکردگی،سہولیات کی فراہمی، سماجی اشتراک، جیسے امور میں مزید ترقی کے لیے RTE-2009 مددگار ثابت ہوگا۔اسکول کے مقاصد کے حصول، طلبا کی ہمہ جہتی ترقی اور ان کی کارکردگی کے تئیں اسکول کے تعلیمی نظام میں تمام لوگ جائزہ لے کر مقاصد کا تعین کر کے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

تعلیمی نظام سے متعلقہ تمام لوگ RTE-2009 کے امور سے متعلق فہم حاصل کر کے قانون میں موجود امور کو روبہ عمل لانے کی سعی کریں۔ اس ضمن میں RTE-2009 کے امور، ایام کار، اوقات کار، بچوں کے اظہار مافی الضمیر کی آزادی، بے خوف ماحول، اسکول انتظامی کمیٹی کے اراکین، اسکول کی ترقی کا منصوبہ، مسلسل جامع جانچ جیسے امور کے بارے میں اس کتابچہ میں بحث کی گئی ہے۔لہٰذا اس کا بہتر فہم حاصل کر کے RTE-2009 پر بہتر عمل آوری کے لیے اس کتابچہ سے رہنمائی ملنے کی امید کے ساتھ............

تاریخ: ۹ / اگست ۲۰۱۳ء

مقام: حیدر آباد

آپ کا

ایس جگناتھ ریڈی

ڈائرکٹر SCERT، تلنگانہ، حیدر آباد

پیغام

ہماری ریاست میں قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم -۲۰۰۹ کی عمل آوری اپریل ۲۰۱۰ء سے شروع ہوئی۔اس ضمن میں ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت نے ریاستی درسیاتی خاکہ -۲۰۱۱ کے تحت پوزیشن پیپرس ترتیب دیئے ہیں۔اس کے مطابق جماعت اول تا دہم نئی درسی کتب کا نصاب مدون کیا گیا اور کمرہ جماعت میں روشناس کروایا گیا ہے۔درسی کتب کی تدریس وفراہمیٔ اکتساب کے لیے سرگرمیاں / لائحہ عمل ،اساتذہ ،صدور مدارس ،اسکول انتظامی کمیٹی کے اراکین اور رضا کارانہ تنظیموں کا رول ،اسکول کے تعلیمی نظام سے منسلک تمام امور کو قانون RTE-2009 میں تفصیل سے واضح کیا گیا ہے۔

قانون RTE-2009 تمام بچوں کے حصولِ تعلیم میں مدد گار رہوگا۔اس قانون کے مطابق ریاست میں موجود تمام اسکول اس قانون کے دائرہ میں رہ کر اپنی سرگرمیاں انجام دیں گے۔تمام اسکولی عمر کے بچے اسکول میں داخلہ حاصل کر کے اپنی قابلیت کے مطابق اکتساب حاصل کریں گے۔سماج کی ضروریات کے عین مطابق بچوں کو ڈھالنے کے لیے اسکول کوشاں رہیں گے۔اسکول بچوں کے حقوق کا محافظ ہو، بچوں میں یہ احساس اجاگر ہو کہ ''اسکول'' ہی ان کے لیے محفوظ جگہ ہے اور اسی کے مطابق اسکول میں سرگرمیاں انجام دی جاتی رہیں۔اس ضمن میں ریاستی ومرکزی حکومتیں اپنا اپنا تعاون فراہم کریں گی۔یہ قانون اسکولوں میں اولیائے طلبہ اور سماجی اشتراک کی طمانیت دیتا ہے۔اس قانون میں اسکول، اساتذہ اور سماج کی ذمہ داریوں کی مفصل وضاحت کی گئی ہے۔

اسکول کے تعلیمی مقاصد کے حصول میں RTE-2009 کس طرح مدد گار رہوگا اس تربیتی کتابچہ کے ذریعہ وضاحت کی گئی ہے۔ چنانچہ اس کتابچہ میں قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم ۲۰۰۹ء پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔اس کے تحت بچوں کی ہمہ جہتی ترقی ،اظہار خیال کی آزادی ،اسکولوں میں بلاخوف وخطر ماحول ،تدریسی واکتسابی سرگرمیاں ،مسلسل جامع جانچ کی ضرورت ،اسکول کے ایام کار اور تدریسی اوقات کا مناسب استعمال ،اسکول انتظامی کمیٹیوں کا قیام ،ان کی ضرورت ،ان کے فرائض وذمہ داریاں ،اشتراک وتعاون ،اسکول کی ترقی کا منصوبہ اور اسکول کی بہتر کارکردگی کے لیے مانیٹرنگ کی اہمیت سے متعلق سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ان تمام نکات پر اساتذہ کی آگہی کے لیے یہ کتابچہ تشکیل دیا گیا ہے۔اس کتابچے کی تدوین میں حصہ لینے والے اساتذہ ،ماہرین مضمون ،SCERT کے شعبہ تعلیمی منصوبہ بندی کے اراکین ،اردو مترجمین ،سرواشکشا ابھیان ،آندھراپردیش ،حیدرآباد سے وابستہ پیڈاگوجی اردو کے اراکین قابل مبارکباد ہیں ،جنھوں نے بڑی جانفشانی سے اس کتابچہ کو مرتب کیا۔میں امید کرتی ہوں کہ یہ کتابچہ اساتذہ ،اسکولوں کے منتظمین کی رہنمائی اور بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے مفید وکارآمد ہوگا۔

آپ کی

(شریمتی) **وی.اوشارانی** آئی.اے.ایس

اسٹیٹ پراجکٹ ڈائرکٹر ،راجیوودیا مشن (SSA)

مقام: حیدرآباد

تاریخ: ۹/اگست ۲۰۱۳ء

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان	سلسلہ نشان
6-22	قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم - ۲۰۰۹ - ضرورت - آگاہی (RTE Act - 2009 - Need - Awareness)	۱
23-45	بچوں کی ہمہ جہتی ترقی -علم-صلاحیتوں-مہارتوں-رویوں کا مکمل فروغ (All Round Development of Children-Development, Knowledge, Abilities, Skills, Attitutes to the fallest extend	۲
46-70	تدریسی واکتسابی سرگرمیاں، بچوں کو مرکز بناتے ہوئے انہیں ایسے طریقے فراہم کرنا سبق سے وہ مشغلوں، انکشاف اور تحقیق کے ذریعے سیکھیں۔	۳
71-89	خوف سے پرے ماحول، ڈر، صدمہ، سزا سے بچوں کو چھٹکارا دلوانا، اور بچوں کو آزادانہ طور پر اظہار کرنے میں تعاون کرنا	۴
90-115	مسلسل جامع جانچ(Continuous & Comprehensive Evaluation)	۵
116-126	اسکول کے ایام کار - اوقات کار(School Working Days - Working Hours)	۶
127-145	اسکول انتظامی کمیٹیاں(School Management Committees)	۷
146-160	اسکول کی ترقی کا منصوبہ(School Development Plan)	۸
161-176	مانیٹرنگ اور جائزہ Moniterning & Reviews	۹

1. قانونِ حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم ۲۰۰۹ء

ضرورت - آ گہی

Right to Free and Compulsory Education Act - 2009

Need - Awareness

1.1 بنیادی سوالات - سوچیے اور اظہارِ خیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)

1.2 پس منظر (Context)

1.3 قانون کے ابواب - ان کی تفصیلات (Sections in the Act and Its details)

1.3.1 قانون کا احاطہ - تاریخ عمل آوری

(The frame of the Act, Implementation Dates)

1.3.2 مفت ولازمی تعلیم کا حق

(Right to Free and Compulsory Elementary Act)

1.3.3 متعلقہ حکومت کی ذمہ داریاں - مقامی حکومت، والدین کی ذمہ داریاں

(Responsibilities of concerned Govt., Local Govts and Parents)

1.3.4 اسکولس - اساتذہ کی ذمہ داریاں

(Responsibiliteis of Schools and Teachers)

1.3.5 منصوبہ سبق، جانچ کی اصلاحات - ایلیمنٹری تعلیم کی تکمیل

(Curriculum and Evaluation Reforms - Completion rates of Elementary Education)

1.4 شکایتوں کا ازالہ - مشاورتی کمیٹی (Grievance redressal and Committees)

1.5 اسکولس کے اصول - معیارات (Rules and Standards to Schools)

1.6 RTE-2009 عمل آوری کے اشارے (RTE - 2009 Indicators of Implementations)

1.7 اختتام (Conclusion)

بعض لوگوں کے خیالات سمندر کی گہرائی کو ناپتے ہیں۔ امیدیں ہمالیہ کی چوٹیوں کو چھوتی ہیں۔ احساسات وجذبات آسمان کی بلندیوں کو چھوتے ہیں۔ کاروائیاں ہم عصر باشعور ذی روحوں کو با آسانی اپنی طرف راغب کرتی ہیں۔

ان غریبوں کو ہم زیبنات نہیں دے سکتے، جائیداد نہیں دے سکتے، کم ازکم ایک وقت کی روٹی بھی فراہم نہیں کر سکتے۔ سماج سے منسلک رحم دل انسان کی طرح اس بکھرے ہوئے ابتر سماج کو اس کے حال پر نہ چھوڑنے کے خواہش مند ہونے کی حیثیت سے کم ازکم کیا ان کے بچوں کے لیے کچھ کر سکتے ہیں؟ اگر ہم ان کے لیے کچھ نہ کر سکیں اور ان کی بدترین صورتحال اسی طرح لمبی مدت تک جاری رہے تو پھر ان سائنسی و تکنیکی علوم فلسفیانہ علوم اور جمہوریت کے کیا معنی رہ جاتے ہیں؟

پھر ان بچوں کو ہم کیا دے سکتے ہیں؟ کیا دیں تو بہتر ہوگا؟ ان بچوں کو دنیا میں اچھا انسان بننے، اس دنیا کو اس سے بہتر طور پر تبدیل کرنے کا تصور پیدا کرنے کا کام صرف تعلیم ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔ اگر ہم اس تعلیم کو ان تک پہنچا سکیں تو ....!

چار الفاظ پڑھنے یا لکھ لینے کا نام تعلیم نہیں۔ ایسی تعلیم ان کی حالت میں کسی قسم کا سدھار نہیں لا سکتی یا پھر موجودہ نظام سے صرف خود کو ہم آہنگ کرنا سکھاتی ہے۔ اس لیے ان کو دی جانے والی تعلیم عصری اور موثر ہو۔ اعلیٰ طبقے کے لوگوں کی دسترست میں موجود تعلیم ان کو بھی فراہم کی جائے۔ یہ تعلیم ایک طرف عصری سماج میں ثابت قدمی سے اپنے آپ کو گامزن رکھنے اور دوسری طرف اس سماجی نظام کے تئیں واضح عالمانہ تصور کو پیدا کرنے کے قابل ہو۔

پھر اس کے لیے کون کمر بستہ ہوں گے؟ ہم کو ہی آگے آنا ہے اس سماج سے تمام سہولیات حاصل کر کے اعلیٰ سطح تک پہنچے والے ہمیں ہی اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہوگا۔

تعلیم میں داخلہ دلوا کر اس کا لطف' تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کر کے ہمت' آزادی، دیں تو کافی ہے بچے دوسرے کاموں کی طرح تعلیم کو بھی از خود سیکھ لیتے ہیں۔

- ڈیوڈ ہاسپرو

قانونِ حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم ۲۰۰۹ء

Right to Free and Compulsory Education Act - 2009

1.1 بنیادی سوالات - سوچیے - اظہارِ خیال کیجیے

(Basic Questions - Think and Reflect)

1. بنیادی حقوق سے کیا مراد ہے؟ اور وہ کیا ہیں؟
(What is fundamantal Right? What are these Rights?)

2. بنیادی حقوق اور دوسرے حقوق کے درمیان کیا فرق ہے؟
(What is the difference between fundamental rights and other rights?)

3. آج تحتانوی تعلیم کا حصول ایک حق بن چکا ہے لہٰذا یہ عوام کے لیے کس طرح مفید ہے؟
(How RTE is helpful to people? What is it's significance and What are its highlights?)

4. وہ کیا حقوق اور سہولیات ہیں جو RTE پر عمل آوری کے ذریعہ معیاری ایلمنٹری تعلیم کے حصول میں دستیاب ہیں؟
(What are the rights and facilities available through RTE to get quality elementary education?)

5. تحتانوی معیاری تعلیم کے حصول کے لیے RTE کیسے مواقع فراہم کرتا ہے؟
(How RTE facilitate quality elementary education?)

6. RTE کی عمل آوری میں والدین اور سماج کا کیا کردار ہے؟
(What are the roles and responsibilities of community and parents in the implementation of RTE?)

7. دوستانہ ماحول والے اسکولس کی تشکیل میں RTE کس طرح مفید و مددگار ثابت ہوتا ہے؟
(How does RTE promotes child friendly schools?)

8. RTE کے مطابق اسکولس اور اساتذہ کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں؟ بچوں کی معیاری تعلیم کے ذمہ دار کون ہوں گے؟
(What are the responisibiliteis of schools and teachers as per RTE? Who are accountable towards children learning achievement?)

9. RTE کی بہتر عمل آوری میں درپیش مسائل کیا ہیں؟
(What are the issues before us in implementing the RTE?)

10. RTE کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟ RTE کے مطابق کون سے امور کو اسکولس میں عمل میں لایا جا رہا ہے؟ اور کن پر عمل درآمد نہیں کیا جا رہا ہے؟ عمل ندارد کیے جانے کی وجوہات کیا ہیں؟ اور اس کے ذمہ دار کون ہیں؟

(What is the status of implementation of RTE in our schools? What items are being implemented and what not and who are responsible? What are the reasons for this?)

11. RTE کی بہتر و مؤثر عمل آوری کے لیے کیا کیا جائے؟

(What actions required for effective implementation of RTE?)

1.2 پس منظر (Context)

ہندوستان ایک وسیع و عریض، کروڑوں کی آبادی والا ملک ہے۔ مختلف مذاہب، ذاتیں، طبقات کے ساتھ ''اختلافات میں اتحاد'' (Unity in Diversity) والا ملک ہے۔ مختلف تہذیبیں اور مختلف روایتوں کا گہوارہ ہے۔ قدیم دور میں نلندا، تکشاشیلا جیسی عالمی شہرت رکھنی والی جامعات (Universities) سے دنیا کے کونے کونے تک تعلیمی سوغات پہنچانے والا ملک ہے۔ مگر اس کے بعد کے ادوار میں ہمارے ملک کی تعلیمی صورتحال، عوامی ترقی کا تجزیہ کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ ہم ماضی کے دور کی شان و شوکت کھو دیئے ہیں۔ آزادی ملنے کے چھ دہے کے بعد آج تک بھی صد فیصد خواندگی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا۔ اس کی بہترین مثال ''انگور کھٹے ہیں'' کی سی ہے۔ آزادی کے بعد دستور ہند کے معمار دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اس بات کو یقینی جانا کہ ملک کا مستقبل تعلیمی شعبہ پر ہی منحصر ہوتا ہے اور تمام بچے تعلیم حاصل کرنے کے لیے ملک کے دستور میں رہنمایانہ اصول کے تحت ہدایت کی گئی ہے۔ اس کے بعد خواندگی کے مختلف پروگراموں کو علاحدہ علاحدہ طور پر منعقد کرتے ہوئے ہمارے بچوں کا اسکولس میں داخلہ، ان کا ٹھہراؤ (Retention)، تمام بچے فہم کے ساتھ سیکھنا، سیکھے ہوئے موضوعات کو اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کرنا، خوش و خرم اور فہم کے ساتھ سیکھنے کے قابل حوصلہ بخش آزادانہ ماحول کا آج بھی ہمارے اسکولس میں فقدان ہے۔ ایک دہے میں تکمیل شدہ تعلیم سے بچے کیا حاصل کرنا چاہیے؟ اس نکتہ/مسئلے پر وضاحت کا فقدان ہے۔ تجارتی انداز میں تعلیم حاصل کرنے والوں کو اور اس کے برعکس تعلیم حاصل کرنے والوں کو دی جانے والی تعلیم میں اختلاف ہونے کے باعث عوام میں بے چینی و انتشار کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ مزید معلومات سے بھرپور بھاری بھرکم کتابیں، دباؤ، ذہنی ہیجان میں مبتلا کرنے والے امتحانات کا طریقہ کار، اسکول کو سماج سے علاحدہ کرنے کے نظریات، بچوں کو یا سماج کو جوابدہ ہونے کا فقدان جیسے امور تعلیمی نظام کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

اس ضمن میں تعلیمی نظام میں غیر شائستگی و غیر سائنسی طریقوں کی بہت حد تک کسی کو زک پہنچائے بغیر تنقید کے ذریعہ تبدیلیاں کر کے پروفیسر یش پال نے 2003ء میں ''تعلیم بلا بوجھ'' (Education without burden) رپورٹ ہندوستانی حکومت کو پیش کی۔ اس رپورٹ کی بنیاد پر NCERT نے قومی درسیاتی خاکہ NCF-2005 تشکیل دیا۔ 1986ء کے بعد ہمارے ملک میں منعقدہ مختلف و موثر پروگرامس جیسے OBB, APPEP, DPEP, SSA اور اس کے نتائج کو سرکاری طور پر ایک رپورٹ کی شکل میں قومی درسیاتی خاکہ 2005 کے ذریعہ منظر عام پر لایا گیا۔ مبہم و غیر واضح، رٹنے رٹانے کے طریقہ کار کو الوداع کہتے ہوئے فہم کے ساتھ سیکھنے، اکتساب کو صرف درسی کتب تک ہی محدود نہ رکھنے، بچے اپنے سیکھے ہوئے علم کو اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کرنے، معلومات اور علم دونوں کو علاحدہ تصور کر کے عمل میں سے مراد بچوں کی سابقہ معلومات کی بنیاد پر سوچ، تجزیہ کے ذریعہ فروغ پانے، دباؤ میں مبتلا کرنے والے امتحانات کے طریقہ کار میں تبدیلی لانے کی NCF-2005 میں سفارش کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا امور کو پائے تکمیل تک پہنچانے کے لیے تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلیاں لا کر، سماجی اشتراک و تعاون سے اسکول میں تعلیمی ترقی کے حصول کی ترغیب دی گئی۔

اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ درسی کتب دعوت فکر دینے والی، بچوں کی سابقہ معلومات پر مبنی، فہم کے ساتھ سیکھنے کے لیے مددگار ہونے والی ہوں۔ اور یہ بھی بتلایا گیا کہ درس و تدریسی سرگرمیاں طفل مرکوز، بچوں کی شرکت کو فروغ دینے والی، تشکیل علم میں معاون و مددگار ثابت ہونے والی ہوں۔ NCF-2005 میں بتلائے گئے مختلف امور کے ساتھ ساتھ سماج میں چند بچے بچہ مزدور بن کر رہنا، ان کو اسکولس میں داخل کرنے میں سرکاری اصول وضوابط کا رکاوٹ بننا، جیسے امور کو دائرہ میں لیتے ہوئے تعلیم کو بنیادی حق کے طور پر تبدیل شدہ ''تعلیم'' کو تمام بچوں تک فراہم کرنے کے مقصد سے ہمارے ملک میں اگست 2009ء میں ہندوستانی پارلیمنٹ میں اس قانون کو پیش کیا گیا۔ اس قانون کو 26/اگست 2009ء کو صدر جمہوریہ کی منظوری حاصل ہوئی۔ حکومت ہند نے اس قانون کو '' قانونِ حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم-2009'' (Right to Education Act - 2009) کا نام دیتے ہوئے 27/اگست 2009ء کو گزیٹ کے ذریعہ اجرائی عمل میں آئی۔

RTE-2009 کو یکم اپریل 2010ء سے نافذ العمل کیا گیا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ میں یہی ایک ایسا قانون ہے جسے ملک کے وزیراعظم نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے نافذ العمل کیا۔ وزیراعظم نے اپنے پیغام میں ملک کے تمام بچے بلاتفریق مذہب وملت، ذات و طبقات، زبان و جنس کے اسکولس میں داخلہ لے کر معیاری تعلیم کے حصول کے لیے اس قانون کو بنیادی حق تسلیم کیا گیا ہے۔ معیاری تعلیم کے ذریعہ بچے کو ایک ذمہ دار اور اچھا شہری بننے کے لیے ضروری علم، مہارتیں، رویے، اقدار فراہم کیے جاتے ہیں۔

مذکورہ واقعہ تاریخی حیثیت کا حامل ''تعلیم'' کو بنیادی حق کے طور پر تسلیم کرکے قانون بنانے والے مختلف ممالک کی فہرست میں ہندوستان بھی شامل ہوگیا۔ اس قانون کے تحت اسکولی عمر کے (14-6) سال کے بچوں کو معیاری تعلیم کے حصول کا حق حاصل ہوا۔ تمام بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے ضروری اسکولس کا قیام، حکومت کی ذمہ داریاں، اسکول کے لیے ضروری اصول وضوابط، معیارات کے متعلق واضح طور پر اس قانون میں بیان کیا گیا ہے۔ خاص طور پر اس میں دو قسم کے موضوعات کا مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ پہلا حصہ مقداری، انتظامی امور پر روبہ عمل لائے جانے والے موضوعات۔ دوسرا حصہ معیاری تعلیم سے متعلق فہم، تعلیمی منصوبے سے متعلق امور ہیں۔ قانون کو روبہ عمل لانے سے مراد اس سے منسلکہ تمام امور کو عمل میں لانا یعنی تمام بچے اسکول میں داخلہ لے کر ٹھہراؤ کے ساتھ معیاری تعلیم کے حصول کے لیے بروقت ضروری اقدامات کرنے سے اچھے نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

1.3 قانون کے ابواب - تفصیلات (Sections in Act - Details):

RT-2009 میں ابواب، سیکشن سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

- ❖ اس قانون میں 7 ابواب، 38 سیکشن اور 1 ضمیمہ ہے۔
- ❖ شروعات میں اس قانون کو پارلیمنٹ میں کب پیش کیا گیا، صدر جمہوریہ سے منظوری کی تاریخ، دائرۂ عمل کی تفصیلات وغیرہ ہیں۔
- ❖ باب نمبر 1 میں قانون کا نام، احاطہ عمل آوری، مختلف اصطلاحات کے معنی ومفہوم وتعریفیں ہیں۔ مثلاً: اسکول، بچے، تحتانوی تعلیم، انتخاب کا طریقہ کار، جیسی اصطلاحات کی وضاحتیں کی گئی ہیں۔ تفصیلات کو 1 تا 3 سیکشن میں بتلایا گیا۔
- ❖ باب 2 میں قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم، اسکولس میں داخلہ، Transfer Certificate وغیرہ جیسے نکات کے متعلق 4،5 سیکشن میں بتلایا گیا ہے۔
- ❖ باب 3 میں مرکزی حکومت، ریاستی حکومت، مقامی حکومت خود اختیاری، والدین کی ذمہ داریاں، ماقبل تحتانوی تعلیمی مراکز (Pre-Primary education centers) کے قیام سے متعلق تفصیلات 6 تا 11 سیکشن میں بتلائی گئیں ہیں۔

- باب 4 میں اسکولس، اساتذہ کی ذمہ داریوں سے متعلق تفصیلات سیکشن 12 تا 28 میں درج کیا گیا ہے۔خاص طور پر، بچوں کو اسکول میں داخلہ کے لیے انتخابی طریقہ کو اختیار نہ کرنا چاہیے۔کسی بھی قسم کی فیس وصول نہ کرنے کی ہدایت کی گئی۔کسی بھی صداقت نامہ کے بغیر بچوں کا اسکول میں داخلہ کرنا، ایک ہی کلاس میں روکنا یا اسکول سے خارج نہیں کرنا چاہیے۔
- بچوں کو جسمانی یا ذہنی طور پر ہراسانی یا سزانہ دینا وغیرہ جیسے امور کے بارے میں صاف طور پر درج کیا گیا ہے۔اسکول کا قیام اور اس میں روبہ عمل لائے جانے والے اصول وضوابط کے بارے میں اساتذہ کا تقرر، ان کے فرائض، ذمہ داریاں وغیرہ امور کے بارے میں بھی وضاحت کی گئی ہے۔
- باب 5 میں معیاری تعلیم کے لیے اس سے متعلق تعلیمی منصوبہ، درسیاتی خاکہ، جانچ کے طریقہ کار وغیرہ کے بارے میں سیکشن 29 اور 30 کے ذریعہ بتلایا گیا ہے۔ان میں خاص طور پر تعلیمی منصوبہ کی تشکیل، جانچ کے طریقوں کا تعین کرتے وقت بچوں کی ہمہ جہتی ترقی، دستوری اقدار کو بھی پیش نظر رکھنا لازمی ہے۔اس بات کو بھی قانون میں درج کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تدریسی واکتسابی مشاغل، جانچ کے طریقے، ذریعہ تعلیم، اکتسابی ماحول جیسے امور کے بارے میں بھی بتلایا گیا ہے۔
- باب 6 میں بچوں کے حقوق کا تحفظ، نگرانی، شکایتوں کا ازالہ، قومی و درسیاتی سطح پر مشاورتی کمیٹیوں کے قیام کے بارے میں سیکشن 31 تا 34 کے ذریعہ وضاحت کی گئی ہے۔
- باب 7 میں قانون کی عمل آوری سے متعلق احکامات صادر کرکے، اختیارات، جرح کیے جانے والے اقدامات، اصول وضوابط کو منضبط کرنے کے بارے میں وضاحت سیکشن 35 سے 38 کے ذریعہ کی گئی ہے۔
- قانون کے آخری ضمیمہ میں درج شیڈول میں اسکول سے متعلق معیارات، اصول کے بارے میں سیکشن 19، 25 کو مدنظر رکھ کر تفصیلات کو درج کیا گیا ہے۔ان میں بچوں اور اساتذہ کی نسبت، اسکول کی عمارت، کمرہ جماعت، اقامتی سہولیات، اشیاء، تعلیمی سال میں اسکول کے ایام کار، تدریسی گھنٹے، اساتذہ کے ہفتہ واری کام کے گھنٹے، وغیرہ کے متعلق تفصیلات درج کی گئیں ہیں۔

قانون کے مختلف سیکشن - تفصیلات

باب - 1

- پارلیمنٹ کے ذریعہ پیش کردہ قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم 2009 پر 26/اگست 2009 کو صدر جمہوریہ کی منظوری حاصل ہوئی، جسے عوام کی اطلاع کے لیے ذیل میں شائع کیا جارہا ہے۔

قانون حق تعلیم برائے مفت ولازمی تعلیم (Section 35 of 2009)

- 6 سے 14 سال عمر والے تمام بچوں کو مفت ولازمی تعلیم فراہم کرنے والا قانون۔

1.3.1 قانون کا احاطہ - تاریخ عمل آوری - تعریف

(The frame of the act, Implementation dates)

1. (i) اس قانون کو ''قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم 2009'' نام سے موسم کیا گیا ہے۔
(ii) صرف جموں وکشمیر کو چھوڑ کر ماباقی تمام ہندوستان میں یہ قانون لاگو کیا گیا۔
(iii) مرکزی حکومت کے سرکاری جریدہ (گزٹ اعلامیہ) میں اعلان کردہ تاریخ سے یہ قانون عمل میں لایا گیا ہے۔

تعریف:

2. بعض حالات میں راست طور پر مثال دینے سے قانونی الفاظ کے معنوں میں ردوبدل۔

(a) متعلقہ حکومتیں سے مراد............

(i) مرکزی حکومت کی جانب سے آغاز کردہ اسکولس جو اس کی سرپرستی یا کنٹرول میں ہوں اور اسمبلی کے بغیر مرکزی زیرانتظام علاقوں کو ''مرکزی حکومت

(ii) ذیلی کلاز (Clause) (i) میں متذکرہ اسکولس کے علاوہ دوسرے اسکولس کو۔

A) جس ریاست میں ہوں وہاں کی ریاستی حکومت۔

B) ایسا مرکزی زیرانتظام علاقہ جہاں اسمبلی موجود ہو تو وہاں کی مرکزی زیرانتظامی حکومت

(b کیپٹیشن فیس (Capitation Fees) سے مراد اسکول کی جانب سے متعینہ فیس کے علاوہ دوسری شکلوں میں دی گئی امداد یعنی عطیات، چندے (Payments) وغیرہ۔

(c ''بچے'' سے مراد 6 سے 14 سال عمر کے لڑکے لڑکیاں۔

(f ''تحتانوی تعلیم'' سے مراد جماعت اول سے جماعت ہشتم تک کی تعلیم۔

(h مقامی حکومت سے مراد مجلس بلدیہ یا میونسپل کونسل یا ضلع پریشد شہری پنچایت یا پنچایت چاہے کوئی بھی نام سے منسوب ہو اسکول کے نظم ونسق سے متعلقہ تمام تر ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے یا نافذ العمل قانون کے تحت کوئی بھی شہر یا گاؤں، ٹاؤن میں بطور مقامی حکومت کام کرنے کا اختیار کے حامل ادارے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

(n اسکول کا مطلب وسطانوی تعلیم فراہم کرتے ہوئے مسلمہ حیثیت کا حامل اسکول اس میں درج ذیل تمام موجود ہوتے ہیں۔

i) متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت کے زیراہتمام یا زیرسرپرستی یا کنٹرول کے تحت قائم کردہ اسکول۔

ii) مکمل خرچ کے منجملہ کچھ رقم کا حصہ متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت سے حاصل کرنے والا امدادی اسکول۔

iii) مخصوص زمرہ (Category) سے متعلق اسکول۔

iv) خود کے خرچ کے لیے حکومت یا مقامی حکومت سے کوئی بھی امداد نہ لینے والا غیر امدادی اسکول Unaided School

1.32 باب-2- قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم Right to Free and Compulsory Education Act

3. (i) 6 تا 14 سال عمر کے تمام بچوں کو قرب وجوار کے اسکولس میں تحتانوی تعلیم کے مکمل کرنے تک مفت ولازمی تعلیم کے حصول کا حق حاصل ہے۔

(2) ذیلی سیکشن (1) میں صراحت کردہ تحتانوی تعلیم کو مکمل کرنے میں رکاوٹ کسی بھی فیس چارجس اخراجات ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تحتانوی تعلیم میں داخلہ نہ لینے والے یا تحتانوی تعلیم کو مکمل نہ کرنے والے بچوں کے لیے خصوصی انتظامات:

4. چھ سال کی عمر تکمیل کرنے والے لڑکے لڑکیاں اسکول میں داخلہ نہ لینے پر یا داخلہ پا کر وسطانوی تعلیم کو مکمل نہ کرنے والے بچوں کو ان کی عمر کے لحاظ سے مناسب جماعت میں داخلہ دیا جائے۔

لہٰذا ان کی عمر کے لحاظ سے مناسب جماعت میں داخلہ پانے والے بچے اپنے ساتھیوں کے برابر رہنے کے لیے سفارش کردہ طریقوں میں متعینہ مدت کے اندر خصوصی تربیت حاصل کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

دوسرے اسکول میں داخلہ کا حق:

دوسرے اسکول میں داخلہ پانے تک یا اس سے قبل جس اسکول میں تعلیم حاصل کیے ہوں اس اسکول کے صدر مدرس یا اسکول کے انچارج کو چاہیے کہ فوراً صداقت نامہ (T.C) جاری کرے۔

لہٰذا تبادلہ کے لیے صداقت نامہ جاری کرنے میں تاخیر ہونے پر دوسرے اسکول میں طلبا کو داخلہ دینے سے محروم نہ کیا جائے۔

یعنی تبادلہ کا صداقت نامہ دینے میں رکاوٹ کی وجہ سے صدر مدرس یا اسکول کے انچارج قانونی چارہ جوئی کا شکار ہو سکتے ہیں۔

1.3.3 باب-3 - متعلقہ حکومت - مقامی حکومت - والدین کی ذمہ داریاں

Resoponsibilities of concerned Govt., local Govt. and Parents

7. (6) مرکزی حکومت

(a) سیکشن 29 میں بتلائے گئے اکیڈیمک اتھاریٹی کی مدد سے قومی درسیاتی خاکہ تیار کرتی ہے۔

(b) اساتذہ کے لیے معیاری تربیت تشکیل دے کر اس پر عمل آوری کرنا۔

(c) نئے انکشافات، تحقیقات، منصوبہ کی تیاری، قابلیت بڑھانے اور ترغیب دینے کے لیے ریاستی حکومت کے ذریعہ تکنیکی تعاون و وسائل فراہم کرتی ہے۔

متعلقہ حکومت کی ذمہ داریاں:

8. (a) بچوں کو مفت و لازمی تحتانوی تعلیم مہیا کرے۔

(i) 6 سے 14 سال عمر کے تمام بچوں کو مفت تحتانوی تعلیم مہیا کرنا۔

(ii) 6 تا 14 سال عمر کے تمام بچے لازمی طور پر اسکول میں داخلے کے بعد روزانہ اسکول حاضر ہوتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ وہ تحتانوی تعلیم مکمل کر سکیں۔

(b) سیکشن 6 کے ذریعہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اطراف و اکناف کے علاقے میں اسکول بچوں کے دسترس میں رہے۔

(c) کمزور طبقات، ناموافق حالات کا سامنا کرنے والے گروہ کے بچے کسی قسم کے امتیاز کا شکار نہ ہوں، تحتانوی تعلیم حاصل کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ حائل نہ ہو۔

(d) اسکول کی عمارت، تدریسی عملہ، تدریسی اشیاء کے ساتھ ساتھ بنیادی سہولتیں مہیا کرنا۔

(e) سیکشن 4 کے تحت خصوصی تربیتی سہولتیں فراہم کرنا۔

(g) شیڈول میں بتلائے گئے قوانین، معیارات کے مطابق اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ معیاری تحتانوی تعلیم بچوں کی دسترس میں رہے۔

(h) تحتانوی تعلیم کے لیے منصوبہ سبق، نصاب کی بروقت سفارش کرنا۔

(i) اساتذہ کو تربیتی سہولیات فراہم کرنا۔

مقامی حکومت کی ذمہ داریاں:

9. ہر مقامی حکومت

(d) سفارشات کے مطابق اپنے علاقہ میں رہنے والے 14 سال کی عمر سے کم تمام بچوں کے ریکارڈ کا نظم کرنا۔

(e) ہر ایک لڑکا/لڑکی اسکول میں داخلہ لے کر اسکول کو روزانہ حاضر ہونے ہوتے ہوئے تحتانوی تعلیم کی تکمیل تک نگرانی کریں۔

(f) اسکول کی عمارت، تدریسی عملہ، تدریسی اشیاء کے ساتھ ساتھ بنیادی سہولیات مہیا کرنا۔

(g) سیکشن 4 کے تحت بتلائے گئے خصوصی تربیت و تعلیمی سہولیات فراہم کرنا۔

(k) ایسے خاندان کے بچوں کو جو نقل مقام کرتے ہیں ان کے داخلوں کو یقینی بنانا۔

(l) اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے اسکولوں کی کارکردگی کی نگرانی کرنا۔

(m) تعلیمی کیلنڈر کا تعین کرنا۔

11. ماقبل اسکولی تعلیم:

تین سال کی عمر سے زائد بچوں کو تحتانوی تعلیم کی طرف راغب کرنے کے لیے اور 6 سال مکمل ہونے تک حکومت مناسب انتظام کرتے ہوئے ایسے بچوں کو مفت ماقبل اسکولی تعلیم مہیا کرے۔

1.3.4 باب - 4 : اسکولس اور اساتذہ کی ذمہ داریاں (Responsibilities of Schools and Teachers)

مفت لازمی تعلیم کے لیے اسکولس کی ذمہ داریاں - احاطہ

12. (c) سیکشن 2 شق (n) ذیلی شق (iii) اور (iv) میں وضاحت کردہ اسکولس کے اطراف واکناف میں بسنے والے کمزور طبقات، ناموافق حالات کا شکار گروہ کے بچوں کو جماعت اول کے طالب علموں کی تعداد میں 25% داخلہ دے کر تحتانوی تعلیم مکمل کرنے تک مفت لازمی تعلیم فراہم کی جائے۔

(3) موقع کی مناسبت سے متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت ضرورت کے مطابق ہر اسکول کی معلومات فراہم کرے۔

13. (1) لڑکے/لڑکیوں کو اسکول میں داخلہ دینے کے لیے اسکول والوں کی جانب سے یا کوئی بھی فرد کیا پیٹیشن فیس وصول نہیں کرے گا۔ لڑکا/لڑکی یا ان کے والدین یا ان کے سرپرستوں کو کسی قسم کے انتخابی طریقہ کا شکار نہ بنایا جائے۔

(2) ذیلی سیکشن (1) میں صراحت کردہ امور کے برعکس میں کوئی اسکول یا شخص۔

(c) کیا پیٹیشن فیس وصول کرتا ہے تو اس کے دس گنا جرمانہ کی سزا عائد کی جاسکتی ہے۔

(d) کوئی بھی لڑکا/لڑکی داخلہ کی شرط عائد کرنے پر پہلی مرتبہ غلطی سرزد ہونے پر -/25,000 روپے اس کے بعد ہر مرتبہ غلطی کرنے پر پچاس ہزار -/50,000 روپے جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے۔

اسکول میں داخلہ کو مسترد نہیں کرنا چاہیے:

15. تعلیمی سال کی ابتداء میں یا سفارش کردہ مدت کے اندر یا بڑھائے گئے متعینہ وقت کے اندر بچوں کو اسکول میں داخل کر لینا چاہیے۔
یعنی متعینہ مدت کی تکمیل کے بعد داخلہ پانے والے بچے متعلقہ حکومت کے سفارش کردہ طریقہ پر اپنی تعلیم مکمل کرنا چاہیے۔

اسی جماعت میں دوبارہ برقرار رکھنا، اسکول سے خارج کرنا منع ہے۔

16. اسکول میں داخلہ پانے والے بچوں کو تحتانوی تعلیم کی تکمیل تک کسی ایک جماعت میں مسلسل روک کر نہ رکھیں اور اسکول سے نام خارج نہ کریں۔

بچوں کو جسمانی طور پر سزا دینا، ذہنی طور پر ہراساں کرنا منع ہے:

17. (i) کسی بھی لڑکا/لڑکی کو جسمانی سزا، ذہنی ہراسانی کا شکار نہ بنائیں۔

اسکولس کے اصول - معیارات:

19. (i) شیڈول میں بتائے گئے اصول وشرائط، معیارات کو مکمل کیے بغیر سیکشن 18 کے مطابق کسی اسکول کا قیام نہ کیا جائے اور مسلمہ حیثیت بھی نہ دی جائے۔

(2) اس قانون کے نافذ ہونے سے قبل قائم اسکولس، چلنے والے اسکولس شیڈول میں پیش کردہ اصول، معیارات کی تکمیل نہ کرتے ہوں تو قانون کے نافذ ہونے کی تاریخ سے 3 سال کے اندر اصول اور معیارات کی تکمیل کے لیے ذاتی خرچ سے اقدامات کرنا چاہیے۔

(5) مسلمہ حیثیت ختم ہونے کے بعد اگر کوئی اسکول چلاتا ہے تو اس کو ایک لاکھ روپیہ کا جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے اور مزید خلاف ورزی کرتے ہوئے اسکول چلایا جائے تو اس وقت ہر روز -/10,000 روپے کا جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے۔

اسکول انتظامی کمیٹی:

21. (1) سیکشن (2) کلاز (n) ذیلی شق (iv) میں بتلائے گئے اسکولس سے ہٹ کر باقی تمام اسکولس کو مقامی حکومت کے منتخب کردہ عوامی نمائندے، اس اسکول سے وابستہ طلبا کے والدین یا سرپرست اساتذہ کے ساتھ مل کر اسکول انتظامی کمیٹی کو قائم کرنا چاہیے۔
تب اس طرح کی کمیٹی میں چار میں سے کم از کم تین اراکین والدین یا سرپرست ہونا چاہیے اور ان میں پسماندہ طبقات، کمزور طبقات، ناموافق حالات کا مقابلہ کرنے والے بچوں کے والدین یا سرپرستوں کے اعتبار سے نمائندگی کا موقع دینا چاہیے۔
تب اس کمیٹی کے نمائندوں میں 50% خواتین کی تعداد ہونی چاہیے۔

(2) اسکول کی انتظامی کمیٹی ذیل کے فرائض انجام دیتی ہے۔

(a) اسکول کی کارکردگی کی نگرانی کرنا۔

(b) اسکول کی ترقی کا منصوبہ تیار کر کے سفارش کرنا۔

(c) متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت یا دوسرے وسائل کے ذریعہ حاصل کردہ امداد (Grants) کے استعمال کی نگرانی کرنا۔

(d) سفارش کردہ دیگر امداد (Grants) کا بھی استعمال کرنا۔

اسکول کی ترقی کا منصوبہ:

22. سیکشن (21) ذیلی سیکشن (1) کے مطابق قائم کردہ ہر اسکول انتظامی کمیٹی کی سفارش کردہ طریقے کے مطابق اسکول کی ترقی کا منصوبہ تیار کرنا چاہیے۔

23. (1) مرکزی حکومت کے اعلان کے ذریعہ اختیارات دیئے گئے اکیڈیمک ادارے کے لیے متعینہ اقل ترین اہلیت والے کوئی بھی شخص کو معلم کی حیثیت سے منتخب کیا جاسکتا ہے۔

اساتذہ کی ذمہ داریاں، مسائل اور حل:

24. (1) سیکشن 23 ذیلی سیکشن (1) کے مطابق منتخب کردہ اساتذہ ذیل کے اصولوں کے مطابق ذمہ داری پوری کرنا چاہیے۔

(a) اسکول کی حاضری میں وقت اور اصولوں کی پابندی کرنا چاہیے۔

(b) سیکشن 29 ذیلی سیکشن (2) کے مطابق مضامین، نصاب کی ذمہ داری لے کر نصاب کی تکمیل کرنا چاہیے۔

(c) متعینہ وقت میں نصاب کو مکمل کرنا چاہیے۔

(d) ہر طالب علم/ طالبہ کے اکتساب کی صلاحیت کا اندازہ لگا کر ضرورت پڑنے پر اس کے مطابق زائد اکتساب فراہم کرنا چاہیے۔

(e) والدین، سرپرست کے ساتھ بلا ناغہ اجلاس منعقد کر کے طلبہ کی حاضری کو یقینی بنانا۔ ان کے اکتساب کی صلاحیت، ان کی اکتسابی ترقی اور ان کے متعلق دوسرے معلومات حاصل کرنا چاہیے۔

(2) ذیلی سیکشن (1) میں اصولوں پر عمل کرنے میں معلم ناکام ہو تو ان پر عائد ملازمت کے قانون کے مطابق تادیبی کاروائی کی جاسکتی ہے۔ تب اسطرح کی تادیبی کاروائی سے پہلے اس معلم کو صفائی پیش کرنے کا انصاف کے ساتھ موقع دینا چاہیے۔

(3) اگر معلم کو مسائل درپیش ہوں تو متعینہ طریقے پر حل کرتے ہیں۔

طالب علم - معلم کا تناسب:

25. (1) قانون کے لاگو ہونے کے 6 مہینے کے اندر شیڈول میں بتائے گئے طلبہ اور معلم کی نسبت ہر اسکول میں لاگو کرنا متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

غیر تدریسی سرگرمیوں کے لیے اساتذہ کو بھیجنا منع ہے:

27. کسی بھی معلم کو غیر تدریسی سرگرمیوں میں شامل نہیں کرنا چاہیے۔ سوائے مردم شماری، آفاتِ سماوی کے وقت راحت کاری کی خدمات اور الیکشن سے متعلق فرائض جیسے مقامی انتخابات، پارلیمنٹ اور ریاستی انتخابات وغیرہ۔

اساتذہ کے خانگی ٹیوشن پر پابندی:

28. کوئی بھی معلم اپنے آپ کو خانگی ٹیوشن اور خانگی تدریسی سرگرمیوں میں مصروف نہ رکھے۔

1.3.5 باب-5: تدریسی منصوبہ - جانچ کی تبدیلیاں - تحتانوی تعلیم کو مکمل کرنا

(Curriculum and Evaluation - Completion of Primary Education)

29. (1) متعلقہ حکومت اپنے اعلان کے ذریعہ قائم کیے گئے اکیڈیمک ادارے میں تحتانوی سطح تک تعلیم اور اس کی جانچ کے طریقے کا تعین کرتی ہے۔

(2) ذیلی سیکشن (1) کے مطابق نصاب، جانچ کے طریقے کو طئے کرتے وقت اختیار دیئے گئے اکیڈیمک ادارے ذیل کے امور کو مدنظر رکھتے ہیں۔

(a) دستور میں بتائے گئے اقدار کے مطابق ہونا چاہیے۔

(b) طلبہ کی ہمہ جہتی ترقی ہونی چاہیے۔

(c) طلبہ میں علم، استعداد اور قابلیتوں کو فروغ دینا چاہیے۔

(d) طلبہ کی مکمل جسمانی اور ذہنی قابلیتوں کا فروغ ہونا چاہیے۔

(e) طفل مرکوز طریقے سے مشاغل ایجادات اور دریافت کے طریقے سے اکتساب فراہم کرنا چاہیے۔

(f) طرزِ تعلیم عملی طور پر ممکنہ حد تک مادری زبان میں ہونا چاہیے۔

(g) ڈر، خوف اور تکلیف سے آزاد ہو کر طلبہ کے نظریات کا آزادانہ اظہار ہونا چاہیے۔

(h) طلبہ کی قابلیت، فہم، استعداد میں فروغ اور سطح کی مسلسل جانچ ہونی چاہیے۔

امتحان تحتانوی تعلیم کی تکمیل پر صداقت نامہ:

30. (1) تحتانوی تعلیم مکمل ہونے تک طلبہ کو کسی بھی بورڈ امتحان میں شرکت کرنا ضروری نہیں ہے۔

(2) طلبہ کے تحتانوی تعلیم کے مکمل ہونے کے بعد متعینہ اصول اور طریقہ کار کے مطابق صداقت نامہ جاری کرتے ہیں۔

1.4 شکایتوں کا ازالہ - مشاورتی کونسل:

32. (1) سیکشن 31 میں بتلائے گئے امور سے تعلق رکھتے ہوئے اگر قانون تحفظ حقوقِ اطفال کے متعلق کوئی شخص کوئی بھی شکایت رکھتا ہو تو مقامی حکومت کو تحریری طور پر اس کی اطلاع دے سکتا ہے۔

(3) اس خصوص میں مقامی حکومت کے فیصلے سے متاثر کوئی بھی فرد موقع اور حالات کی مناسبت سے ریاستی کمیشن برائے تحفظ حقوقِ اطفال یا سیکشن (3) ذیلی سیکشن (3) کے تحت بیان کردہ اتھاریٹی کو اپیل کر سکتا ہے۔

قومی مشاورتی کونسل کی تشکیل:

33. (1) اشتہار کے ذریعہ قومی مشاورتی کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جس میں ضرورت کے اعتبار سے اراکین کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ لیکن 15 افراد سے زائد نہ ہوں۔ تحتانوی تعلیم، بچوں کی ترقی سے متعلق علم اور حقیقی تجربہ رکھنے والے افراد کو بطورِ اراکین مرکزی حکومت منتخب کرے۔

(2) قومی مشاورتی کونسل اپنی ذمہ داریوں کے ایک حصے کے طور پر اس ایکٹ سے متعلقہ امور کو متاثر کن انداز میں عمل آوری کے طریقوں پر مرکزی حکومت کو مشورے دیتی ہے۔

ریاستی مشاورتی کونسل کا قیام:

34. (1) اشتہار کے ذریعہ ریاستی مشاورتی کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جس میں ضرورت کے اعتبار سے اراکین کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ لیکن 15 افراد سے زائد نہ ہوں۔ تحتانوی تعلیم، بچوں کی ترقی سے متعلق علم اور حقیقی تجربہ رکھنے والے افراد کو بطورِ اراکین ریاستی حکومت منتخب کرے۔

(2) قومی مشاورتی کونسل اپنی ذمہ داریوں کے ایک حصے کے طور پر اس ایکٹ سے متعلقہ امور کو متاثر کن انداز میں عمل آوری کے طریقوں پر ریاستی حکومت کو مشورے دیتی ہے۔

اسکول کے قوانین و معیارات

(Rules and Standards to School)

قوانین و معیارات	عنوان	شمار
داخلہ پانے والے بچوں کی تعداد — اساتذہ کی تعداد	اساتذہ کی تعداد	1
ساٹھ بچوں تک — دو	(a) جماعت اول تا پنجم	
اکسٹھ تا نوے — تین		
اکیانوے تا ایک سو بیس — چار		
ایک سو بیس تا دو سو تک — پانچ		
150 سے زائد — پانچ اساتذہ+صدر مدرس		
200 سے زائد — (صدر مدرس کے علاوہ) طالب علم اور معلم کی نسبت 40 سے زائد نہ ہو		
(1) ہر جماعت کے لے ایک معلم کے علاوہ حسب ذیل کم از کم ایک معلم ہونا چاہیے۔	(b) جماعت ششم تا ہشتم	
(i) جنرل سائنس، ریاضی		
(ii) سماجی علم		
(iii) زبانیں		
(2) 35 طلبہ کے لیے کم از کم ایک معلم		
(3) داخلہ پائے بچوں کی تعداد 100 سے زائد ہو تو		
(i) مستقل صدر مدرس		
(ii) حسب ذیل کے لیے پارٹ ٹائم اساتذہ		
(A مصوری (Art Education)		
(B صحت و جسمانی تعلیم		
(C پیشہ وارانہ تعلیم		

2	عمارت	سبھی موسم کے لیے موزوں عمارت میں 1. ہر ایک معلم کے لیے کم ازکم ایک کمرہ جماعت، آفس+ گودام+صدر مدرس کا کمرہ 2. معذور بچوں کو داخلے میں آسانی کے لیے Ramp کی تعمیر۔ 3. لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے علاحدہ بیت الخلاء۔ 4. محفوظ پینے کے پانی کی سہولت جو تمام بچوں کو کافی ہو۔ 5. دوپہر کا کھانا بنانے کے لیے باورچی خانہ۔ 6. کھیل کا میدان۔ 7. چاردیواری(Compund Wall) کے ذریعہ اسکول کی عمارت کا تحفظ۔
3	تعلیمی سال میں اقل ترین ایام کار/ تدریسی گھنٹوں کی تعداد	1. اول تا پنجم جماعت کے لیے 200 ایام کار 2. ششم تا ہشتم جماعت کے لیے 220 ایام کار 3. اول تا پنجم جماعت کے لیے ایک تعلیمی سال میں 800 تدریسی گھنٹے 4. ششم تا ہشتم جماعت کے لیے ایک تعلیمی سال میں 1000 تدریسی گھنٹے
4	اساتذہ کے لیے ایک ہفتہ میں کم ازکم کام کے گھنٹے	تدریس کے لیے کم ازکم 45 گھنٹے، تیاری کے گھنٹے علاحدہ
5	تدریسی اشیاء	ہر جماعت کے لیے ضرورت کے مطابق فراہم کرنا۔
6	کتب خانہ	اخبارات، جرائد، تمام مضامین کی کتابیں، کہانیوں کی کتابیں فراہم کرنے والا کتب خانہ ہر اسکول میں ہونا چاہیے۔
7	کھیل کود کی اشیاء	ہر جماعت کے لیے ضرورت کے مطابق فراہم کرنا چاہیے۔

1.6 RTE-2009 کی عمل آوری کے اشارے (RTE-2009 Indicators of Implementation)

قانون RTE-2009 میں عمل درآمد کیے جانے والے اسکولس میں درج ذیل امور پر عمل ہو رہا ہوگا۔

- اسکولس میں RTE-2009 شیڈول میں دیئے گئے طریقے سے مناسب تعداد میں اساتذہ، جماعتی کمرے، سہولیات وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔
- قانون میں بتلائے گئے طریقے سے ہر معلم کو چاہیے کہ وہ ہفتہ واری کم ازکم 45 گھنٹے تدریس انجام دے اور اس کے مطابق نظام الاوقات میں تفصیلات درج کی جائیں گی۔
- اساتذہ اپنے شکوک وشبہات کو دور کرکے بچوں کے حقوق کے کے لیے کام کریں گے۔ اس بات کو یقینی بنائے کہ علم کا مطلب معلومات نہیں، علم سابقہ معلومات وتجربات کے ذریعہ تشکیل پاتا ہے۔ اس کے موافق بچوں کو غور وفکر کرنے کے قابل، ردعمل، شرکت داری کے قابل تدریسی واکتسابی مشاغل کا انعقاد کرتے ہیں۔
- بچوں میں جماعت واری، مضمون واری متعینہ استعداد/ معیارات کے حصول کے لیے کوشش کرتے ہیں۔

- بچوں میں غور وفکر کرنے کی مہارتیں جیسے ردعمل ظاہر کرنے کی مہارتیں، تجزیہ کر کے حقائق بیان کرنے کی مہارتیں، کثیر زاویوں سے سوچنے کی مہارتیں، تخلیقی غور وفکر کرنے کی مہارتیں فروغ پا رہی ہوگی۔ ان مہارتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریسی و اکتسابی مشاغل کا انعقاد کیا جا رہا ہوگا۔
- اساتذہ منصوبہ سبق تیار کر کے مناسب آمادگی کے ساتھ تدریسی و اکتسابی مشاغل منعقد کر رہے ہوں گے۔
- بچوں کی فطری صلاحیتیں جیسے تقابل کرنا، درجہ بندی کرنا، تجزیہ کرنا، سوالات کرنا، نتائج اخذ کرنا، جیسی مہارتوں کو مزید ترقی دینا اور اس کے تحت فہم کے ساتھ سیکھنے کے قابل تدریسی و اکتسابی مشاغل انجام دیئے جا رہے ہوں گے۔
- اسکولس میں اسکول انتظامی کمیٹی کی نگرانی میں ماہانہ والدین کے اجلاس، اسکول کا معائنہ بہتر انداز میں ہوتا ہے۔
- اسکول کے تحت آنے والے علاقے (Catchment area) میں موجود تمام بچے اسکول میں داخلہ لے کر اکتساب حاصل کرتے ہوں گے۔
- اسکول میں بچوں سے کسی قسم کی فیس کی وصولی نہیں ہوگی۔
- اسکول کو بچے جب کبھی بھی آئیں ان کو داخلہ دے کر عمر کے مطابق جماعت کے لیے ضروری استعداد کے حصول کے لیے اساتذہ ذمہ داری لیتے ہوئے خصوصی تربیت دے کر ان تمام بچوں کو اسکول میں جاری رکھیں گے۔
- اسکولس میں سزائیں، ہراسانی کے بغیر تمام بچوں کے ساتھ پیار و محبت، دوستانہ ماحول ہوتا ہے۔ تمام بچے آزادی کے ساتھ اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ سوالات کرتے ہیں؟ اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔
- تمام بچے حصہ لینے کے قابل مشاغل پر مبنی طریقے سے تدریسی اکتسابی سرگرمیاں منعقد کریں گے۔ ہر لڑکا/لڑکی جماعت سے متعلقہ تمام استعداد حاصل کرتے ہیں جس کے لیے اساتذہ اور صدر مدرس ذمہ دار ہوں گے۔
- بچوں کی ہمہ جہتی ترقی، بچوں کا علم، استعداد، مہارتیں مکمل طور پر ترقی پاتے ہیں۔
- تعلیمی طور پر پسماندہ بچوں کو زائد وقت میں جماعتوں کا انعقاد کرتے ہیں۔
- بے خوف، بغیر سزا کا ماحول اسکول میں ہوتا ہے۔ بچے اپنے تصورات/خیالات کا آزادی کے ساتھ اظہار کرتے ہیں۔
- بچوں کے علم کو، علم کے روزمرہ زندگی میں استعمال کو مسلسل جامع جانچ کے ذریعہ اندازہ لگاتے ہیں۔ جس کے لیے اساتذہ از خود پرچہ سوالات تیار کر کے عمل آوری کرتے ہیں۔
- کسی بھی جماعت میں بچوں کو دوبارہ برقرار رکھنا یا اسکول سے خارج کرنا منع ہے۔
- اسکولس میں بچوں کو ضروری جماعتی کمرے، پینے کا پانی، بیت الخلاء وغیرہ جیسی کم از کم سہولیات مہیا کریں۔

1.7 اختتام (Conclusion)

کئی دہوں سے مطلوبہ تعلیم تمام بچوں کو فراہم کرنے کے لیے ضروری تمام امور قانون RTE-2009 کی شکل میں ہمارے سامنے آئے ہیں۔ یہ Elementary تعلیم بنیادی حق کے طور پر تمام بچوں کے دسترس میں ہونے کے لیے مدد و معاون ہے۔ ان امور کو عمل میں لاتے ہوئے تمام بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنا ہی ہماری ذمہ داری ہے۔ اس سے متعلقہ مزید معلومات اگلے ابواب میں تفصیلی طور پر بحث کریں گے۔

2. بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - معلومات - صلاحیتوں، مہارتوں اور رویوں کو مکمل طور پر فروغ دینا

(Allround Development of Children - Developing - Knowledge, Abilities, Skills, Attitudes to the fullest extent)

2.1 بنیادی سوالات - سوچیے اور اظہارِ خیال کیجیے(Basic Questions - Think and Reflect)

2.2 پس منظر (Context)

2.3 نصاب - اغراض(Curriculum Goals)

2.4 RTE-2009- بچوں کی ترقی(RTE - 2009 - Child Development)

2.5 بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - موجودہ صورتحال
(All Round Development of Children - Existing Situtation)

2.6 بچوں کی معلومات، صلاحیتوں، مہارتوں اور رویوں کو مکمل طور پر فروغ دینا
(Development of children knowledge, abilities, skills, values and attitudes to the fullest extent)

2.7 بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - نشوونما کے احاطے
(All round development of children - Developmental areas)

2.7.1 جسمانی نشوونما (Physcial Development)

2.7.2 ذہنی نشوونما (Intellectual Development)

2.7.3 سماجی نشوونما (Social Development)

2.7.4 جذباتی نشوونما (Emotional Development)

2.7.5 اخلاقی نشوونما (Moral Development)

2.7.6 جمالیاتی نشوونما (Aesthetic Development)

2.8 بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - اسکول کا کردار
(All-round development of children - Reole of the school)

2.9 بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - معلم کا کردار
(All-round development of children - Reole of the teacher)

2.9 بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - عمل آوری کے اشارے
(All round development of children - indicators of implementation)

2.11 اختتام(Conclusion)

تدریس - اکتساب

معلم پڑھاتا ہے اور بچے سیکھتے ہیں۔ معلم کو سب کچھ معلوم ہے، بچوں کو کچھ نہیں معلوم۔ غور وفکر کرنے والا صرف معلم ہے۔ غور وفکر کا کام طلبا معلم کے سپرد کرتے ہیں۔ نظم وضبط کو نافذ کرنے والا معلم اور اس پر عمل آوری کرنے والے طلبا۔ معلم ضروری چیزوں کا انتخاب کرتا ہے، طلبا اس پر عمل آوری کرتے ہیں۔ بچے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم معلم کے تابعدار ہیں۔ معلم پروگرام کی تشکیل کرتا ہے، طلبا اس پروگرام کو اپنی مرضی کے بغیر من وعن اپناتے ہیں۔ مزید برآں معلم اپنی علمی قابلیت کو پیشہ وارانہ صلاحیت سے جوڑتا ہے۔ ہماری تعلیمی سرگرمیوں میں معلم فعال ہوتا ہے اور طلبا غیر فعال ہوتے ہیں۔

طلبا صرف علم کا ذخیرہ اپنی جائیداد کے طور پر کرتے ہیں۔ ہمارے تعلیمی نظام میں بچے کسی بھی طرح سمجھوتہ کر لیتے ہیں اور کسی کے بھی قابو میں آجاتے ہیں۔ وہ اپنے دماغوں میں جتنی معلومات کا ذخیرہ ٹھونس لیتے ہیں اتنا ہی وہ مثبت رجحان سے دور ہوتے ہیں۔ وہ جتنا اپنے ٹھونسی گئی ہر چیز کو قبول کرتے ہیں اتنا ہی وہ وہ دنیا میں اپنے زندگی سے سمجھوتہ کرنا سیکھتے ہیں۔

منطق، بحث ومباحثہ ہر طرف سے مسلسل جاری رہنا چاہیے۔ لیکن انتھک تجسس سے ہی علم کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ انتھک اور لامتناہی تجسس سے ہی دنیا کو ہر لمحہ بہ لمحہ سمجھتے ہوئے ترقی کرسکتا ہے۔

مختلف مباحثوں کے بعد یہ بات ابھر کر آتی ہے کہ طلبا کو کمرہ جماعت میں تحقیق اور تجسس سے متعلق مواقع میسر ہونا چاہیے۔

(ماخوذ - رسالہ چدووٗ)

2. بچوں کی ہمہ جہتی ترقی
(All-round Development of the Children)

2.1 بنیادی سوالات - سوچیے اور اظہارِ خیال کیجیے
(Basic Questions - Think and Reflect)

1. بچوں کی ہمہ جہتی ترقی سے کیا مراد ہے؟ (What is allround development of children?)
2. تعلیمی مقاصد کیا ہیں؟ کون سے اغراض و مقاصد کے لیے اسکول کام کرتا ہے؟

(What are the goals and aims of education. for what purpose do the school serve?)

3. بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کی موجودہ صورت حال کیا ہے؟
(What is the present status on all-round development of children?)
4. درجہ ذیل امور کو کس طرح تشکیل دیا جا سکتا ہے؟ (How to formulate the following items?)
   (i) نصاب اور اکتساب کے موضوعات۔ (Curriculam and learning areas)
   (ii) معیاری تدریسی و اکتسابی طریقہ کار۔ (Quality teaching learning process)
   (iii) معلم کا معیار، تیاری اور کمرہ جماعت کا نظم۔
   (Quality of teacher, teacher preparation and classroom management)
   (iv) معیاری کمرہ جماعت کا نظم اسسمنٹ۔ (Quality of classroom management.)
5. جانچ میں کے معیار سے کیا مراد ہے؟ بچوں کے اکتساب کے لیے یہ کس طرح مددگار ثابت ہوتی ہے۔
(What is quality in assessmenet? How it supports learning?)

2.2 پس منظر (Context)

بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - ریاست کا رجحان:

دوسروں کا احترام کرتے ہوئے ذمہ دار شہری کی طرح تمام بچوں کو نشوونما کے لیے اعلیٰ سطح کے اقدار پر مبنی معیاری تعلیم کی تشکیل ہونی چاہیے۔ بچے اپنے ماحول کے بارے میں فہم کے ساتھ تنقیدی نقطہ نظر سے غور وفکر کرنا چاہیے۔ بچے شوق سے سنیں۔ بے خوف گفتگو کریں۔ سنے ہوئے اور پڑھے ہوئے مواد کا فہم حاصل کریں اور سوالات کرنے کے قابل ہوں۔ بچے دوستانہ فطری اکتسابی ماحول میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے ، شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لیے اساتذہ معاون و مددگار ہوں۔ بچوں کی مہارتوں کو فروغ دیتے ہوئے بامعنی اہتمام تدریسی اکتسابی مشاغل کا اہتمام کیا جائے۔ اساتذہ کو سماج سے سیکھنا چاہیے۔ سیکھے ہوئے امور کو کمرہ جماعت میں اطلاق کرنا چاہیے۔ والدین اور سماج میں یہ تصور جاگزیں ہو کہ وہ اسکول کو اپنا سمجھیں۔ وہ اسکول کی کاروائیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ میکانکی ،طبعی و مسابقتی ترقی پذیر دنیا میں تعاون، ردعمل، انسانی واخلاقی قدروں کو اسکول ایک مناسب مقام عطا کرنا چاہیے۔

فی الحال بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے ہم کس قسم کے نصاب کا انتخاب کیے ہیں؟ کس طرح عمل میں لا رہے ہیں؟ عمل میں لانے والے اساتذہ اور افسران کا پیشہ وارانہ فہم، رجحان اور جذبہ ایثار کس طرح ہے؟ انھیں پر بچوں کی ترقی اور نشوونما کا دارومدار ہوتا ہے۔

ہماری ریاست میں لیے گئے اقدامات:

اسکول کی تعلیم میں بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے درج ذیل امور کو بھی نصابی مضامین کے طور پر ان سے متعلق پوزیشن پیپرس، نصاب (Syllabus) کو تشکیل دیا گیا۔ اساتذہ کے لیے کتابچے بھی تیار کیے جا رہے ہیں۔ مثلاً:

- ❖ جسمانی صحت کی تعلیم (Physical, Health Education)
- ❖ فنی اور ثقافتی تعلیم (Arts, Cultural Education)
- ❖ کام اور کمپیوٹر کی تعلیم (Work, Computer Education)
- ❖ اقدار پر مبنی تعلیم کی حیاتی مہارتیں (Value Education, Life Skills)

ریاستی درسیاتی خاکہ، 18 پوزیشن پیپر (ان کو SCERT کی ویب سائٹ www.apscert.in پر دیکھا جاسکتا ہے۔) (APSCF-2011)

بچوں کی ہمہ جہتی ترقی سے مراد بچوں کا تمام میدانوں میں یعنی جسمانی، ذہنی، اخلاقی، جمالیاتی اور سماجی امور میں ترقی حاصل کرنا ہے۔

2.3 نصاب - اغراض (Curriculum Goals)

1. اسکول کے حصول طلب تعلیمی مقاصد کیا ہیں؟ (Aims of Education)
2. ان مقاصد کے حصول کے لیے کن تجربات کو بہم پہنچانا ہے؟ (Syllabus, Content, Experiences)
3. ان تعلیمی تجربات کو کس طرح بامعنی انداز میں منعقد کیا جائے؟ (Classroom Environment, Methods of teaching, Classroom management)
4. کس طرح آپ تعین کریں گے کہ ان تعلیمی مقاصد کا حصول ہوا ہے؟ (Assesment)

درج ذیل سوالات تعلیمی مقاصد سے متعلق۔

بچے اسکول کو کیوں آئیں؟ (Why should a child come to school?)

والدین اپنے بچوں کو بلاناغہ کافی عرصے تک اسکول کو کیوں بھیجیں؟ (Why should a parent send their children to school regularly on for a sufficient long period of time)

حکومت اسکولس کیوں چلاتی ہے؟ (Why should the Government run the schools ?)

ان اسکولوں کی کیا ترجیحات ہونی چاہیے؟ (What should be the priorities of these schools)

اسکول کیا رول ادا کر سکتے ہیں؟ سماج میں اسکولوں کا کیا رول ہے؟

(What can schools do? and what is their possible role in the society?)

تعلیم کا مقصد کیا ہے؟ (What is the purpose of education?)

نصاب کے اغراض:

- ❖ تمام بچے اعلیٰ سطح کی معیاری تعلیم حاصل کرنا چاہیے۔
- ❖ دوسروں کے تئیں احترام کا جذبہ رکھنے والے ذمہ دار شہری کی طرح بچوں کی نشوونما ہونی چاہیے۔

- بچوں کی مکمل ہمہ جہتی ترقی سے مراد بچوں کی جسمانی، ذہنی، جذباتی، اخلاقی ترقی ہے۔
- اپنے اطراف واکناف کے ماحول کے تئیں معلومات رکھتے ہوئے تنقیدی نقطہ نظر سے غور وفکر کرنے کے قابل ہوں۔
- بچوں کی مکمل نشوونما کے لیے جسمانی، ذہنی، صلاحیتیں مکمل طور پر فروغ پانی چاہیے۔ بچوں کی معلومات، صلاحیتیں، مہارتیں اور رویے فروغ پانے چاہیے۔
- بچوں میں بیداری ضمیر، کردار سازی، متوازن مہارتیں، ملی جلی تہذیب وغیرہ پروان چڑھیں۔
- بچے توجہ سے سن کر، سوچ کر، بلاخوف گفتگو کرنے کے قابل ہوں۔
- سنے ہوئے اور پڑھے ہوئے مواد کا فہم حاصل کرنا چاہیے۔
- سوالات کرنے کی اہلیت، آزادانہ طور پر اظہار مافی الضمیر کی قابلیت کو فروغ حاصل ہو۔
- میکانکی وطبعی مسابقت کے اس دور میں ردعمل، تعاون کی صلاحیت کو اسکول ایک مناسب نہج دینے والا ہو۔
- انسانی، اخلاقی اقدار کو فروغ دینا چاہیے۔ دستوری فرائض، انسانی حقوق، بچوں کے حقوق کی عمل آوری ہو۔
- طالب علم اپنی شخصیت کو خود پہچان لیں۔
- تہذیبی اختلافات، مختلف تہذیبوں کے مابین باہمی ربط کا احترام کرنا چاہیے اور اس کے متعلق سوالات کریں۔ بچوں میں مختلف قسم کی مہارتیں جیسے فن، موسیقی، رقص، مصوری، رنگ سازی، کھیل کود، معاونِ حیات مہارتیں فروغ دینی چاہیے۔
- حیاتی کرہ میں حیاتی تنوع پر فہم اور ردعمل کو فروغ دیا جائے۔
- تعلیم سے مراد چھٹکارا/نجات کے ہیں یعنی تمام قسم کے تفرقات سے نجات جیسے مرد وخواتین کے درمیان مساوات ذاتوں اور سماج کے درمیان مساوات وغیرہ پر فہم حاصل کرنا۔
- جمہوری نظام کو تقویت دینے، جمہوری اقدار کو فروغ دینے اور اس کو جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- بچوں کو منطقی اور متوازن طریقے پر سوچنے کے حامل بنانا، غور وفکر کی مہارتیں کو فروغ دینا چاہیے۔
- کام کی قدر کرنے کے قابل، کام کرنے اور ذمہ داریاں قبول کرنے کے قابل ایک اچھے انسانی وسائل کی طرح بچوں کو ترقی یافتہ بنا کر ہمہ جہتی ترقی کو فروغ دینا ہی تعلیم کا مقصد ہے۔

2.4 RTE-2009 بچوں کی نشوونما (RTE-2009 - Child Development)

''نشوونما'' بچوں کا حق ہے۔ بچوں کے حقوق میں زندگی کا حق، پرورش کا حق، شرکت کا حق، ترقی پانے کا حق جیسے اہم حقوق ہیں۔ دنیا کے تمام بچوں کے لیے یہ لاگو ہوتے ہیں۔ متعلقہ ممالک نے بین الاقوامی سطح پر تمام بچوں کی ترقی کے لیے مناسب اقدامات لینے کا وعدہ کیا ہے۔

تمام بچے زندہ رہنے کے لیے غذا، پینے کا پانی، صحت مند وتندرست وصاف ستھرا ماحول کا فراہم ہونا۔ محفوظ اور محبت وشفقت سے بھرپور آزادانہ ماحول کا فراہم ہونا۔ بچوں کی ترقی کے لیے معاون نصابی وہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینا وغیرہ بچوں کے حقوق ہیں۔ ان پر بہتر عمل آوری ہو تو تمام بچے ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔ بچوں کے حقوق میں چار حقوق بھی ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی لیے بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کو حقوق اطفال کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

RTE-2009 نے ملک کے تمام بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے حصول کو قانونی شکل دی ہے۔ RTE-2009 دفعہ 29 ذیلی دفعہ (2) میں اس بات کو صاف ظاہر کیا ہے کہ تعلیم کے ذریعے تمام بچے ہمہ جہتی ترقی کو حاصل کرنے کے قابل تعلیمی منصوبے، منصوبہ سبق، درسی کتب، جانچ کے طریقہ کار ہونا چاہیے۔ RTE-2009 میں بتلایا گیا ہے کہ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے تعلیمی خود اختیاری ادارہ (Academic Authority) درج ذیل امور کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیمی منصوبے، منصوبہ سبق، جانچ کے طریقہ کار ہونا چاہیے۔ وہ ہیں:

- دستور میں شامل کردہ اقدار۔

  مثلاً مساوات، آزادی، سیکولرزم، بھائی چارگی، جمہوریت وغیرہ۔
- بچوں کی ہمہ جہتی ترقی۔
- بچوں کا علم، استعدادیں، مہارتیں، رویے۔
- بچوں کی مکمل نشو ونما کے لیے جسمانی، اور ذہنی صلاحیتوں کا فروغ۔

اسکول سے مراد بچوں کی مکمل نشو ونما کے لیے قائم کردہ مرکز ہے۔ بچوں میں کسی ایک استعداد کو فروغ دینے سے یا چند موضوعات تک ہی محدود استعدادوں کے حصول کے ذریعہ تعلیم کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ بچوں کی پسند، دلچسپیاں اور ان کو فروغ دینے والے امور کی شناخت کرتے ہوئے ان کو اس میں شریک کروانا، جس کے لیے مناسب سرگرمیوں کو اسکولوں میں منعقد کرنے پر ہی بچوں کی ہمہ گیر شخصیت کی نشو ونما ممکن ہے۔

''بچپن'' بچوں کی نشو ونما کے لیے معاون و مددگار ثابت ہونے والا مرحلہ ہے۔ اس مرحلہ میں اسکول کا ماحول بچوں سے ان کے بچپن کو چھیننے والا ہو تو یہ ان پر اثر انداز ہوتے ہوئے بچوں کی ترقی میں رکاوٹ بنتا ہے۔ اس لیے بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے ضروری تمام تر سرگرمیوں کا انعقاد ہونا چاہیے۔ جس کے لیے درج ذیل امور پر غور کیا جائے۔

بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے شعبے:

- جسمانی ترقی، ذہنی ترقی
- سماجی ترقی
- جذباتی ترقی
- اخلاقی اقدار کی ترقی
- جمالیاتی حس

2.5 بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - موجودہ صورت حال

(All Round Development of Children - Existing Situtation)

- امتحان، نشانات، رینک، تعلیم کی روح مانے جاتے ہیں۔
- امتحانات بچوں کی قوت حافظہ کی جانچ تک ہی محدود ہے۔
- صرف مضامین جیسے زبان، ریاضی، سائنس اور سماجی علم کو ہی فوقیت دینا۔
- بچوں کی نشو ونما میں مددگار اقدار، خواہشات، کھیل کود، کام جیسے امور اسکول سے معدوم ہو گئے ہیں۔
- والدین کا بھی یہ ماننا ہے کہ کھیل کود، گیت، کہانیاں، جسمانی ورزش، کام کرنا جیسے امور تعلیم کا حصہ نہیں ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان سے بچوں کی تعلیم پر اثر پڑے گا۔

- ہنستے کھیلتے گذارنے کا وقت شام کا وقت ہوتا ہے (بچوں کا وقت) جو ہوم ورک، امتحانات کی تیاری، ٹیوشن، اسٹڈی سنٹر جیسے کاموں کے لیے مختص ہو رہا ہے۔
- بچے والدین کے خواہشات کے مطابق ہی تعلیم حاصل کرنا۔
- ایک طرف اساتذہ اور دوسری طرف والدین شائد یہ بھول چکے ہیں کہ بچوں کے سینے میں بھی دل ہے ان کی اپنی خواہشات، جذبات و احساسات ہوتے ہیں اور وہ بچوں پر اپنی مرضی کے مطابق اپنے پسندیدہ امور کو زبردستی لادتے ہیں۔ بچوں کو مشینوں میں تبدیل کر رہے ہیں۔
- اس کے علاوہ معیارات کے نام پر تعلیمی بوجھ یعنی IIT کوچنگ کے نام سے اعلیٰ جماعتوں میں پڑھے جانے والے اسباق کو چاہے وہ سمجھیں یا نہ سمجھیں نچلی جماعتوں میں پڑھایا جا رہا ہے۔
- صبح بستر سے اٹھنے کے ساتھ اور رات میں بستر پر جانے تک کتابوں کے اطراف اور ان میں موجود مواد کو اپنے دماغوں میں ٹھونسنے میں ہی وقت گذارتے ہیں۔
- مذکورہ بالا امور کی وجہ سے بچوں میں صحت اور نامناسب برتاؤ کے مسائل پیدا ہوا کرتے ہیں، دباؤ اور ہیجان کی وجہ سے احساس کمتری میں مبتلا ہو کر مایوسی و ناامیدی اور کسی بھی ردعمل کے اظہار کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔
- مذکورہ بالا امور کے پیش نظر ہماری ریاست میں APSCF-2011 کو تشکیل دے کر اس طرح کے رجحان کو بدل دیا گیا ہے۔

2.6 بچوں کی معلومات - صلاحیتیں، مہارتیں، اقدار اور رویوں کو مکمل طور پر فروغ دینا
(Development of children knowledge, abilities, skills, values and attitudes to the fullest extent)

بچوں کی جسمانی، نفسیاتی، سماجی، اخلاقی، ذہنی، جذباتی، جمالیاتی حس جیسے امور کی ترقی ہی بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کہلاتی ہے۔ بچے دلچسپی کے ساتھ سیکھنے، بے خوف ماحول میں حصہ لینے کے ذریعہ ان کی ہمہ جہتی ترقی ممکن ہے۔ بچوں کو مستقبل کے بہترین شہریوں کی طرح تیار کرتے ہوئے بہترین طرزِ زندگی کے لیے معاون ثابت ہونے والا ہی علم ہے۔ اسکول کے پروگرامس بچوں کے جسمانی، نفسیاتی ترقی کے لیے معاون و مددگار رہنا چاہیے۔ بچوں کی پوشیدہ صلاحیتوں، استعدادوں کو اجاگر کرنے کے قابل تدریسی و اکتسابی مشاغل کا انعقاد ہو۔

1. بچوں کی معلومات (Knowledge):

اس کا مطلب اطلاعات نہیں، کتابوں اور گائیڈس میں موجود مواد کو رٹ کر دوبارہ لوٹانا نہیں۔ کتابوں میں موجود سوالات کے جوابات کو گائیڈس/ اسٹڈی میٹریل میں دیکھ کر نقل کرنا نہیں۔ بلکہ سابقہ معلومات کی بنیاد پر ابھرنے والا تخیل ہی علم ہے۔ یہ ایک آ گہی ہوسکتی ہے۔ ایک نظم، ایک کہانی، ضابطہ اخذ کرنا ہوسکتا ہے، علم تمام مضامین میں ایک ہی قسم کا نہیں ہوتا۔ بلکہ متعلقہ مضامین کی نوعیت کے مطابق ہوتا ہے۔ لہٰذا کہانیاں لکھنا، اپنے تجربات لکھنا، نعرے لکھنا، شاعری لکھنا، گیت وغیرہ مختلف اصناف سخن ہیں تو ریاضی میں ضابطے، رشتے ثابت کرنا جیسی شکلوں میں ہوتا ہے۔ سائنس میں تصورات کا فہم، نظریات، تعمیم کرنا جیسی شکلوں میں ہوتا ہے۔ سماجی علم میں انسانوں کے مابین رشتے، انسانی زندگی پر اثر انداز ہونے والے امور کی شناخت کرنا، سماجی اقدار کو ابھارنا، قوانین سماجی بندشیں جیسی شکلوں میں ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں یہ سمجھنا چاہیے

کہ تشکیل علم ہونے پر ہی اکتساب فروغ پاتا ہے۔وضاحت کرنا، پڑھوانے، دیکھ کر لکھنے وغیرہ جیسے بے معنی طریقوں کے ذریعہ تشکیل علم نہیں ہوتا اس کے لیے مشاغل، منصوبہ کام، تحقیقات، کھوج، دریافت کرنا، جیسے طفل مرکوز طریقوں کے ذریعہ تدریسی واکتسابی عمل کو بامعنی انداز میں انعقاد کرنا چاہیے۔

علم سے مراد معلومات کا حصول ہی نہیں، علم سوچ و تجربات کا سنگم ہے۔اعادہ کے ذریعے حاصل ہونے والے معلومات کو ہی ہم علم سمجھتے ہیں۔لیکن علم کا مطلب یہ نہیں۔علم کا مطلب طالب علم کو دی جانے والی معلومات نہیں بلکہ یہ، تجربات کے ذریعہ ازخود تشکیل دیا جانے والا عمل ہے۔بچے ازخود فطری ماحول میں جوش وخروش سے حصہ لیتے ہوئے خود کام کرتے ہوئے، مشاہدہ کرتے ہوئے علم کو حاصل کرنا چاہیے۔ بچوں کے ذہنوں میں مواد مضمون کو ٹھونس کر ذہن نشین کیے ہوئے موضوعات کو سوالات کے ذریعہ جوں کا توں دوبارہ کہلوانا علم نہیں ہے۔اس کے ذریعہ ہم بچوں کو مکمل تعلیم یافتہ بنانے کا تصور نہیں کرسکتے۔اکتسابی طریقہ کار، تصورات پر مبنی معلومات کا اکٹھا کرنا، تجزیہ کرنا، تعمیم کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔اس طرح اسکول ترغیب دے اور حوصلہ افزائی کرے۔علم متعینہ وقت میں مکمل طور پر نہیں دیا جاسکتا۔صرف انسانی ذہن میں موجود مواد کا تبادلہ ہی علم نہیں ہے۔طالب علم مشاہدہ، تجربات، خیالات کے ذریعہ تشکیل علم کرلیتا ہے۔

علم مختلف شکلوں میں ہوتا ہے۔

1. Factual Knowledge۔حقائق، تعریف، معلومات، ذخیرہ الفاظ
2. Conceptual Knowledge- مختلف تصورات، تصورات سے متعلق معلومات
3. Procedural Knowledge- اصول، طریقہ کار، مختلف طریقہ کار، تشکیل علم
4. Meta Cognition- خودآگہی، ہم کیا ہیں؟ ہم کیسے سیکھیں گے؟ جیسے نکات پر فہم حاصل کرنا۔

بنجامن بلوم، ماہر تعلیم کے مطابق آپ کے ہاں کسی بھی تصور کا علم ہو تو آپ اس کا تقابل کرنا ازسرنو اپنی زبان میں لکھنا مثلاً، تصاویر اتارنا، حصوں کی نشاندہی کرنا، اس پر فہم حاصل کرتے ہوئے لکھنا، مشاہدہ کرکے اندراج کرنا، وضاحت کرنا وغیرہ کرنے کے قابل ہوں۔

آپ کے پاس علم ہو تو آپ کو مندرجہ ذیل کے قابل ہونا چاہیے:

- فہم (Understanding)
- اطلاق (Application)
- تجزیہ(Analysis)
- ترکیب (Syntesis)
- جانچ (Evaluation)
- تخلیق(Creation)

2. بچوں کی استعداد (Competencies / Abilities)

استعداد کا مطلب کسی کام کے کرنے کی صلاحیت ہے۔بات کرنا/گفتگو کرنا تو سبھی کو آتا ہے، لیکن کسی معلومات کو دوسروں سے پوچھ کر حاصل کرلینا صلاحیت ہے۔اسی طرح کیا لکھنا سبھی کو آتا ہے؟ اپنی ضرورت کے لیے ایک درخواست لکھنا بھی صلاحیت ہے۔اس نقطہ نظر سے ہم استعداد کے معنی سمجھ لیں۔عام طور پر استعداد مضمون کی نوعیت پر مبنی ہوتے ہیں، یہ ذہانت اور غور وفکر پر مبنی ہوتے ہیں۔اسکول کی تعلیم

سے بچے مختلف مضامین سیکھتے ہیں، لیکن یہ اہمیت کا حامل ہے کہ ان کے ذریعہ متعلقہ مضامین میں بچے کیا حاصل کرنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے، اس لیے ہر مضمون میں جماعت واری متعلقہ مضامین کی نوعیت کے مطابق حصول طلب استعداد کو متعین کیا گیا۔ لہٰذا ہماری ذمہ داری ہے کہ تمام بچے ان استعدادوں کو حاصل کریں۔ اس کے مطابق نئی درسی کتب خریدیں اور ان کو مناسب طریقے سے استعمال کریں۔ یعنی اسباق کے نیچے دیئے گئے استعداد پر مبنی مشقوں کو بچے ازخود لکھنے کے قابل بنیں۔ گائیڈ دیکھ کر لکھنے کے طریقے پر پابندی عائد کی جائے۔ گائیڈ کے استعمال سے بچوں میں استعداد فروغ نہیں پاتے۔ غور وفکر کرنا، کام کر کے دیکھنا، مطالعہ کرنا، ازخود لکھنا وغیرہ کے ذریعہ بچوں میں استعداد فروغ پاتے ہیں۔ جس کے لیے اساتذہ سالانہ منصوبے، منصوبہ سبق تیار کر کے، مناسب آمادگی کے ساتھ تدریسی واکتسابی مشاغل کا انعقاد کریں۔

بچوں میں بہت سی پوشیدہ صلاحیتیں اور استعداد ہوتی ہیں، تعلیم کا اہم مقصد بچوں میں موجود ان پوشیدہ فطری صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔

بچوں کی پوشیدہ صلاحیتیں/ استعداد

یہ پوشیدہ صلاحیتیں ہر لڑکے/لڑکی میں پائی جاتی ہیں۔ یہ ہر ایک میں مختلف طریقوں سے فروغ پائی ہوئی ہوتی ہیں۔ اسکول کا اہم فریضہ یہ ہوتا ہے کہ ان پوشیدہ صلاحیتوں کو مکمل طور پر فروغ دے کر اچھی استعداد اور صلاحیتوں کے حامل افراد کو تیار کرنا ہے۔

- سوچنا یا غور وفکر کرنا۔
- مشاہدہ کرنا، تقابل کرنا، اکٹھا کرنا۔
- تخیل۔
- فرق اور مشابہت کی نشاندہی کرنا۔
- درجہ بندی کرنا، شمار کرنا۔
- اندازہ قائم کرنا۔
- وجوہات، عوامل، ضابطہ قائم کرنا۔
- سوالات کرنا، مفروضہ قائم کرنا۔
- وجوہات بیان کرنا۔
- اصول قائم کرنا، تعمیم کرنا۔
- تجزیہ کرنا۔
- ترکیب۔
- تخلیق۔
- کھیلنا، گانا، اداکاری کرنا۔
- تخلیقی اظہار خیال کرنا۔
- مسئلہ کا حل بتلانا۔
- نتیجہ پر پہنچنا۔
- آلات کا استعمال کرنا۔

- ذہنوں میں تصوراتی خاکہ قائم کرنا۔
- اشکال اور نقشے اتارنا۔

تمام بچوں میں مندرجہ بالا صلاحیتیں کچھ حد تک فروغ پائی ہوئی ہوتی ہیں۔اسکول اور اساتذہ کو چاہیے کہ ان صلاحیتوں کو مکمل طور پر فروغ دیں۔اساتذہ کو چاہیے کہ اپنے اپنے مضامین میں ان صلاحیتوں کے فروغ کے لیے مناسب صلاحیتوں اور سرگرمیوں کا انعقاد کریں۔

3. مہارتیں (Skills):

بچے موجودہ مسابقتی دور میں جدید مسائل کو مناسب طور پر سامنا کرنے کے لیے جن صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں انھیں مہارتیں کہا جاتا ہے۔یہ مہارتیں مضمون واری یا مضمون میں پوشیدہ طور پر بھی ہوسکتی ہیں۔

1. غوروفکر کی مہارتیں (Thinking Skills)
2. سماجی مہارتیں (Social Skills)
3. ترسیلی مہارتیں (Communication Skills)
4. خود تنظیمی مہارتیں (Self Management Skills)
5. تحقیقی مہارتیں (Research Skills)

i. غوروفکر کی مہارتیں:

عام طور پر زبان میں لسانی مہارتیں ، سائنس میں عملیاتی مہارتیں ، درجہ بندی کرنا، تقابل کرنا ، تجربات کرنا، ترسیلی مہارتیں ، مفروضات پیش کرنا، تحقیق کرنا، نتائج اخذ کرنا، وغیرہ کے متعلق ہم جانتے ہیں۔مہارتیں ذہانت پر مبنی ہوتی ہیں۔یعنی غوروفکر پر مبنی ہوتی ہیں۔غوروفکر کے طریقے مختلف نقطہ نظر سے سوچنے کی مہارت پائی جائے۔انھیں غوروفکر کرنے کی مہارتیں کہا جاتا ہےاس کی پانچ اہم قسمیں ہیں:

1) ردعمل ظاہر کرنا(Reflection)

2) تجزیاتی غوروفکر کرنا (Analytical Thinking) یعنی حقائق شناخت کرتے ہوئے وجوہات بیان کرنا۔

3) مختلف نقطہ نظر سے سوچ کر تجزیہ کرنا۔یعنی کسی بھی موضوع کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرنا۔مثبت انداز میں گفتگو کرنا، اسی کو منفی انداز میں گفتگو کرنا، کوئی بھی امور کو، جیسے '' جمہوریت میں انتخابات سے متعلق فائدے''اور اس کے ''تحدیدات'' بیان کرسکیں۔

4) تخلیقی سوچ (Creative Thinking) اس سے مراد نئی تجاویز پیش کرنا، نئی ایجادات کرنا، اپنے فیصلے کو سنانا یعنی اس سے مراد اگر وہ خود اس مقام پر موجود ہو تو کیا کرسکتا ہے؟ اس کو استقلال وخوداعتمادی سے کہہ پانا۔

5) تنقیدی سوچ(Critical Thniking) کیوں؟ کیا؟ کیسے؟ سوالات کے ذریعے سوچنے پر مجبور کرنا۔

سیکھنا غوروفکر سے ہی ممکن ہے۔اکتسابی عمل کے لیے بچوں کو تصورات پر مسائل پر غوروفکر کروائیں۔سوچنے ،کام کرنے اور تجربات کے ذریعے ہی علم کی تشکیل ہوتی ہے۔

علم کے حصول کے لیے غوروفکر کرنا چاہیے۔غوروفکر کے ذریعہ ہی فہم ،اطلاق ، تجزیہ، ترکیب ، جانچ جیسے اعلیٰ سطح کی مہارتیں حاصل ہوسکتی ہیں۔

(ii) **سماجی مہارتیں (Social Skills):**

- ❖ دوسروں کا احترام کرنا۔
- ❖ ذمہ داریاں قبول کرنا۔
- ❖ دوسروں کے ساتھ مل جل کر کام کرنا، کام تقسیم کرنا۔
- ❖ سماج میں اپنے گروہ میں اپنی ذمہ داری کو نبھانا۔
- ❖ خوداعتمادی و بھروسہ ہونا۔
- ❖ خاندانی طرزِ زندگی، خاندانی رشتوں سے متعلق امیدیں وابستہ ہونا۔

(iii) **ترسیلی مہارتیں (Communication Skills):**

- ❖ زیادہ سننا۔
- ❖ سوچ کر بولنا۔
- ❖ پڑھنا۔
- ❖ پڑھے ہوئے مواد کو سمجھ کر ردعمل ظاہر کرنا۔
- ❖ ازخود لکھنا۔ پڑھے ہوئے اور سنے ہوئے مواد پر فہم کے ساتھ تبصرہ کرنا۔
- ❖ اداکاری کے ذریعہ اپنے تاثرات کی ترسیل کی مہارتیں، تاثرات کا اظہار۔

(iv) **خودتنظیمی مہارتیں (Self Management Skills):**

- ❖ نفسیاتی حرکی مہارتیں (پاؤں، ہاتھ، انگلیوں کے ذریعے مختلف کام کرنا)
- ❖ وقت کی پابندی کا نظم کرنا(Time Management)
- ❖ صحت مند زندگی کے طریقے (Healthy Life Style)
- ❖ توقع کے عین مطابق بچوں کا برتاؤ۔

(v) **تحقیقی مہارتیں/معلوماتی مہارتیں:**

تجربات کے ذریعے معلوم کرنا، مختلف مہارتوں کا حصول مثلاً

- ❖ سوالات کرنا۔
- ❖ سوالات کی بنیاد پر مشاہدہ کرنا۔
- ❖ منصوبہ اور معلومات کا اکٹھا کرنا۔
- ❖ اکٹھا کی گئی معلومات کو درج کر کے تجزیہ کرنا۔
- ❖ حاصل کردہ موضوعات کو رپورٹ کی شکل میں تحریر کرنا، مظاہرہ کرنا۔

ہر اسکول اپنے نصاب اور مختلف ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعہ متذکرہ بالا مہارتوں کو بچوں میں فروغ دے۔

.4 رویے (Attitudes / Dispositions):

افراد کے ذریعے ان کے اپنے ماحول اور سماج پر ظاہر کرنے والی نہایت اہم انسانی اقدار، اعتقادات اور ذاتی تجربات کو ہی ''رویے'' کہتے ہیں۔

افراد کے ذریعے ظاہر ہونے والے اہم رویے:

- ذمہ داری قبول کرنا۔
- مل جل کر کام کرنا (Cooperatiion)
- تخلیقی صلاحیت (Creativity)
- جوش وخروش، تجسس (Couriosity)
- ہم احساسی (Empathy)
- صبر وتحمل۔
- احترام کرنا۔
- آزادی۔
- معاف کرنا، درگذر کرنا، پیار ومحبت۔
- حوصلہ افزائی کرنا، تعریف وتوصیف کرنا۔
- ایمانداری، محنت کی قدر کرنا۔

تعلیم سے مراد قومی ترقی وسماجی ترقی کا حصول ہے۔ اسکول میں بچوں کی مخفی صلاحیتوں کی شناخت کر کے جسمانی، ذہنی، جذباتی، روحانی اقدار، اخلاقی اصولوں کو فروغ دینے پر بچے کی ہمہ جہتی ترقی کا حصول ممکن ہے۔

2.7 بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - نشوونما کے احاطے:

(All round development of children - Developmental areas)

بچوں کی مکمل استعداد کے مطابق جسمانی اور ذہنی قوتوں کو فروغ دینا۔

بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے حصول کے لیے اسکول کی سطح پر ذیل کے امور کو پیش نظر رکھا جائے۔

1. جسمانی ترقی
2. نفسیاتی ترقی / ذہنی ترقی
3. سماجی ترقی
4. جذباتی ترقی
5. اقدار، کردار سازی
6. جمالیاتی حس، توصیف

بچوں کی ہمہ جہتی ترقی میں جسمانی، نفسیاتی، ذہنی، سماجی، اخلاقی، اقدار، جمالیاتی حس جیسے مختلف احاطوں سے مربوط ہے۔ ان کے فروغ کے لیے اسکول ایک مرکزی کردار ادا کرے اسکولوں میں ان تمام امور پر مبنی تدریسی نصاب کی عمل آوری کرنا ہونا چاہیے۔

2.7.1 جسمانی ترقی (Physical Development):

بچوں کی جسمانی ترقی پورے سماج کے لیے اہمیت کی حامل ہے۔ یہ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے بنیاد ہے۔ جسمانی ترقی بچوں کی استعدادی صلاحیتوں کو دوگنا کرتی ہے۔ جسمانی تعلیم ترتیب وارکام کے طریقے کو جلا بخشتی ہے۔ جسمانی تعلیم جیسے یوگا، کھیل، اسپورٹس، بچوں کو باشعور بنانے میں تنقیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو طبعی، سماجی، نفسیاتی، جذباتی ترقی کے لیے بہت ہی مددگار و معاون ہے۔ جسمانی ترقی میں جسمانی تعلیم، یوگا، تعلیم صحت کا حصہ بنایا گیا ہے۔

یہ اسکولوں کو خوش حال بناتا ہے۔ بچوں کی مکمل نشوونما میں صحت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ صحت سے مراد صرف امراض سے دور رہنا ہی نہیں بلکہ صحت ہمہ قسم کے پہلوؤں سے مربوط ہے۔ صحت کی تعلیم اسکولوں میں متعارف کروانے سے یہ اسکول صحت منداسکول کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ طبی عملہ وقتاً فوقتاً اسکولوں کا دورہ کرنا چاہیے۔ صحت مند زندگی، اس کی اہمیت، بیماری، بیماری کی وجوہات، بیماری کی روک تھام کے طریقے، وغیرہ پر اسکول کا عملہ بچوں کو آگہی دلائیں۔ بچوں کی صحت کے تئیں گھر، سماج، اسکول اجتماعی طور پر ذمہ داری قبول کرے۔ صحت کی تعلیم کے پروگرام اسکولوں میں منعقد کردہ دیگر اہم پروگراموں میں شامل رہے، تاکہ بچوں میں صحت کی اچھی عادتیں، مناسب رویے فروغ پاسکیں۔

جسمانی تعلیم، صحت کی تعلیم، یوگا، کھیل کود وغیرہ نصاب کا حصہ ہیں۔ مختلف مضامین میں بھی موقع ومحل کے حساب سے ان امور کو درسی موضوعات سے مربوط کرنا چاہیے۔ نظام الاوقات میں اس کو مناسب جگہ دی گئی ہے۔ ان امور کے تحت امتحانات بھی منعقد کیے جائیں۔

جسمانی تعلیم کے معلم کو پیشہ وارانہ تربیتی پروگرام کم ازکم 5 سال میں ایک مرتبہ پابندی سے انعقاد کرنا چاہیے۔ ان میں پیشہ وارانہ مہارتوں کی ترقی، علم سے وابستہ اشیاء، حوالہ جاتی کتب، تربیتی وسائل دسترس میں ہوں۔

ہمارے ملک میں متوازن غذا کا فقدان، متعدی بیماریاں بچوں کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ لہٰذا اسکولوں میں تمام سطحوں پر پسماندہ طبقات کے بچے، خصوصی طور پر لڑکیوں کی صحت کے تئیں ہمیں توجہ دینی چاہیے۔ تعلیمی نصاب کے جز کے طور پر دوپہر کے کھانے کا نظم، طبی معائنہ جات عمل میں لائے جائیں۔ بچوں کی بڑھتی جسمانی نشوونما کے مطابق صحت کے ضروری اقدامات پر بحث ہونی چاہیے (خصوصاً نشوونما پائی ہوئی لڑکیوں کے لیے)۔ مختلف غذائی اشیاء میں موجود مقویات سے متعلق بچوں کو آگاہ کریں۔

طبی سہولیات، اسکول میں صحت مند ماحول، فراہم کردہ غذا، صحت، جسمانی تعلیم، جیسے امور بچوں کی مکمل نشوونما کے لیے مددگار ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کو تعلیمی نصاب میں شامل کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ اسی دوران نئے تعلیمی منصوبوں میں ''یوگا'' کو ایک اہم موضوع کی حیثیت سے شناخت کی گئی ہے۔

بچوں میں بہتر جسمانی نشوونما کے لیے آزادانہ اصول وضوابط کے ساتھ مختلف قسم کے کھیل کود (مقامی وغیر مقامی) میں حصہ لینا بہت ضروری ہے۔ بچوں میں جسمانی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے جسمانی تندرستی (Physical Fitness)، حرکی مہارتیں (Motor Skills)، خود بیداری، صبر وتحمل، گروہی افعال انجام دینا وغیرہ اہم ہیں۔ اگر چند مزید کھیل کود کی اشیاء دسترس میں ہوں تو ان پروگراموں (کھیل کود) میں تمام بچوں کو مل جل کر حصہ لینے کے لیے ترغیب دی جائے۔

بچوں میں جسمانی نشوونما دراصل نفسیاتی نشوونما اور تفہیمی استعداد کے فروغ کے لیے معاون ہوتی ہے۔ غور وفکر کرنے، اچھے برے

میں تمیز کرنے کی صلاحیت، اپنے اطرف واکناف کی دنیا سے متعلق فہم حاصل کرنے کی کوشش کرنا، اپنے آپ اور دوسروں کے ساتھ مل جل کر مشاغل کو انجام دینا، دوسروں کے ساتھ لین دین روا رکھنا جیسی مہارت کو فروغ دینا، کھیل کود سے مربوط ہیں۔

تندرستی ہزار نعمت ہے۔ تمام بچے صحت مند ہونے پر ہی اکتساب میں مستعدی سے حصہ لیتے ہیں۔ تبھی بہتر نشوونما ممکن ہے۔ جسمانی ترقی بچوں کی صلاحیتوں کو دگنا کرتی ہے۔ جسمانی تعلیم کام کے منظّم طریقہ کار کی عادت ڈالتی ہے۔ بچوں کو جسمانی تعلیم پُرسکون رہنے، باشعور، جوش وخروش سے رہنے کے لیے مددگار ہوتی ہے۔

صحت کی تعلیم سے مراد صرف امراض سے دور رہنے کا تصور نہیں بلکہ صحت کے تئیں آگہی پیدا کر کے مناسب طریقہ کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لیں۔ یعنی قبل از وقت صحت کے تئیں احتیاط برتنا، متوازن غذا لینا، انفرادی صفائی کا اہتمام کرنا جیسی صحت مند عادتوں کو اپنائیں۔

جسمانی ترقی - اسکول کی جانب سے منعقد کیے جانے والے پروگرام:

- جسمانی تعلیم، صحت کی تعلیم کو اسکولوں میں عمل آوری کی جائے۔
- بچوں کی جسمانی ترقی کے لیے اسکولوں میں ہر دن کھیل کود کے لیے پیریڈ مقرر کیا گیا ہے۔ پابندی کے ساتھ کھیل کھلائے جائیں۔
- اسکولوں میں طبی معائنہ کا انعقاد ہو۔ صحت کی تعلیم کے تحت پروگرام منعقد کیے جائیں۔
- کھیل کود، گیت، یوگا، مراقبہ (Meditation) جیسے پروگراموں میں بچوں کو حصہ لینے کے قابل بنائیں۔
- سال میں دو مرتبہ بچوں کے قد اور وزن کی تفصیلات درج کریں۔
- بچوں کی صحت کی صورتحال کی تفصیلات کو فراہم کردہ کیومیلیٹیو ریکارڈ میں درج کریں۔
- ہر روز بچوں کے لیے کھیل کود منعقد کریں۔
- صحت کی اچھی عادتوں پر بحث ومباحثہ ہو۔
- ہمارے استعمال میں لائی جانے والی غذا میں موجود مقویات یعنی پروٹین، کاربوہائیڈریٹس، چربی، وٹامن، نشاستہ، وغیرہ پر بحث و مباحثہ کروائیں۔ کون سی غذائی اشیاء نشوونما وصحت کے لیے فائدہ مند ہیں واقف کروائیں۔
- یوگا کروائیں اور بچوں کو یوگا کرنے کے لیے ہمت افزائی کریں۔
- صفائی اور غذائی عادتوں کو چارٹ پر تحریر کروائیں اور ان پر گفتگو کروائیں۔
- اسکولوں میں صحت وصفائی کا ہفتہ منعقد کروا کر تقریری وتحریری مقابلے، ڈرامے، تخلیقی تحریریں منعقد کروائیں۔
- قریبی صحت کے مراکز سے ڈاکٹر اور طبی عملے کو مدعو کر کے طبی معائنہ کروائیں۔
- کھیل کود کے مقابلے، ٹورنامنٹس کے لیے بچوں کو تیار کروائیں۔

2.7.2 ذہنی نشوونما (Intelectual Development):

ہر بچے میں مخفی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ وہ مناسب مواقع فراہم کیے جانے پر مکمل طور پر اجاگر ہوتی ہیں۔ متوازن غذا، جسمانی ورزش سے جسمانی ترقی کا حصول ممکن ہے۔ اسی طرح دوستانہ ماحول، چیالنج پر مبنی مقاصد کو متعین کر کے تعاون کے ذریعے ذہنی نشوونما کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ خوفزدہ ماحول، سزائیں، تعصب، وغیرہ بچوں کی ذہنی نشوونما کے لیے رکاوٹ بنتی ہیں۔

ایک ہی دائرے میں زندگی کے نظام الاوقات کا احاطہ کیا جائے تو بچے کی نفسیاتی نشوونما میں ترقی ممکن نہیں ہوگی۔ بچپن میں بچے کی

ذہنی ونفسیاتی نشو ونما تیزی سے ہوتی ہے۔بچوں کی فطرت کے مطابق اگر ماحول فراہم کیا جائے تو بچہ اپنے پسندیدہ شعبے میں مہارتوں کی ترقی حاصل کرنے کے لیے اسے سہولت ہوتی۔ ماحول بچوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔لہٰذا گھر میں، اسکول میں، سماج میں ذہنی ونفسیاتی نشو ونما کے لیے ضروری ماحول کا ہونا لازمی ہے۔لائبریری کتب کا مطالعہ کروانا، اسباق کے لیےضروری مزید معلومات کے لیےحوالہ جاتی کتب کا مطالعہ کروانا، سماج کے مختلف افراد کے بارے میں ردِعمل کا اظہار کرنا،مختلف مقامات کا دورہ کرنا جیسےامور بچوں کی ذہنی اورنفسیاتی ترقی کے لیے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔روزمرہ زندگی سے ہٹ کرمختلف انداز میں زندگی بسر کرنا،نئی فکروسوچ نفسیاتی ترقی کوفروغ دیتے ہیں۔ بحث ومباحثہ، جلسے، میٹنگس میں حصہ لینا، اسکول میں اختراعی پروگرام کی عمل آوری کی جائے۔اساتذہ کو چاہیے کہ بچوں کی صلاحیتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے اس کے مطابق مختلف مضامین میں ترقی کے لیےتعاون دے۔گروہی کام میں سماجی پروگرام میں حصہ لینے کی وجہ سے ذہنی نشو ونما فروغ پاتی ہے۔صرف گھر، اسکول اوراسباق تک ہی محدود رہیں تو ذہنی نشو ونمامکمل طور پرفروغ نہیں ہو پاتی۔اسباق کی تدریس کے دوران، اسکول کےتمام پروگراموں میں عمل آوری ہوجس کے ذریعہ ذہنی نشو ونما فروغ پائے۔

بچپن تعمیری مرحلہ ہے۔اس مرحلے میں نشو ونما بہت تیز ہوتی ہے اورعمر بھر برقرار رہتی ہے۔بچپن میں بچوں کو بہت سے امور کو تیزی سے سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔اس عمر میں ان کی سطح کے مطابق سہولت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ امور کو متعارف کروایا جائے تو ذہنی نشو ونما میں اضافہ ہوتا ہے۔لہٰذا بچوں کو ہمیشہ اسباق پڑھانا، غور وفکر پرمبنی مشاغل کا نہ دینا، صرف سننے کی حدتک محدود کرنا، چیالنج پرمبنی مقاصد کاتعین نہ کرنا، اطراف کے سماج میں ردِعمل کے مواقع فراہم نہ کرنا جیسے بے معنی امور کورٹانے وغیرہ بچوں میں ذہنی نشو ونما فروغ نہیں پاتی۔درسی موضوعات سے ہٹ کر بچے غور وفکر کرنا، روزمرہ زندگی کے امور کے متعلق سوالات کرنا، ذاتی طور پرکسی موضوع کی تحقیق کرنا،کھوج کے ذریعہ معلوم کرنا، وغیرہ کمرہ جماعت کے مشاغل ہونا چاہیے۔

زبان کے متعلق الفاظ کے مابین ربط،مختلف تناظر میں پرکیا ہوتا تو بہتر ہوتا، بچوں سے کہلواناOpen Ended Task دینا۔

ریاضی کوروزمرہ زندگی کے مسائل سے مربوط کرنا، Suduko، مسئلے کے حل جیسے خانہ پری کروانا، گن تارا(Abacus) کی مشق کروانا۔

سائنس میں موضوع سے متعلق سوالات کرنے کے قابل بنانا،کسی پربھی اعتقاد نہ کرتے ہوئے اثر و وجوہات معلوم کرنا،تخلیقی صلاحیت کے ذریعہ سے، امتیاز کرتے ہوئے تنقیدی نقطہ نظر سے سوچ کر منطقی طور پر تجزیہ کرنے کی صلاحیت فروغ دینی چاہیے۔سماج کی موجودہ صورت حال کو گذرے ہوئے حالات سے تقابل کرتے ہوئے دستور کے مطابق اچھے شہری کی خصوصیات کیسے فروغ پائی غور وفکر کرکے اس پرعمل آوری کریں۔

درسی کتب سے ہٹ کر دیگر کتابیں، حوالہ جاتی کتب کا مطالعہ کرنے کے قابل بنیں اور ماہرین سے بحث ومباحثہ کروائیں۔گھر، اسکول کے علاوہ سماج کے مختلف پروگراموں میں حصہ لینے سے ذہنی نشو ونما میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے۔ بحث ومباحثہ، سیمینار، جلسوں میں شرکت کروانا چاہیے۔

کثیر ذہانتی نظریہ کے مطابق ہرطالب علم چندامور میں ماہر ہوتے ہیں۔معلم کو چاہیے کہ اس کی شناخت کرے۔ان امور میں مہارتوں کوفروغ دینے کے لیے مواقع فراہم کرے اور ہمت افزائی کرے۔ بچے جن شعبوں میں دلچسپی اور ذوق وشوق نہ رکھتے ہوں اسے ان پر جبراً تھوپنے سے ذہنی نشو ونما رک جاتی ہے۔اس کے لیے مناسب مشاغل فراہم کیے جائیں۔اسکول کے پروگرام، جلسے، سالانہ جلسے،قومی تہوار، کھیل کود، کوئیز، سیمینار، سماجی پروگرام، باغ بانی جیسی سرگرمیوں میں بچوں کو حصہ لینے کے قابل بنائیں۔

ذہنی نشو ونما کے لیے اسکول کے ذریعہ منعقد کی جانے والی سرگرمیاں:

- اسباق کی تدریس میں سبق کی تفہیم کے لیے اہم سوالات کو تختہ سیاہ پر لکھ کر تمام بچوں سے بحث ومباحثہ کرائیں۔ بحث میں حصہ لینے کے لیے بچے غور وفکر سے اپنے تاثرات کا اظہار کریں۔ تنقیدی غور وفکر، ذہنی نشو ونما کے لیے مددگار رہوتی ہے۔
- لائبریری کتب کا مطالعہ کروا کر ان پر تبصرہ کروائیں۔
- پڑھے ہوئے امور پر تبصرہ کرنے کو کہیں یعنی گفتگو کروائیں، لکھوائیں۔
- مختلف مسائل دے کر (سماجی، انفرادی مسائل) انہیں کس طرح حل کیا جائے کہلوائیں۔
- مختلف سماجی مسائل، واقعات پر انصاف، ناانصافی، اخلاقی قدروں پر اچھے اور برے وغیرہ پر ان کے تاثرات کا اظہار کرنے کا موقع دیں۔
- مختلف واقعات سے متعلق کی وجوہات کو قیاس کرنے کو کہیں۔ بہتری کے لیے کیا اقدامات لیے جائیں بحث کرنے کو کہیں۔
- تخلیقی تحریریں غور وفکر کو فروغ دیں۔
- تقریر، مضمون نویسی، ڈرائینگ، گانا، وغیرہ مقابلے منعقد کروائیں، اس کے لیے بچوں کو تیار کریں۔
- لائبریری میں موجود مفید کتابوں کا مطالعہ کر کے فائدہ مند معلومات کو بطور اقتباسات اکٹھا کریں۔

2.7.3 سماجی ترقی (Social Development):

انسان سماجی حیوان ہے۔ سماج سے جڑے رہنے پر ہی انسانی ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔ موجودہ حالات میں خود ہی اکیلے نہیں رہ سکتا۔ بچے بھی فطری طور پر گروپ میں رہنے، ہم عصر بچوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گذارنا چاہتے ہیں۔ یہ ان کا فطری جذبہ ہے۔ خاندان اور سماج بچوں کو اسباق سے کہیں زیادہ امور سکھاتے ہیں۔ بچے اسکول آنے سے قبل مختلف موضوعات پر فہم حاصل کیے ہوتے ہیں جیسے گھر، لباس، کام کی اشیاء، خاندان کے افراد، غذا، پودے، جانور، ستارے، ذرائع حمل ونقل، وغیرہ۔ چوں کہ بچے سماج کا ایک حصہ ہوتے ہیں اور سماج کے تئیں اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔

لہٰذا بچوں کو ممکنہ حد تک زیادہ سے زیادہ سماجی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے قابل بنائیں۔ سماجی سرگرمیوں میں بچوں کو رضا کارانہ طور پر منتظمین کی حیثیت سے حصہ لینے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ جس کی وجہ سے جذباتی نشو ونما ہوتی ہے۔ ہر وقت کتابوں میں منہمک مطالعہ کرنے والوں سے بھی سماجی نشو ونما حاصل کردہ بچے زندگی کے مسائل کا آسانی سامنا کر سکتے ہیں۔ اسکولوں اور دیہاتوں میں منعقدہ سرگرمیوں میں حصہ لینے سے بچوں میں سماجی شعور بیدار کیا جا سکتا ہے۔ ہماری تہذیب رسم ورواج طور طریقے وغیرہ سماجی امور کے تحت آتے ہیں۔ نسل در نسل اس کو جاری رکھنا بچوں کی سماجی نشو ونما کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ اپنے ساتھیوں سے مل جل کر کام کرنا، دوسروں کی مدد کرنا، اصولوں کی پابندی کرنا، جمہوری نظام میں حصہ لینا، دوسروں کا احترام کرنا، مساوات کا جذبہ رکھنا، جیسے امور کے متعلق بچوں کو سکھانا، NCC، NSS، NGS جیسی سرگرمیاں، سماجی اداروں کے ذریعہ منعقد کردہ پروگراموں میں بچوں کو حصہ لینے کے قابل بنائیں اور ان کی جانچ بھی کی جائے۔

مٹی، وسائل، معدنیات، انسانی معاشرے کا کس طرح ارتقاء ہوا معلوم کر کے ان کی نگہداشت وحفاظت کرنے کے قابل بنانا، عظیم و قدیم تاریخی تمدن کو آنے والی نسلوں تک پہنچانا، اعلیٰ خصوصیات کا فروغ سماجی نشو ونما کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

سماجی نشوونما کے لیے اسکول کے ذریعہ منعقد کیے جانے والی سرگرمیاں:

- تمام بچے مل جل کر کام کرنے کے قابل سرگرمیوں کا انعقاد ہو۔یعنی اسکول کا باغیچہ، پودے لگانا، ان کی افزائش کرنا۔
- سماج اور گاؤں کے لیے فائدہ مند سرگرمیاں جیسے ''شرمادانم''، ماحول کی صفائی، انفرادی صفائی، سڑکوں پر مٹی ڈالنا، پودے لگانا وغیرہ بچوں سے کروانا۔
- اسکول کو صاف ستھرا رکھنا، اچھا کھیل کا میدان، کھیل کود کے لیے ضروری اشیاء کا انتظام کرنا وغیرہ۔
- بچوں کے لیے ہر سال والدین کے تعاون سے تعلیمی تفریح کے پروگرام منعقد کیے جائیں۔جس کے لیے اساتذہ پہل کریں۔
- اسکولوں میں پابندی کے ساتھ کھیل کی سرگرمیوں کا انعقاد کریں۔مقابلوں، ٹورنمنٹ کے لیے بچوں کو آمادہ کریں۔
- ثقافتی پروگرام/ سرگرمیاں، ڈرامے، گیت، رقص، رقص پر مبنی ڈرامے وغیرہ کو ممکنہ حد تک منعقد کیا جائے۔تمام بچوں کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔
- مختلف سماجی تہوار، حلقہ عمل کے تجربات منعقد کریں، بچے متذکرہ بالا سرگرمیوں کے انعقاد کی ذمہ داری لے۔بہتر معیار زندگی کی مہارتیں یعنی مل کر بحث کرنا، منصوبہ تیار کرنا، سرگرمیوں کو مل جل کر منعقد کرنا وغیرہ، ایسی سرگرمیوں کے انعقاد کی وجہ سے سماجی مہارتیں فروغ پاتی ہیں۔صرف سبق پڑھنا، سننا، کمرہ جماعت تک ہی محدود رہنا، نوٹس لکھنا، درسی کتاب کو بار بار پڑھنا، سوالات کے جواب لکھنا جیسے افعال کے ذریعہ معاون حیات مہارتیں سماجی مہارتیں حاصل نہیں ہوتی ہیں۔اساتذہ از خود ان کے متعلق سوچنا چاہیے۔ صرف نصاب کو مکمل کرنا ہی تعلیمی مقصد نہیں۔بچوں کی مکمل نشوونما، انسانی اقدار کا فروغ، ایک مکمل انسان کی طرح بچوں کی نشوونما کے لیے اساتذہ کو سوچنا چاہیے۔کام کرنے کے لیے بہت کچھ ہے لیکن اس کے لیے اساتذہ کی آمادگی، تیاری، جوش وخروش، تعلیمی مقاصد پر فہم وغیرہ کی بے حد ضرورت ہے۔

2.7.4 جذباتی نشوونما (Emotional Development):

بچے اپنے ماحول میں پیش آنے والے مختلف قسم کے واقعات کا مختلف انداز میں ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔یہ بچوں پر گہرا اثر ڈالتے ہیں ۔اس کے مطابق ہر موضوع پر ایک تصور قائم کر لیتے ہیں۔مختلف واقعات پر بچوں کا ردعمل ان کے جذبات کو ظاہر کرتا ہے۔بچوں کے جذبات کو صحیح راہ دکھا کر سماج کے لیے ایک اچھے شہری بنا سکتے ہیں جس کی بناء بچے اچھے کردار کے حامل بن جاتے ہیں۔

بچے موجودہ سماج میں واقع ہونے والے حادثات سے غصہ، دوسروں سے جھگڑے پر اترنا، بدتمیزی سے پیش آنا، گروہ بندی کے عادی ہونا، وغیرہ کا شکار ہو رہے ہیں۔اس کے برعکس واقعات، افراد، سماج کے تئیں ہم احساسی کا جذبہ رکھتے ہوئے حتی المقدور اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے بچوں کے جذبات کو صحیح راہ پر گامزن کرنے کی ضرورت ہے۔خاندان کے افراد، پڑوسیوں، اسکول کے ساتھی، سماج کے افراد کے تئیں جذباتی ہو جانے پر مثبت اندازِ فکر، صبر وتحمل اختیار کرنے کے عادی ہونا، مزید برآں بچوں کی اس طرح حوصلہ افزائی کریں کہ محبت وشفقت سے پیش آنے والے بھی رحم وکرم والوں کی طرح فطرت کے تئیں، جانوروں کے تئیں رحم رکھنے والے بنیں۔

پودوں اور درختوں کا کاٹنا، جانوروں کو مارنا، جیسے کام نہ کرتے ہوئے ان کے ساتھ صلہ رحمی کا سلوک کریں۔ہر مضمون کی تدریس میں موقع ومحل کی مناسبت سے موضوعات کے تحت جذبات کا اظہار کرتے وقت زبان کی ضرورت ہوتی ہے۔اظہار خیال کے ذریعے زبان پر عبور حاصل ہوتا ہے۔ہم بعض اوقات یہ دیکھتے ہیں کہ کسی واقعے پر جذباتی ہو جانے پر شاعرانہ تخیل پیدا ہوتے ہوئے سنا اور دیکھا ہے۔

فطری واقعات پر خاموش تماشائی نہ ہو کر بچوں کو اپنا ردعمل ظاہر کرنے کی طرف راغب کروائیں۔ اسکول میں اپنے ساتھی طلبا کی مدد کرنا، مسائل کے ظہور پذیر ہونے پر ہمت بہادری سے مقابلہ کرنا، سماجی سرگرمیوں میں حصہ لیں، ضعیف اور معذور لوگوں کے درمیان وقت گذارنے کی ترغیب دیں۔

مذکورہ بالا طریقے سے بچوں کی جذباتی نشو ونما کے فروغ کے لیے اساتذہ کو درج ذیل امور انجام دینا چاہیے:

- بچوں کو ان کے نام لیتے ہوئے محبت وخلوص سے بلانا۔
- بچوں کے ساتھ دوست، رہبر، مشیر، سہولت فراہم کرنے والا کی حیثیت سے برتاؤ کریں۔
- بچوں کی مہارتوں سے واقفیت حاصل کریں، ہم احساسی کا جذبہ رکھے۔
- تمام بچوں کو مساوی مواقع فراہم کرے۔ کسی قسم کا امتیاز نہ کرتے ہوئے تمام بچوں کو مساویانہ نقطہ نظر سے دیکھے۔
- بچوں کی خواہشات، دلچسپیاں، احساسات، اظہار خیال کا احترام کرے۔
- بے خوف (Fear Free)، دوستانہ (Friendly) مل جل کر رہنے کا ماحول فراہم کریں۔
- حوصلہ افزائی، توصیف، مواقع، مشقیں وغیرہ دیئے جائیں۔
- بچوں کی تفصیلات Annecdotes میں درج کیا جائے۔ برتاؤ میں مناسب تبدیلیاں لانے کے لیے کوشش کی جائے۔ بچوں کو مناسب آزادی دی جائے۔ بچوں کو اظہار مافی الضمیر کے لیے مواقع فراہم کیے جائیں۔ ہر مضمون کی تدریس کے دوران جذبات کو صحیح راہ پر رونما ہونے کے طریقے سے سبق کے موضوعات کو جوڑتے ہوئے تدریس کی جائے۔ ضرورت مند کو انفرادی طور پر کونسلنگ کرے۔ از خود نظم و ضبط کو فروغ دینے کی تربیت کی جائے۔ معاشرہ میں بہتری قائم کرنے کے طریقے پر بحث ہونی چاہیے۔ بچوں کے جذبات کو مہارتوں کے طور پر تبدیل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اشکارا تارنا، گیت گانا، وغیرہ کے دوران بچوں کے جذبات کو صحیح سمت میں موڑنا چاہیے۔ ہفتے میں ایک دن اس کے لیے کچھ وقت مقرر کرنا چاہیے۔

جذباتی نشو ونما کے لیے اسکول کے ذریعہ منعقد کی جانے والی سرگرمیاں:

- تمام بچوں کو نام سے پکاریں، محبت وشفقت کی نگاہ سے دیکھیں۔
- کھیل کود کو اصولوں کے مطابق منعقد کریں۔
- اسکول میں باغ لگوائیں، بچوں میں درختوں کو Adopt کروا کر ان کی حفاظت کروائیں۔
- مسائل پر بچوں کو ردعمل ظاہر کرنے کے مواقع فراہم کریں۔ اچھے کام اچھے افراد کی تعریف وتوصیف کی جائے۔
- جانوروں پر ظلم، ماحول کی آلودگی، توانائی کو ضائع کرنا، وسائل کا ضائع کرنا وغیرہ جیسے موضوعات پر بحث ومباحثہ Debate منعقد کریں۔ ان مسائل پر بچوں میں صحیح رجحان پیدا کریں۔
- دوست بنانے کی حوصلہ افزائی کریں۔ اچھے دوست بنانے کے بارے میں گفتگو کروائیں۔ اچھے دوستوں کی تعریف کی جائے۔
- خاندانی طرزِ زندگی، ضعیفوں کا احترام کرنا، ان کی مناسب نگہداشت کرنا، مشترکہ خاندان کا سکون وغیرہ جیسے موضوعات پر بچوں کے ذریعہ گفتگو کروائیں۔ اس طرح کے خاندان کی مثالیں دلوائیں اور تعریف کروائیں۔

- کھیل کود، گیت، موسیقی، اشکال اتارنا، ڈرامے وغیرہ جیسی ثقافتی سرگرمیوں کو منعقد کیا جائے، اس کے لیے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں، توصیف کریں۔
- اچھے کام کے لیے بچوں کی توصیف کی جائے۔ کسی بھی صورتحال میں بچوں کی عزت نفس اور خود اعتمادی کو ٹھیس پہنچانے والے کام جیسے برا بھلا کہنا، تنگ نظری سے دیکھنا، بے عزت کرنا، سزائیں دینا، حقارت سے دیکھنا، تضحیک کرنا وغیرہ ہرگز نہ کریں۔ بچے اکتساب میں دلچسپی ظاہر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی ہمت افزائی، توصیف کے مواقع اور ان میں سیکھنے کی صلاحیت کو فروغ دیں۔

2.75 اخلاقی نشوونما (Moral Development):

انسان سماجی حیوان ہے۔ اس لیے اس نے پیچیدہ سماج کو قائم کرلیا ہے۔ سماجی نظام، مل جل کر زندگی گذارنے کے لیے سماج کے متعلق آگہی، یقین بے حد ضروری ہے۔ سماج میں افراد ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ لہٰذا بہتر سلوک کے اصولوں کی ضرورت ہے۔ اپنی مرضی سے سلوک کرتے ہوئے اعلیٰ سماج کا تصور نہیں کیا جاتا۔ اخلاقی اصول ہی ہمارے برتاؤ کو ظاہر کرنے والے ضابطے ہیں۔ اس لیے بچے ان کو اپنی زندگی میں ڈھالنے کے قابل بنائیں۔ بچوں میں اخلاقی ترقی کو فروغ دینے سے مراد ان کو سماجی اصولوں پر کو بالائے طاق رکھ کر عمل کرنے کو نہ کہیں۔ ان میں کسی موقع پر کس طرح کا ردعمل ظاہر کریں تو بہتر ہوگا۔ جیسی منطقی غور وفکر کی صلاحیتوں کو فروغ دیں۔ سماجی مواقع پر سہولت بخش انتخاب، امن و وصلہ رحمی کی راہ نکالنا، جیسی اخلاقی فہم کو فروغ دیں۔ ''مجھے جس طرح بتایا گیا اسی طرح کر رہا ہوں'' اس طرح کے طرز یا برتاؤ کے برخلاف ہوگا۔ ہر ایک اپنی مرضی کے برخلاف دوسروں کی مرضی کے مطابق کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے کہ اگر اس کے برخلاف اقدام کیا جائے تو وہ سزا کا مستحق ہوگا یا پھر ملزم ہونے کا خطرہ لاحق ہوگا۔ یعنی ہر فرد میں مخفی طور پر چند اخلاقی اصول ہوتے ہیں جو اس کو کب کیا کرنا ہے؟ کس طرح کرنا ہے؟ وغیرہ امور کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔

فی الحال ہر سماج میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اخلاقی قدروں کی گراوٹ، ہماری زندگی میں شدید تناؤ پیدا ہو رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ عوام میں اخلاقی بیداری کا فقدان ہوسکتی ہے۔ یہ تبدیلی ایک دن یا سال میں واقع نہیں ہوتی۔ زندگی میں توازن، قائم نہیں رہتا اور بتدریج تباہی اس کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے ہی بدلتی تہذیب، حرص و ہوس، مزدوروں کا استحصال حد سے بڑھ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے سماج میں غیر محفوظ و غیر یقینی کیفیت میں اضافہ ہوا ہے۔ آج کثیر ذرائع ابلاغ، منتشر خاندانی نظام، تعلیم کا ماحاصل دراصل تجارت بن گیا ہے۔

آندھرا پردیش میں بھی مذکورہ کیفیت ملک اور دوسرے علاقوں کی صورتحال کی طرح ہی ہے۔ سماج میں مقامی تفریق، عدم مساوات کے ساتھ ساتھ، علاقائی، معاشی عدم مساوات بھی ہیں۔ یہ ہماری تمام زندگی کے امور میں مسابقتی دوڑ کو فروغ دے کر ہمارے ذہن کو تجارتی بنا رہی ہے۔ یہ خواتین پر ظلم و زیادتی، حمل ساقط کروانا، انسانی حقوق کی پامالی کی راہ ہموار کر رہی ہے۔ اقدار کی بتدریج گراوٹ، انسانی رشتے کمزور ہونا، سماج میں تشدد پھوٹ پڑنا اس کی اہم وجہ ہے۔ اس لیے اسکولوں میں بچوں کی اخلاقی قدروں کو فروغ دینے کی اہم ضرورت ہے۔ اس کے لیے اخلاقی قدروں اور ان کی اہمیت جیسے امور پر بحث و مباحثہ کروانا چاہیے۔ بچوں کو اپنی روزمرہ زندگی میں اچھے اقدار کی عمل آوری کرنے کی طرف راغب کروائیں۔ ہم اخلاقی اقدار کی تدریس کے تحت عمل میں لائی جانے والی حکمت عملیوں کے بارے میں چوکنا رہیں۔ بچوں کو انفرادی اور اجتماعی اصولوں کے فرق، پرتشدد اور پرامن جدوجہد، پرتشدد بیانات، پرامن مذاکرے اور تنگ نظری اور آزادانہ فکر کے درمیان فرق کو بہت ہی باریکی سے شناخت کرنے کے قابل بنائیں۔ اس کے لیے ہم مفروضات کو قائم کریں۔ اس کے تحت اسکول میں ہمیشہ اخلاقی قدروں کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے اس کے لیے سماج میں اسکول میں، کمرہ جماعت میں کیا کریں جیسے سوالات ہونے چاہئیں۔

بچوں میں کس طرح کی قدروں کوفروغ دینا چاہیے؟ دوسروں کے حقوق کا احترام کرنے صبر وتحمل کوفروغ دینے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ جیسے سوالات ہونے چاہئیں۔

خاندانی زندگی میں بچے چند اچھی عادتوں کے حامل ہوتے ہیں ڈال لیتے ہیں جو کئی اقسام کی ہوتی ہیں۔لیکن تمام بچوں میں دستور میں بتلائی گئی تمام خصوصیات اور عادتیں نہیں پائی جاتیں۔ایک سماج کے اخلاقی اصول دوسرے سماج کے رسم ورواج کا احترام نہیں کرتے۔تمام سماجوں سے جڑے ہوئے اصولوں کی یکسانیت رکھنے والے بچے موجود نہیں ہوں گے۔لہٰذا تمام قسم کے سماجوں کے تصورات کو مربوط کرتے ہوئے تمام لوگوں کے لیے قابل قبول اخلاقی اقدار کو اسکول میں ہی فروغ دے کر اعلیٰ سطح کے قومی سماج کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔

مختلف قسم کے اخلاقی اقدار کے حامل تمام بچوں کو ایک پلاٹ فارم پر لاکر ہر ایک کو دوسروں کے اقدار کا احترام کروانے میں اسکول ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔ با اقدار، باعلم و باشعوری کے ساتھ پیش آنا، بچوں کی مکمل نشو ونما کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ دستور میں موجود اقدار، بنیادی اصول، مساوی انصاف، مساوات، اخوت کے جذبے کو پروان چڑھاتے ہیں۔کئی طرح سے اس کی عمل آوری ہوتی ہے۔دوسروں کا احترام کرنا،عزت نفس،خوداعتمادی،سماجی ذمہ داری، پیار ومحبت، جیسے اقدار کے تئیں تنقیدی اور تخلیقی نقطہ نظر سے سوچنا، وغیرہ جمالیاتی اقدار کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔مساوات کا تصور، باہمی تعاون، تنقیدی سوچ کا طریقہ کسی انسان/فرد کوسماج یا ملک میں اپنے آپ کو ایک ذمہ دار شہری کی حیثیت سے تیار کرنے میں بہت ہی اہم ہوتے ہیں۔ یہ تمام امور کسی شہری کو مناسب ذمہ داری نبھانے کے لیے مفید وکارآمد ہیں۔

اخلاقی اقدار کی نشو ونما کے لیے اسکول میں منعقد کی جانے والی سرگرمیاں:

- سبق کی تدریس کے دوران، یا تدریسی وقت وموجود ہوتو ہر مدرس کو چاہیے کہ وہ اچھے اور برے سماجی رجحانات پر بچوں سے مباحثہ کروائیں۔ واقعات کی بنیاد پر اخبار میں شائع کردہ خبر/ واقعات پر بحث کروائی جائے۔ اچھے برے، انصاف، ناانصافی، سچائی، ایمانداری سے منسلک واقعات اور افراد پر گفتگو کروائیں۔اچھائی اور اچھے لوگوں کی تعریف کروائیں۔
- ہماری تہذیب سے وابستہ کہانیاں یعنی سچائی، انصاف، ایمانداری، رحم وکرم، خیرات کرنے کی صفت، سخاوت، مساوات، بہادری، جیسے امور پر کہانیاں اکٹھا کرکے سنائیں اور بچوں سے گفتگو کروائیں۔
- انسانی حقوق اور بچوں کے حقوق تختہ سیاہ پر لکھ کر یہ کس حد تک عمل کیا جارہا ہے؟ انکا احترام کیا جارہا ہے؟ کون سے حقوق بچے اور بزرگ سبھی مستفید ہورہے ہیں؟ اور کون سے عمل میں نہیں لائے جارہے ہیں؟ جیسے سوالات پر مباحثہ کرواتے ہوئے جواب اخذ کروائیں۔
- دستوری اقدار تختہ سیاہ پر لکھ کر ان کی اہمیت سے واقف کروائیں۔سماج میں ان اقدار کی عمل آوری پر بچوں کے ذریعہ بحث کروائیں۔ اس طریقے سے بچے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ تجزیہ کرتے ہیں۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ بحث ومباحثوں میں شریک ہوتے ہیں۔دوسروں کا کہنا مانتے ہیں۔اچھائی کی توصیف کرتے ہیں۔
- معاون حیات مہارتیں جیسے اچھی باتیں کرنا، مقصد حیات، زندگی میں ایک اہم حدف (Goal) بنالینا، صحتمند طرزِ زندگی، پڑھنے کی مہارتیں، وغیرہ پر بحث ومباحثہ منعقد کریں۔ زندگی کی مہارتیں رکھنے والے ایسے افراد جن سے بچے شناسا ہوں ان کے تعلق سے مزید معلومات فراہم کرتے ہوئے توصیف کی جائے اور مباحثہ کروایا جائے۔
- اچھائی، برائی، سچائی، انصاف، بہادری اور ناانصافی پر تقریری وتحریری مقابلے منعقد کیے جائیں۔

2.7.6 جمالیاتی حس کی نشوونما (Aesthetic Development):

حسن،خوبصورتی،شاہ کار دیکھ کر خوشی حاصل کرنا انسانی زندگی کا اٹوٹ پہلو ہوتا ہے۔آرٹ وفن،ادب،دیگر تعلیمی امور بیان کرنا، شعورِ حسن کو فروغ دینے والے حصول طلب مواقع تحتانوی سطح ہی سے بچوں کو فراہم کیے جائیں۔قومی درسیاتی خاکہ 2005، ریاستی درسیاتی خاکہ 2011 کے مطابق ان سے متعلقہ اسباق/مشق/ مشاغل/ سرگرمیوں میں نظمیں،شاعری،فطرت کی توصیف،وضاحت کرنا،موروثی دولت کی نگہداشت،تفریح،سائنس،تاریخ،تاریخی واقعات،تاریخی عمارتوں کی توصیف،شعراء کی طرزِ زندگی،شاعری کی داد دینا،زبان کی خوبصورتی پر ردعمل ظاہر کرنا،توصیف کرنا،شکلیں اتارنا،موسیقی وغیرہ میں موجود ہیں۔اس کے علاوہ مقامی فنون،ادب،تہذیب،رسم ورواج، روایتیں،جلسے وغیرہ کے متعلق موقع ومحل کے لحاظ سے بچوں کو مشاغل فراہم کیے جائیں اوران میں جمالیاتی حس اجاگر کی جائے۔

جمالیاتی حس اور توصیف کے لیے اسکولوں کے ذریعے منعقد کی جانے والی سرگرمیاں:

- خوبصورتی سے کیا مراد ہے؟ کیا وہ فرد کی خوبصورتی یا فطرت کی خوبصورتی ہے؟ انسانوں کا اعلیٰ مرتبہ یا بہادری؟ یا تعاون/ احسان کرنے کی خصوصیت ہے؟ یا ان کی اچھائی بھلائی؟ ان سوالات پر مباحثہ کروائیں۔
- قدرتی جنگلات،سرسبز درخت،پھلوں کے درخت،تالاب،جھیلوں کا مشاہدہ کرواکر ردعمل کا اظہار کروائیں اور لکھوائیں۔
- صبح صادق،سورج کے طلوع ہونے اور سورج کے غروب ہونے کا مشاہدہ کروائیں اور بچوں کا ردعمل اور تجربات ان سے کہلوائیں۔
- فطرت میں موجود خاموشی کے متعلق ردعمل ظاہر کرنے کا موقع فراہم کریں۔
- جانوروں اوران کے چھوٹے چھوٹے بچوں کے مشاہدہ کرنے میں وقت گذارنا،بچوں کی روزمرہ زندگی کے تعلقات سے حاصل کردہ خوشی ومسرت کے متعلق کہلوانا۔
- بچے خود سے پودے لگانا،درختوں کی افزائش کرنا،پھل پھول اگانا،پودوں کی نشوونما وغیرہ کے ذریعہ ان کی محسوس کردہ خوشی ومسرت پر ردعمل ظاہر کرنا۔
- مختلف قسم کے تہوار/عیدیں،خوشی کے مواقع کا مشاہدہ،رنگ برنگی سجاوٹ اوران کی تعریف وتوصیف۔
- فطرت کی توصیف کرنا،تاریخی واقعات،تاریخی عمارتوں کا مشاہدہ اور توصیف کرنا۔

موجودہ مشینی دور زندگی میں انسان اپنے زندگی کے مقاصد جیسے دولت حاصل کرنا،خوش حال زندگی گذارنے کے لیے مسلسل انتھک کوشش کررہا ہے۔انسانی جذباتی تعلقات،مسابقت اور شدید ذہنی دباؤ میں زندگی گذررہی ہے۔خوشی کیا ہے؟ سچی خوشی کیا ہوتی ہے؟ کیا تشفی و سکون ذہنی یا طبعی اشیاء پر منحصر ہوتی ہے؟ کیا اچھے دولتمند اور رئیس لوگ حقیقتاً خوشحال ہیں؟ ہماری تاریخ وتمدن نے کیسے لوگوں کو اب تک یادرکھا ہے؟ انسان کو مستقل مقام کیسے حاصل ہوتا ہے؟ اس سے متعلق ہماری تاریخ ہمیں کیسی مثالیں فراہم کی ہے سوچیے! خوشحال رہنے کا مطلب خوشی حاصل کرنا،فطری ماحول میں گذارنا،نفسیاتی / ذہنی خوبصورتی کی تعریف بچوں سے کراونا،مکمل انسان کی نشوونما میں ہم خود ہمارے لیے وقت نکال لینا،فطری ماحول میں گذارنا،فطرت کا احترام کرتے ہوئے،ستائش کے نقطہ نظر سے دیکھنا،قدرت میں موجود تمام جانداروں کو نقصان پہنچائے بغیران کی بھلائی کے لیے کوشش کرنا ہماری ذمہ داری ہے اوراسی میں ایمانداری،انصاف،زندگی،خوشی مضمر ہے۔

اس طرح کا ورثہ ہم بچوں کو تعلیم کی شکل میں فراہم کریں۔اس کے لیے ہمیں قابل ہونا ہو تو پوری طرح سے تیار ہونا ہوگا۔اساتذہ

ذاتی طور پر علم کو حاصل کرنا،مکمل تعلیم یافتہ بنجائیں تب ہم ایک عظیم قوم کی تشکیل کر پائیں گے۔اس کی وجہ سے اساتذہ کی قوم کی تعمیر میں،کوشش، لگن، تیاری، نہایت ضرری ہے۔یہی حب الوطنی ہے۔

2.8 بچوں میں ہمہ جہتی ترقی - اسکول کا رول

(All-round development of children - Role of the school)

بچوں کی تمام شعبوں میں (جسمانی، ذہنی، جذباتی، اخلاقی، سماجی شعور وغیرہ) مکمل ترقی حاصل کرنے کے لیے اسکول، سماج کلیدی رول ادا کرنا چاہیے۔ترقی میں معاون پروگرام/سرگرمیوں کا انعقاد کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک پروگرام مشاغل پر مبنی ہو۔ بچے مکمل طور پر، مستعدی سے حصہ لینے پر ہی متوقع ترقی ممکن ہوسکتی ہے۔

اسکول میں منعقد کی جانے والی سرگرمیاں:

اسکول میں منعقد کی جانے والی سرگرمیاں:

- ❖ کمرہ جماعت میں متعلقہ مضمون،شعبوں سے متعلق مشاغل۔
- ❖ Puzzle،تجربات،تحقیق،سفارشات۔
- ❖ ذہنی تسکین کے پروگرام، یوگا، مراقبے وغیرہ۔
- ❖ بحث ومباحثے،سیمینار، مظاہرے، چارٹس، اجلاس،جلوس، میٹنگ۔
- ❖ تدریسی واکتسابی آلات کی تیاری۔
- ❖ اجتماعی طور پر دوپہر کا کھانا۔
- ❖ کتابیں پڑھنا، کہانیوں کی کتب،مختصر کہانیوں کے کتابچے جیسے نصابی کتب کی اشیاء۔
- ❖ حرکی نظمیں، یک بابی ڈرامے، گیت، نظم کے مقابلے۔
- ❖ ڈرامے،تھیٹر آرٹس، فن رقص۔
- ❖ ریاضی، زبان کے کھیل،تحریری وتقریری مقابلے۔
- ❖ طبی معائنے،صحت کی اچھی عادتوں کو فروغ دینے والے مشاغل۔
- ❖ پورٹ فولیو کا نظم۔
- ❖ دیواری رسالے کا نظم۔
- ❖ بچوں کے چارٹ پر مبنی مظاہرے، ترقی کا مظاہرہ۔
- ❖ SMC اجلاس۔

اسکول کے باہر منعقد کیے جانے والے:

- ❖ کھیل، مقامی اور غیر مقامی کھیل، کھیل کود کے مقابلے منعقد کرنا۔

- اسکاوٹ اینڈ گائیڈس۔
- تعلیمی تفریح، مقامات کی سیر وغیرہ۔
- میلے، منصوبہ کام۔
- نمائش- تدریسی اکتسابی آلات کا مظاہرہ۔
- قریبی اسکولوں کے بچے، اساتذہ کے ساتھ مل کر اجلاس اور جلسے منعقد کریں۔
- جشن کے طور پر منائے جانے والے خصوصی ایام، یوم مادر، یوم پدر، یوم خواتین، سائنس ڈے، لائبریری کی ہفت روزہ تقاریب، تعلیمی پندرھواڑہ، یوم خواندگی وغیرہ۔
- قومی تہوار۔
- ریالی اور جلسے۔
- اجتماعی طعام - جشن جنگلات، تفریح، حروف شناسی وغیرہ

مندرجہ بالا پروگرام میں صرف چند اساتذہ اور بچے ہی حصہ لے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اسکول کے اندر منعقد کیے جانے والے پروگراموں میں موقع ومحل کے لحاظ سے والدین، سماجی اراکین، حکام کی حاضری کو بھی یقینی بنائیں۔

اسکول کے باہر منعقد کردہ تمام پروگرام میں والدین، سماجی اراکین، نوجوان، رضا کارانہ تنظیموں سے متعلق افراد، مقامی اہم شخصیتیں، عوامی نمائندے، حکام وغیرہ کی شرکت کو اسکول کا عملہ یقینی بنائے۔ سماج اسکول کے پروگرام میں مستعدی سے شرکت کرنے پر ہی اسکول کی ہمہ جہتی ترقی ممکن ہے۔ بچوں میں پوشیدہ قوتیں ہوتی ہیں یہ بات ہم جانتے ہیں۔ برگد کے چھوٹے بیج میں بڑا درخت پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بچوں میں بھی ہمہ جہتی ترقی میں معاون استعداد پوشیدہ ہوتی ہیں۔ ان کو مکمل طور پر استعداد کے لحاظ سے استعمال کرنے پر اساتذہ کو بچوں کی ممکنہ حد تک حوصلہ افزائی کریں، مناسب مواقع، مشقیں، فراہم کریں۔ مناسب موقع ومحل کے لحاظ سے ہمہ جہتی ترقی کے لیے مددگار مشاغل فراہم کریں۔

2.9 بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - اساتذہ کا رول

(All-round development of children - Reole of the teacher)

اسکول کی تعلیم سے منضبط بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کی ذمہ داری اساتذہ کی ہے۔ بچے کا اسکول میں گذرا ہوا ہر ایک منٹ کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ وہ ان کے مستقبل کے لیے سنہرے قدم کی حیثیت رکھتا ہے۔ بچوں کے لیے مقررہ تدریسی وقت کو اساتذہ مکمل طور پر صدفی صد استعمال کریں۔ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی میں مددگار، جسمانی، ذہنی، جذباتی، سماجی، اخلاقی، ذہنی سطح کے شعبوں پر مکمل آ گہی حاصل ہو اور اس کے لیے معاون سرگرمیاں، مشاغل، منصوبہ بند طریقے سے اساتذہ منعقد کروائیں۔

- جسمانی نشو ونما- ورزش، تعلیم صحت، یوگا، کھیل کود، متوقع پروگرام منعقد کروائیں۔ اس سے بچے مستعدی سے شامل ہو کر مفروضے تشکیل دیں۔ بچوں کی ترقی کو وقتاً فوقتاً اندازہ کرتے ہوئے ترقی کی راہ ہموار کریں۔ بچوں کی دلچسپیاں، خواہشات کے مطابق مشاغل فراہم کریں۔

- ذہنی امور میں بچے ترقی حاصل کرنے کے لیے معاون جوش وخروش والے مشاغل، ان کی سطح کے مطابق چیالنج سے بھرپور مشاغل فراہم کریں۔ خیالات کو ابھارنے والے، قیاس آرائی کی صلاحیت اور تخلیقیت میں مددگار ثابت ہونے والے اکتسابی مشاغل متعارف کروائیں۔
- سب کے ساتھ گھل مل جانا، باہمی تعاون دینے کے تصورات، ملی جلی زندگی کے تصورات، اپنے خیالات، احساسات کو ساتھی طلبہ کے ساتھ اساتذہ اور بزرگوں کے ساتھ بانٹ لینا، دوسروں کے مسائل کے تئیں ردعمل ظاہر کرنا، مل جل کر کھیلنا گیت گانا، سماجی حالات سے سمجھوتہ کرنا جیسے امور کو تحتانوی سطح ہی سے بچوں کو عادی بنایا جائے۔ جس کے نتیجہ میں تشکیل سماج میں وہ اہم رول ادا کرتے ہوئے اچھے شہری بنتے ہیں۔ ان موضوعات کو نصاب میں بتلائے گئے طریقے سے درسی کتب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے متذکرہ اکتسابی مشاغل فراہم کیے جائیں۔ مندرجہ بالا سماجی امور کو بچے کس حد تک حاصل کیے ہیں اندازہ لگانا چاہیے۔
- اقدار کی بتدریج گراوٹ، انسانی رشتے، تعلقات کمزور ہونا، تشدد کا پھیل جانا، جیسے حالات کو ہم آج کل ہمارے سماج میں دیکھ رہے ہیں۔ اگر حالات ایسے ہی جاری رہیں تو ہماری قوم کی بقاء مشکلات کا شکار ہوسکتی ہے۔ اس کی روک تھام کرنے کی صلاحیت اساتذہ میں پائی جاتی ہے۔ تحتانوی سطح پر ہی اقدار کی تعلیم کو فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ اقدار کے لیے گنجائش اور اقدار کی عکاسی کرنے والے اسباق درسی کتب میں شامل کیے گئے ہیں۔ ان موضوعات کو موقع ومحل کے اعتبار سے پڑھانے کے علاوہ غیر نصابی موضوعات جیسے اقدار کا احترام کرنے والے، سماجی رسم و رواج، ذمہ داریاں، تہذیب، قوم کی بقاء، حب الوطنی، خدمت خلق، جذبہ کھیل کود (Sportsman Sprit)، مل جل کر زندگی گذارنا، امن، انصاف، عدم تشدد، مساوات، اہم احساسی وغیرہ کی ہم عکاسی کرنے والے اصولوں کے مطابق، پیار ومحبت، لگاؤ، آزادی، کہانیاں، نظمیں، گیت، ڈرامے، رقص، اداکاری وغیرہ کو اکتسابی مشاغل کے طور پر فراہم کیے جائیں۔

2.10 بچوں کی ہمہ جہتی ترقی - عمل آوری کے اشارے

(All round development of children - indicators of implementation)

اسکولی سطح پر بچوں میں ہونے والی ہمہ جہتی ترقی کا احتساب (Assessment) کرتے ہوئے مشاہداتی امور کو، ترقی کے اشاروں کو، ریکارڈ میں درج کرنے کی ذمہ داری اساتذہ کی ہوتی ہے تو مانیٹرنگ (Monitoring) کرنے کی ذمہ داری افسران اور سماج کے افراد کی ہے۔

درج ذیل اشاروں سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسکولوں میں بچوں کی ہمہ جہتی ترقی ہورہی ہے۔

- اساتذہ اس بات سے واقف ہونا چاہیے کہ بچے کون سے شعبوں میں ترقی پائیں؟
- جسمانی ورزش، کھیل کود، گیت، تقریری وتحریری مقابلے، ڈرامے، اداکاری، فن مصوری، موسیقی، کوئیز، میلے، مظاہرے، سیمینار، میٹنگ کا انعقاد ہونا۔
- لائبریری کتب کا نظم ہونا۔

- بچوں کی کمیٹیاں منظّم طریقے سے کام انجام دینا۔
- دیواری رسالہ، سائنس فیر، جلسوں کا انعقاد کرنا۔
- تمام بچے مل جل کر رہنا، ازخود نظم وضبط برقرار رکھنا۔
- کمرۂ جماعتوں میں مناسب تدریسی واکتسابی اشیاء کو استعمال میں لاتے رہنا۔
- بچے موجودہ سماج میں درپیش مسائل کے تئیں فہم رکھنا۔
- صحت وطبی معائنوں کا انعقاد کرنا۔
- دیواروں پر اقوالِ زرین لکھے ہوئے ہوں۔
- یوگا، مراقبہ (Meditation) کا انعقاد کرنا۔
- متذکرہ شعبوں کی ترقی کے متعلق بچوں کی Progress Report درج رہنا۔
- جسمانی ورزش، اقدار، فنون، جیسے نکات کے لیے تعلیمی کیلنڈر کے مطابق نظام الاوقات میں مناسب جگہ فراہم کرنا۔ نظام الاوقات کے مطابق اکتسابی مشاغل فراہم کرنا۔

2.11 اختتام (Conclusion):

تمام بچے جسمانی، نفسیاتی، ذہنی، سماجی طور پر ترقی کرنا چاہیے۔ اچھے اخلاق واطوار، اچھا برتاؤ، اقدار کے حامل ہونا، مسائل پر ردِ عمل ظاہر کرنا، سماجی شعور کے حامل ہونا، دستوری اقدار کا فروغ دینا۔ تہذیب وتمدن، رسم ورواج کا احترام کرنا، اپنے ساتھیوں، اساتذہ بزرگوں، والدین کے ساتھ اپنے خیالات کا اشتراک کرنا۔ جیسی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے اساتذہ کو چاہیے کہ منصوبہ بند طریقے سے حکمت عملی کے ساتھ مشاغل فراہم کریں۔ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے جوابدہ ہونا چاہیے۔

> مہاتما گاندھی نے قوم کے لیے ایک جدید تحتانوی تعلیمی اسکیم کی سفارش کی ہے۔ یہ بنیادی تعلیم انقلاب کی حیثیت سے شہرت حاصل کی ہے۔ اسکولی تعلیم کو سماجی زندگی سے مربوط کریں۔ جس کے لیے اسکول کی سرگرمیوں میں تھوڑی سی جسمانی محنت، پیداواری سرگرمیوں کو بھی شامل کرنے پر انھوں نے زور دیا۔ یہ ہندوستان کی تعلیمی تاریخ میں ایک عظیم سنگ میل ہے۔ دراصل۔ کئی سال کے برٹش دورِ حکومت میں ملک میں قائم کردہ کتابوں پر مرکوز، امتحانات پر مبنی، غیر ثمر آور تعلیمی نظام کے خلاف یہ بغاوت ہے اور ایک قومی جذبہ کو ابھارنے کا وسیلہ بنی۔ اس کی بنیادی خصوصیات یہ ہیں (1) پیداواری سرگرمیاں تعلیم کا اہم حصہ ہونا چاہیے۔ (2) اسکول کے نصاب کو پیداواری سرگرمیوں سے، اسکول کے اطراف واکناف موجود طبعی، سماجی ماحول کو مربوط کرنا چاہیے۔ (3) اسکول اور سماج کے مابین روحانی رشتے قائم کرنا چاہیے۔

☆☆☆

3. تدریسی واکتسابی گرمیاں-طفل مرکوز اور طفل دوست ماحول میں مشاغل، انکشاف اور تحقیق کے ذریعہ اکتساب کو فروغ دینا

(Promoting learning through activiteis, exploration and discovery in a child centered and child friendly manner)

3.1 بنیادی سوالات - سوچیے اور اظہارِ خیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)

3.2 پس منظر (Context)

3.3 معیاری تعلیم (Quality of Education)

3.4 معیاری تدریس (Quality of Teaching)

3.4.1 منصوبہ بندی (Planning) سالانہ، یونٹ اور پیریڈ کا منصوبہ

3.4.2 موثر کمرہ جماعت کا ماحول (Effective Classroom Environment)

3.4.3 تدریسی واکتسابی گرمیاں (Teaching and Learning Process)

3.4.4 اساتذہ کا معیار۔ پیشہ ورانہ ذمہ داریاں (Teacher Quality - professional responsibilities)

3.5 تدریسی واکتسابی سرگرمیاں۔ موجودہ صورت حال (Teaching Learning process - existing situation)

3.6 RTE Act - 2009 اصطلاحات، وضاحت (RTE Act - 2009 Terms - Description)

3.6.1 مشغلہ (Activity)

3.6.2 انکشاف کرنا (Discovery)

3.6.3 تحقیق (Exploration)

3.6.4 طفل مرکوز تعلیم (Child Centred Education)

3.7 بچپن کے دور کا فہم (Understanding childhood)

3.8 طفل دوست ماحول (Child Friendly Environment)

3.9 اکتساب سے مراد؟ (What is learning?)

3.10 اکتساب کی نوعیت، بچے کس طرح سیکھتے ہیں؟ (Nature of learning - How children learn)

3.11 سیکھنے کے دوران بچے پسماندہ کیوں ہورہے ہیں؟

3.12 اکتساب کی نوعیت اور اصول

3.13 اکتساب بذریعہ مشاغل، انکشاف اور تحقیق۔ عمل آوری اور ذمہ داریاں

3.14 عمل آوری کے اشارے

3.15 اختتام (Conclusion)

'تبدیلی' ہمارے رویہ میں آنی چاہیے

ہم ایک تہذیب کے عادی ہو چکے ہیں۔ اس سے باہر نکلنا ہمارے رویہ کے مطابق ایک پیچیدہ امر ہے۔ ہم اس بات کو قبول نہیں کر پا رہے ہیں کہ جمہوری سماج کی طرح ہمارے گھر میں اور گھر کی طرح اسکول میں جمہوریت پائی جائے۔ بچوں میں بھی اچھے اور برے کی تمیز کرنے کی صلاحیت' استدلالی سوچ اور دلچسپیاں موجود ہوتے ہیں۔ انہیں ظاہر کرنا ان کا حق ہے۔ اس بات کو ہم شناخت کر پائے تو اسکول میں جمہوریت باقی رہے گی۔ ہم ایسا سمجھتے ہیں کہ بچے ایک مصور کے ہاتھ میں گوندھے جانے والے مٹی کی خمیر کے مانند ہوتے ہیں' جنہیں وہ اپنی مرضی کے مطابق ایک خوبصورت سانچہ میں ڈھال سکتا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہر بات کو ہم سکھائے اور وہ ہم سے ہی سیکھیں۔

دراصل سیکھانا ایک فن ہے۔ کیا وہ ذہین لوگوں سے ہی انجام دیا جانے والا کام ہے؟ کیا وہ نہایت حیرت انگیز مشغلہ ہے؟ اگر ایسا ہو تو سیکھنا صرف ذہین افراد کو ہی ممکن ہوگا۔ لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ ہر بچہ فطری طور پر زبان سے لے کر زندگی کے ہر پہلو تک کس طرح سیکھ پا رہا ہے؟ اکتساب نہایت آسان امر ہے۔

ہم ہی اسے پیچیدہ بنا رہے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ ''تعلیم کی نوعیت'' ہی پیچیدہ ہے۔

اس طرح ہم اور ہمارے بچوں کے درمیان دراڑ پیدا کر رہے ہیں، اس دوری کو ہم شناخت ہی نہیں کر پا رہے ہیں۔ ہم مطمئن ہو جاتے ہیں کہ سب ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے۔ کیا ہم بچوں کے ساتھ زمین پر بیٹھ سکتے ہیں؟ ہم کتنا بھی مطالعہ کریں' کتنے بھی تربیتی پروگرام میں شرکت کریں ہم اپنی دنیا میں ہی رہتے ہیں۔ یہ ایک تہذیب سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ اس سے باہر نکلنے کے لیے'' ذہنی آمادگی کی ضرورت ہے اور ہمارے رویہ میں تبدیلی'' آنی چاہیے۔

- ماخوذ ''چدووُ رسالہ''

3. تدریسی و اکتسابی سرگرمیاں
(Teaching Learning Processes)

3.1 بنیادی سوالات - سوچئے اور اظہارِ خیال کیجیے
(Basic Questions - Think and Reflect)

1) بچوں کی فطرت کیا ہے؟ (What is the Nature of Child?)

2) اکتساب سے کیا مراد ہے؟ اکتساب کی نوعیت کیا ہے؟

(What is Learning and what is its Nature?)

(i) بچے کس طرح سیکھتے ہیں؟

(ii) تدریسی نکتہ سے متعلق بچوں میں موجود ماقبل تصورات' انہیں مزید کیا سیکھنا ہے؟ ان دونوں کے درمیان رابطہ

(Bridge between what child knows already and how to learn connections?)

3) اکتساب میں بچوں کی شراکت داری سے کیا مراد ہے؟

(What do you ment by child participation in learning)

4) اکتساب میں شراکت داری کی نوعیت اور اس کے طریقے کیا ہیں؟

(What is the Nature and ways of participation in learning?)

5) انکشاف / تحقیق سے کیا مراد ہے؟ اور کیوں؟

(What is exploration? why?)

6) دریافت کرنا سے کیا مراد ہے؟ اور کیوں؟ (What is discovery? why?)

7) طفل مرکوز تعلیم سے کیا مراد ہے؟ (What is child centred education?)

8) اکتساب کو طفل مرکوز کیسے بنایا جاسکتا ہے؟ معلم کا رول کیا ہے؟ اور انہیں کس طرح کی تیاری کرنی چاہیے؟

(How to make learning child centred? What is Teachers role and preparation?)

9) طفل مرکوز تعلیم میں (In child centred education)

- معلم کا رول (Role of Teacher)
- صدر مدرس کا رول (Role of H.M)
- تعلیمی تربیتی ادارہ کا رول (Role of teacher training institutions)
- مانٹرنگ آفیسر کا رول (Role of monitoring officer)

10) درسی کتب اور دیگر امدادی اشیاء متحرک تدریسی و اکتسابی حکمت عملیوں کی موثر عمل آوری میں کس طرح معاون ثابت ہوتے ہیں۔

(How supporting material and text books will be helpful in effective implementation of active teaching learning pedagogies?)

3.2 پس منظر (Context)

اسکولی عمر کے تمام بچے اسکول میں داخلہ لیں۔کم ازکم دسویں جماعت مکمل ہونے تک بلا ناغہ تعلیم کو جاری رکھیں۔اتنا ہی نہیں بلکہ ممکنہ حد تک جامع ترقی بھی حاصل کریں۔اس کے لیے انہیں معیاری تعلیم فراہم کی جائے۔اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاستی محکمہ تعلیم مختلف پروگرام کو تشکیل دے کر روبہ عمل لا رہی ہے۔اس کے باوجود حال میں منعقدہ ''سروے (Survery)'' کے نتائج سے یہ پتہ چل رہا ہے کہ معیاری تعلیم کے حصول میں بچے پیچھے ہیں۔اندراج سے متعلق بتدریج ترقی حاصل ہونے کے باوجود ابھی بھی درمیان میں اسکول ترک کرنے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہیں۔اس کے اہم وجہہ ہماری تعلیم ہے جو بچوں کو اسکول کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے اور ان کی دلچسپیوں' تجربات' پسند ناپسند امور کو تعلیمی پروگراموں میں اہمیت دینے سے قاصر ہے۔اکتساب بچوں کے لیے ایک پیچیدہ اور مشکل امر بن گیا ہے اور تعلیم کی دلچسپی کے بغیر دباؤ اور ذہنی الجھن کا باعث ہو رہی ہے۔نتیجتاً کئی بچے درمیان میں ہی تعلیم ترک کر رہے ہیں۔بالالفاظ دیگر یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اسکول سے نکال باہر کر دئے جا رہے ہیں۔اس مسئلہ کی تدارک کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے قانون حق اطفال برائے مفت و لازمی تعلیم 2009 میں اکتساب کس طرح ہونی چاہیے کا ذکر کیا گیا ہے۔اس قانون کے سیکشن 29' ذیلی سیکشن 2 (e) میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔اس کے مطابق اکتساب مشاغل' انکشاف' تحقیق کے ذریعہ طفل دوست ماحول میں طفل مرکوز ہو۔اس طرح کا اکتساب فراہم کرنے کے لیے بچوں کی تعلیم سے راست یا بالراست تعلق رکھنے والے ہر ایک فرد کو چاہیے کہ وہ اکتساب کی موجودہ صورت حال' قانون حق تعلیم پیش کردہ نکات' اصطلاحات' تعرفیں وغیرہ پر مکمل آگاہی اور عمل آوری سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی نہایت ضرورت ہے۔

3.3 معیاری تعلیم (Quality of Education)

معیاری تعلیم ذیل کے نکات پر منحصر ہوتی ہے۔

- ❖ معیاری تعلیم (Quality of Teaching)
- ❖ جواب دہی' مواد مضمون پر عبور رکھنے والے اساتذہ (Quality of Teacher)
- ❖ کمرۂ جماعت کا ماحول۔ڈر و خوف کے بغیر خوش گوار ماحول
(Quality of classroom environment fear free classrooms)
- ❖ اساتذہ کی تیاری' TLM کا استعمال' پیشہ ورانہ ترقی
(Quality of teacher preparation and their committment towards children learning)
- ❖ بچوں کی اکتسابی ترقی' جماعت واری استعداد کا حصول سے متعلق پروگرام
(Programmes in children performances attainment of class specific competencies)

معیاری تعلیم - UNICEF :

موثر اکتسابی ماحول میں تمام بچے اقل ترین وقوفی مہارتیں حاصل کر پاتے ہیں۔یونیسف کے مطابق معیاری تعلیم کے پانچ رُخ ہوتے ہیں۔

1. اکتساب کنندہ (Learner)

2. اکتسابی ماحول (Learning environment)

3. مواد مضمون (Content - syllabus and text book etc.)

4. اکتسابی عمل' طور طریقے (Process)

5. اکتسابی نتائج (Outcomes)

مذکورہ بالا نکات بچوں کے حقوق کے مطابق فروغ دیئے جائیں۔یعنی اسکولوں میں مختلف پروگراموں میں بچوں کے حقوق کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ جینے کا حق' تحفظ پانے کا حق' ترقی پانے کا حق اور شراکت داری کا حق وغیرہ سے متعلق فہم حاصل کرتے ہوئے بچوں کا احترام کریں۔

معیاری تعلیم - UNESCO کے مطابق تاحیات اکتساب کے لیے چار مقاصد تعین کیے گئے ہیں۔

مقصد (1) : معلومات/علم حاصل کرنے کے لیے اکتساب (Learning to know) بچے روز آنہ از خود تشکیل علم کرتے ہیں (Learner build their own knowledge on daily basis)۔

یعنی معلومات کیسے حاصل کیے جاتے ہیں سیکھنا' سیکھنے کے لیے سیکھنا' خود مطالعہ کے خصوصیات کے حاصل ہوتے ہیں۔خود مطالعہ سے مراد فرد اپنے آپ علم حاصل کرنا' گامزن رہنا۔

مقصد (2) : عمل کے لیے اکتساب - Learning to do اس بات پر توجہ دی جائے کہ سیکھے گئے امور کو روزمرہ زندگی میں کس طرح استعمال کیا جاتا ہے (Focus on the practical applicationf of what is learned)۔

یعنی حاصل کردہ علم مہارت کی شکل اختیار کریں۔ذخیرہ علم' عملی توانائی میں تبدیل ہو۔اس ضمن میں میکانیکی مہارتوں سے لے کر تخلیقی مہارتوں تک تمام مہارتیں شامل ہوتے ہیں۔

مقصد (3) : مل جل کر زندگی گزارنا سیکھنا - Learning to live together سماج میں ایک فرد/شہری کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے لیے درکار معاونِ حیات مہارتیں بلاتفریق سماج' مساوات' آزادی وغیرہ جیسے دستوری اقدار پر توجہ دینا۔

(Address critical skills for a life free from descrimination, equal opportunity to develop etc.)

یعنی یہ سیکھنا کہ افراد ایک دوسرے سے باہم مل کر زندگی کس طرح گزاریں۔تعلیم افراد کو ایک دوسرے کو سمجھنے اور مل جل کر کس طرح زندگی گزارا جاسکتا ہے' سکھاتی ہے۔اسی کو تعلیم کا اہم مقصد اور اصل نتیجہ سمجھا جاسکتا ہے۔

مقصد (4) : ترقی پانے کے لیے سیکھنا - Learn to be فرد کو اعظم ترین ترقی پانے کے لیے درکار ضروری مہارتیں (Skills needed for individuals to develop their full potential)

یعنی یہ سیکھنا کہ انسان اپنے وجود کا اقرار کس طرح کریں اور تمام طرح کی بندھن کو توڑ کر اپنے آپ زندگی گزارنے کے لیے قابل بننے کی مشق کریں۔

3.4 معیاری تدریس (Quality of teaching)

کسی مدرس کی معیاری تدریس کے حسب ذیل خصوصیات ہوتے ہیں۔

- طفل مرکوز تدریس کے ساتھ ساتھ اکتسابی عمل پر توجہ دی جائے۔درسیات (Syllabus) کو مکمل کرنے کے بجائے تمام بچوں کو سیکھنے کے قابل بنانے کو ترجیح دی جائے۔طلباء کے تجربات پر مبنی تدریس ہو۔

- تدریس کے ذریعہ صرف معلومات فراہم کرنے کے بجائے تنقیدی سوچ، مسائل کے حل کے ذریعہ طلباء خود سیکھنے کے قابل بنائے۔ سیکھنے کے امر کے ضمن میں طالب علم سعی اور بذات خود شرکت کرتے ہوئے خود سے سوچنے پر ہی مسئلہ کا حل حاصل ہوتا ہے۔
- بچے سیکھنے کے لیے اساتذہ مشاغل، تفویضات، منصوبہ کام وغیرہ قبل از وقت ہی منصوبہ بندی کرتے ہوئے بچوں سے کروانے سے بچے خود سے انکشاف کرتے ہوئے معلومات حاصل کریں گے۔ مشغلوں اور سوالات کے ذریعہ بچوں کو سوچنے کے مواقع فراہم کرتے ہوئے اساتذہ انہیں بذات خود سیکھنے کے قابل بنائے۔

بچوں کو شفقت کی نظر سے دیکھیں۔ ان کے مسائل، شکوک انہیں پوچھ کر معلوم کریں اور ان کو حل کریں۔ معیاری تدریس حسب ذیل نکات پر انحصار کرتی ہے۔

1. منصوبہ بندی اور معلم کی تیاری (Planning and Teacher Preparation)
2. کمرۂ جماعت کا ماحول۔ نظم/انتظامیہ (Classroom environment and Management)
3. تدریسی و اکتسابی سرگرمیاں/طریقے (Teaching and Learnign Process)
4. معلم کی پیشہ ورانہ ذمہ داری (Teacher responsibilities)

3.4.1 منصوبہ بندی اور معلم کی تیاری :

بچوں میں متوقع تبدیلی کے لیے کس استعداد کے حصول کے لیے تدریس انجام دینا چاہیے؟ معلم کو اس بات کا مکمل فہم اور عبور ہو کہ سیکھنا، مشاہدہ، عمل، مباحثے اور سوچنے کے ذریعہ ممکن ہوتا ہے۔ اس لیے اساتذہ اس بات کا پہلے ہی تعین کرتے ہوئے یونٹ یا سبق کا منصوبہ تیار کر لے کہ کون کونسے موضوعات پر کس طرح کے مباحثوں کے ذریعہ بچوں کو سوچنے کے مواقع فراہم کیے جائے۔ کون کونسے مشاغل کے ذریعہ انہیں عمل کے ذریعہ سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں، اور پسماندہ طلباء کو کس طرح کی امداد فراہم کریں۔ درسی کتب بچوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیے گئے ہیں۔ اس لیے معلم کو چاہیے کہ وہ دیگر حوالہ جاتی کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے مختلف تصورات کے مطابق مثالیں، مشاغل، زائد معلومات اپنی ڈائری میں یا Teaching Notes میں درج کر لیں اور بچوں کو فراہم کریں۔ اساتذہ حوالہ جاتی کتب دیکھے بغیر، مطالعہ کیے بغیر اپنے پیشے سے انصاف نہیں کر پائیں گے۔ معلم کی تیاری دراصل پیشہ ورانہ ترقی کی ضامن ہے۔ تدریس پُر اثر اور بچوں میں محرکہ پیدا کرنے کے قابل ہو باہم تبادلہ خیال، مباحثوں پر مبنی تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں میں بچے توجہ کے ساتھ مستعدی سے حصہ لیتے ہوئے سیکھیں گے۔

منصوبہ بندی - سالانہ منصوبہ اور یونٹ/سبق کا منصوبہ

ہر مدرس کو چاہیے کہ وہ جس جماعت کی تدریس کر رہا ہو اس جماعت اور مضمون سے متعلق تعلیمی سال کے اختتام تک بچوں میں متوقع تبدیلیاں کیا ہیں؟ بچے کن استعدادوں کو حاصل کریں اور ان استعدادوں کے حصول کے لیے کس طرح کی تدریس اور سرگرمیوں کو انجام دینا ہوگا جیسے امور کو مدنظر رکھتے ہوئے قبل از وقت ہی منصوبہ تیار کر لیں۔ یہ منصوبے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (1) سالانہ منصوبہ (2) یونٹ/سبق کا منصوبہ پر مدرس کو ان منصوبوں سے متعلق آگاہی ہو اور متوقع استعداد کے حصول کے لیے قبل از وقت سوچ کر منصوبہ تیار کر لیں اور اس پر عمل پیرا ہو۔ ان منصوبوں کے تمثیلی نمونے ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

سالانہ منصوبہ (Annual plan Steps) مدراج

1. جماعت :
2. مضمون :

3. تعلیمی سال میں مضمون کے لیے مختص کردہ کل پیریڈس :

4. تعلیمی سال کے اختتام تک بچوں میں متوقع اکتسابی استعداد

5. ماہ اور یونٹ کے مطابق سالانہ منصوبہ

سلسلہ نشان	ماہ	یونٹ/ سبق	درکار پیریڈ	وسائل	سرگرمیاں
.1 .2 .3					

6. سالانہ منصوبہ کی عمل آوری سے متعلق معلم کی رائے/ معلم کا ردعمل

7. سالانہ منصوبہ اور اس کی عمل آوری سے متعلق صدر مدرس کے صلاح و مشورے اور رائے/ ردعمل

یونٹ/ سبق کا منصوبہ :

کیا تدریس کریں؟ کس طرح تدریس کریں؟ کس طرح کے اکتسابی مشاغل فراہم کریں؟ بچوں کو اکتساب کے دوران کس طرح شراکت دار بنائیں؟ کونسے نئی معلومات فراہم کریں؟ جیسے سوالوں کو مدنظر رکھتے ہوئے معلم کو چاہیے کہ وہ قبل از وقت ہی منصوبہ تیار کرلیں۔اس لیے آسان و سہل، قابل عمل، غور و فکر پر مبنی منصوبہ تیار کرنے کے لیے ایک نیا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔اس منصوبہ کی خاصیت یہ ہے کہ دونوں منصوبوں یعنی یونٹ اور پیریڈ کے منصوبوں کو یکجا کر کے پیش کیا گیا ہے۔اس منصوبے کے اقدامات حسب ذیل ہیں تمام مضامین کے لیے اسی نمونے کو استعمال کریں۔

یونٹ/ منصوبہ سبق کے اقدامات/ مدارج :

1. یونٹ/ عنوانِ سبق :
2. جماعت :
3. یونٹ کے لیے مختص کردہ کل پیریڈس :
4. حصول طلب تعلیمی معیارات/ استعداد :
5. پیریڈ واری تدریسی و اکتسابی نکات اور طریقہ کار :

پیریڈس کی تعداد (No. of Periods)	تدریسی نکات/ تصورات (Teaching item/concepts)	تدریسی و اکتسابی حکمت عملیاں (Teaching Learning strategies0	درکار اشیاء وسائل	جانچ
.1 .2 .3				

6. ٹیچنگ نوٹس (Teaching notes) تدریسی نکات اور طریقہ کار سے متعلق معلم سے اکٹھا کردہ زائد معلومات

7. معلم کی رائے/ معلم کا ردعمل

مختلف مضامین کے حکمت عملیاں مختلف ہوتے ہیں۔ سننے اور مطالعہ کے ذریعہ سیکھنے کے بجائے دیگر طریقے جیسے مکالمے اور بحث و مباحثے (Dialogues and discussions)' مشاغل (Activities)' منصوبہ کام (Projects)' سوال کرنا(Questioning)' مشاہدہ کرنا' تحقیق (Exploration)' انکشاف/دریافت کرنا (Discovery)' تجزیہ (Analysis)' ترکیب (Synthesis)' جانچ (Evaluation) وغیرہ کو اہمیت دیں۔

- اس منصوبہ کے لیے ہر مدرس لازمی طور پر ایک بڑی نوٹ بک مختص کرلے۔ ہر یونٹ/ سبق کے لیے تقریباً 20 صفحات مختص کریں۔ ہر ایک مدرس خود سے سبق کی تیاری کرتے ہوئے اس سبق سے متعلق تدریسی نکات/ تصورات کے تفصیلات یعنی ان نکات سے متعلق زائد معلومات' مثالیں' غور وفکر پر مبنی سوالات' زائد مشاغل' متعلقہ کہانیاں واقعات وغیرہ جو حوالہ جاتی کتب' رسالے اور اخباروں سے حاصل کرتے ہوئے تدریسی نوٹس کے تحت درج کریں۔ ہر سال نئے نکات اس میں اضافہ کرتے جائے۔ ان کے لیے زیادہ صفحات مختص کرلیں' ہر مدرس کی پیشہ ورانہ تیاری کا مشاہدہ اس کے ٹیچنگ نوٹس سے ہوتا ہے۔ درسی کتب میں دی گئی معلومات کو اس نوٹ بک میں ٹیچنگ نوٹس کے تحت نہ لکھیں۔ صرف زائد معلومات مع مثالیں' مشاغل' غور وفکر پر مبنی سوالات وغیرہ درج کرلیں۔
- معلم کا ردعمل/ معلم کی رائے سے مراد سبق کی تدریس کس طرح ہوئی' بچوں نے کیا سیکھا؟ سیکھنے میں کونسا طریقہ مفید ثابت ہوا؟ کونسے طلباء کے جوابات تخلیقی انداز میں تھے؟ سبق کی کامیابی یا ناکامیابی' وجوہات' خوبیاں' کامیاب' حکمت عملیاں وغیرہ کے بارے میں اپنے تجربات کو معلم درج کریں۔
- ہر یونٹ کے متعلق ہر سال ٹیچنگ نوٹس کے تحت اور 'معلم کا ردعمل' کے تحت اپنے تجربات' خیالات درج کریں۔

نوٹ : اس منصوبہ میں ''یونٹ/ سبق کا منصوبہ اور پیریڈ کا منصوبہ'' اور 'ٹیچر ڈائری' کے ساتھ مشترکہ طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس لیے پھر علیحدہ طور پر ڈائری لکھنے کی زحمت نہیں ہوگی، مانٹرنگ آفیسر مشاہدہ کے دوران اس منصوبہ کا مشاہدہ کریں گے۔ ہر یونٹ/ سبق کا منصوبہ قبل از وقت ہی تیار کرکے صدر مدرس کو پیش کریں۔ صدر مدرس اس کی نظر ثانی کرکے تجاویز/ مشورے دے کر دستخط کرنا چاہیے۔ ایک ہی نوٹ بک میں پہلے سالانہ منصوبہ کو لکھیں پھر یونٹ/ سبق کا منصوبہ لکھیں۔

3.4.2 موثر کمرۂ جماعت کا ماحول (Effective Classroom Environment) :

کمرۂ جماعت کا ماحول بغیر کسی خوف کے آزادانہ انداز میں ہونا چاہیے۔ طلباء کو گفتگو کرنے' شکوک وشبہات دور کرنے کے لیے پوری آزادی ہونی چاہیے، بچوں میں موجود ڈر اور شکوک دور ہونے پر ہی وہ سیکھ پاتے ہیں۔

کمرۂ جماعت میں پیار اور شفقت کا ماحول ہونا چاہیے۔ بچوں سے دوستانہ رویہ اختیار کریں۔ انہیں ان کے ناموں سے پکارے، بچوں کے گھریلو مسائل سنیں۔ کمرۂ جماعت میں آزادانہ طور پر کسی بھی قسم کا سوال کرنے کا ماحول ہو۔

- معلم مسکراتے ہوئے پیار اور شفقت سے بچوں کے مسائل سنیں۔ بچوں کو ہرگز نہ شرمندہ کریں' انہیں نہ سزا دیں اور نہ ڈرائیں۔

- کمرۂ جماعت میں حوصلہ افزائی کا ماحول ہو۔ بچوں کے لیے کام چاہے کتنا بھی کم کیوں نہ ہو، وہ کچھ بھی سیکھیں یا کچھ کم سیکھیں انہیں شاباش کہہ کر پیٹھ تھپ تھپائے۔
- سیکھنا ایک سماجی عمل ہے۔ بچے دوسروں کو دیکھ کر، سنکر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے سیکھتے ہیں۔ اس لیے کمرۂ جماعت میں مشاہدہ، کل جماعتی مباحثوں، مشغلوں کے ذریعہ سیکھنے کے مواقع فراہم کریں۔
- صاف ہوا اور روشنی، بیٹھنے کے لیے مناسب جگہ، محفوظ پینے کا پانی، بیت الخلاء کے سہولیات اور عمدہ کمرۂ جماعت ہو تو بچے جلد تھکن محسوس نہیں کریں گے۔
- سیکھنے کے عمل کی ستائش کریں، انعامات سے نوازیں، ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ ہر لڑکا یا لڑکی میں سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ ہر بچہ کو جسمانی و ذہنی طور پر پُرسکون اور سہولت بخش کمرۂ جماعت کا ماحول قائم کریں۔ معلم کا برتاؤ حوصلہ افزائی کرنے والا ہو۔

کمرۂ جماعتوں میں اکتسابی ماحول کے فقدان کے اشارے :

- سیکھنے کے عمل میں بچوں کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے قابل چالنج پیدا کرنے والے اکتسابی مشاغل فراہم نہ کر پانا۔
- لیکچر کے طریقہ سے تدریس کرنا، صرف سننے پر منحصر غیر مستعد (Inactive) طریقوں کو اختیار کرنا۔
- عام طور پر مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اسکول کے اوقات میں بچے زیادہ وقت کمرۂ جماعت میں بیٹھ کر اپنے آپ مطالعہ کرنا، یا پھر کتاب یا گائڈ سے نقل کرتے ہوئے سوالوں کے جوابات لکھنا وغیرہ۔
- اسباق کا رٹنا، سوال و جواب لکھنا، سننا جیسے امور انجام دینا۔ کمرۂ جماعت میں گفتگو کیے بغیر گھنٹوں ایک ہی جگہ بیٹھے رہنے سے بے صبری اور بے زارگی کا شکار ہوں گے۔
- وہ اسکول کا وقت کب ختم ہوگا اور اسکول سے باہر کب جاسکتے ہیں؟ سوچتے ہوئے اسکول چھٹنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔

نظم وضبط کے نام پر بچوں کو گفتگو کرنے نہ دینا، وہ جو پوچھنا چاہتے ہیں یا سوال کرنا چاہتے ہیں اسے پوچھنے یا سوال کرنے نہ دینا جیسا غیر جمہوری ماحول کمرۂ جماعت میں نہیں ہونا چاہیے۔ معلم بچوں میں گھل مل جائے۔ ان کی ہمت افزائی کرتے ہوئے کمرۂ جماعت کے بحث و مباحثوں میں اور سیکھنے میں شراکت داری کے مواقع فراہم کرتے ہوئے بچوں کا دل جیت لے۔

3.4.3 تدریسی و اکتسابی سرگرمیاں (Teaching and learning Process)

اکتساب کا انحصار معیاری تدریس پر ہوتا ہے۔ تدریس سے مراد بیان کرنا نہیں ہے۔ صرف سنانے سے سیکھایا نہیں جاسکتا۔ تدریس ایک عمل ہے، ایک فن ہے۔ مختلف طریقے جیسے عمل و ردعمل، مشاہدات، تجربات، تحقیق، منصوبہ کام، انکشافات، مظاہرے وغیرہ کے ذریعہ اکتساب میں مستعدی سے حصہ لیتے ہوئے سیکھتے ہیں۔

ان طور طریقوں کے ذریعہ دیئے گئے مسئلہ پر بچے بذات خود سوچتے ہوئے منفرد انداز میں انجام دیئے ہوئے کام کی تصحیح کرتے ہوئے سیکھتے ہیں۔ ساتھی طلباء سے بحث، عمل کرتے ہوئے پرکھنا وغیرہ کے ذریعہ مسائل کے حل تلاش میں منہمک ہونا چاہیے۔ اس کے لیے معلم معاون و مددگار کا رول ادا کرتے ہوئے حوصلہ افزائی کرے۔

موثر تدریسی و اکتسابی طور طریقوں کے لیے بچے شراکت داری کے ذریعہ سیکھنے کے لیے معلم تدریسی وسائل اور تدریسی و اکتسابی

اشیاء مہیا کرلیں۔اور تیار کرلیں بچے سوچنے اور عمل کے ذریعہ سیکھتے ہیں۔اس لیے صرف معلومات فراہم کرنے پر توجہ دیئے بغیر باریک بینی سوچ، تخلیقی صلاحیتوں اور دیگر استعدادوں کے حصول کے آلات پر توجہ دیں۔کئی تحقیقوں کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ حوصلہ افزائی کے ذریعہ ہی بچے سیکھتے ہیں اور سیکھنے کے عمل میں یہی اہم رول ادا کرتے ہیں۔

معلم کا تدریسی مقصد بچوں میں تخلیقی صلاحیت، باریک بینی کے ساتھ سوچنا، ترسیلی مہارتیں، دیگر افراد کے ساتھ مل کر کام کرنے کا رجحان، مہارتوں کو فروغ دینا اور ان کے حصول کے لیے ذمہ داری نبھا رہی ہے۔اس طرح کی مختلف مہارتیں/استعداد بچوں کو مستقبل میں اچھی سماجی زندگی گذارنے کے قابل بناتے ہیں۔

3.4.4 اساتذہ کا معیار۔پیشہ ورانہ ذمہ داریاں (Teacher Quality - Professional responsibilities)

معیاری تعلیم کا انحصار اساتذہ کے معیار پر ہی ہوتا ہے(Quality teaching is based on Quality of teacher)

اساتذہ کے معیار سے کیا مراد ہے؟

- استاد کو تدریسی موضوع اور تدریسی طریقوں پر عبور حاصل ہونا چاہیے۔
- بچوں کی فطرت اور بچپن کے دور کے خصوصیات، ضروریات واضح معلومات اور فہم ہونی چاہیے۔
- بچے کیسے سیکھتے ہیں۔کون کونسے طریقوں کے ذریعہ شرکت کرتے ہوئے خود سے سیکھتے ہیں؟ یعنی اکتساب نوعیت پر مکمل آگاہی ہونی چاہیے۔ (Nature of learning and how children learn)
- جانچ، بچوں کو بہتر طور پر سیکھنے میں مددگار اور تدریس کو مزید بہتر بنانے میں معاون ہوتی ہے۔اس بات کا فہم رکھتے ہوئے بچے سیکھنے کے دوران ہی ان کی ترقی کا جائزہ لے کر اس کے مطابق بچوں کو سیکھنے میں امداد فراہم کریں۔

مذکورہ بالا نکات پر مکمل فہم و آگہی کے لیے صرف ڈی۔ایڈ یا بی۔ایڈ کی تعلیم کافی نہیں ہے، جدید تصورات سے متعلق کتابیں، رسالے، اخبارات، تحقیقوں کا مطالعہ کریں۔تب ہی ہم موثر اساتذہ بن سکتے ہیں۔کسی اک سانچہ میں ڈھلے طریقہ میں ہمیشہ ایک ہی طرز میں ایک ہی طریقہ سے تدریس کرنے کے بجائے جدید طور طریقوں کو اپنائے۔ہمیں تحقیق کرنی چاہیے کہ بچے کس طریقہ میں اچھا سیکھ رہے ہیں؟ تب ہی ہم آنے والی نسل کو غور و فکر کرنے والے مکمل تعلیم یافتہ طلباء بناسکتے ہیں۔

اس بات کی نشاندہی کی جائے کہ کئی برسوں سے تدریسی حکمت عملی میں تبدیل کیے بغیر ایک سانچہ میں ڈھلے طریقوں کے بجائے کونسے جدید طریقوں کے ذریعہ بچے کمرۂ جماعت میں اچھی طرح سے شرکت کررہے ہیں۔کن طریقوں میں بچے مستعدی سے حصہ لے رہے ہیں؟اس کے لیے کس طرح TLM کا استعمال کریں؟ استاد ان تمام نکات کا جائزہ لے۔استاد کا اہم فریضہ صرف تدریس کو برائے نام انجام دینا نہیں ہے، بلکہ تدریسی نتائج کیا ہیں؟ تصور کرتے ہوئے اپنے تجربات کا جائزہ لے اور اپنی تدریس میں تبدیلی لانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ زیادہ تجربہ کار سے مراد زیادہ برس کی مدت نہیں ہے۔کتنے جدید طریقوں کو اپنائے تھے، تدریس سے متعلق از خود کتنا علم حاصل کیے ہیں وغیرہ کو تجربہ کار کا معیار سمجھا جاتا ہے۔ایک استاد تدریسی تجربہ کے ذریعہ بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔

اچھے، ماہر اساتذہ کے خصوصیات :

- بچوں سے اچھے تعلقات قائم کرکے انہیں آزادی فراہم کرتے ہوئے جمہوری طریقوں پر عمل آور ہونا، بچوں کے قابل ہونا، بچوں کو پیار اور شفقت کی نظر سے دیکھنا، ان کی حفاظت کرنا۔

- اچھے منصوبوں کو تیار کرنا، عمل آور ہونا، اچھے مشاغل، تجربات کے ذریعہ، منصوبہ کام، انکشافات کے ذریعہ بچوں کو خود سے سیکھنے کے قابل بنانا۔
- صرف معلومات فراہم کرنے کے بجائے اور درسیات (Syllabus) کو مکمل کرنے کے بجائے حصول طلب استعداد، مہارتوں، علم، تفہیم پر توجہ دینا۔
- ہر لمحہ تحصیل علم کے لیے مسلسل مطالعہ کرنے کی عادت رکھتے ہوئے دوران ملازمت مختلف تربیتی پروگراموں میں حاضر ہونا، کتب خانوں میں مطالعہ کرتے ہوئے ساتھی اساتذہ کے ساتھ بحث ومباحثوں میں حصہ لیتے ہوئے پیشہ ورانہ ترقی حاصل کرنا چاہیے۔
- مختلف مضامین، اسباق اور مختلف تصورات کے مابین تعلقات پر فہم کو فروغ دیں۔تب ہی بچے اپنے عمل کا اطلاق کر سکتے ہیں۔
- موثر تدریس کی ذمہ داری قبول کریں۔غور وفکر پر مبنی طریقہ کار کو منتخب کریں۔TLM مہیا کریں۔
- بچوں کی صلاحیتوں کو مزید فروغ دیں۔انہیں بااختیار (Student empowerment) بنائے۔
- مساوی تصور، مساوی مواقع فراہم کرنا، طلباء کے استعدادوں کے مطابق انہیں سیکھنے کے قابل بنانا۔
- مناسب وقت، اور امداد فراہم کرتے ہوئے تمام بچے متوقع استعداد حاصل کرنے کے قابل بننے کوشش کرنا۔اور ان کے حصول کو یقینی بنانا۔
- صبر وتحمل سے بچوں کو ضروری/درکار امداد فراہم کرتے ہوئے سیکھنے کے عمل کو سیلس اور چالنجنگ بنانا۔
- موجودہ واقعات، سماجی مسائل کی بنیاد پر اخلاق، انصاف، اچھے، برے، ناانصافی، حق، ناحق جیسے اقدار پر مباحثہ منعقد کرتے ہوئے اخلاقی اقدار اور معاون حیات مہارتوں سے متعلق رویوں کو فروغ دیں۔

3.5 تدریسی واکتسابی سرگرمیاں-موجودہ صورتحال

(Teaching Learning process - existing situation)

- تدریسی واکتسابی سرگرمیاں صرف Syllabus مکمل کرنے کی حد تک ہی محدود ہو چکے ہیں۔
- لیکچر کا طریقہ، پڑھ کر وضاحت کرنا، بچے سن کر سیکھنا جیسے غیر مفید سرگرمیاں جاری ہیں۔
- بچوں کو صرف امتحان کے لیے تیار کرنے کے مقصد سے تدریس ہو رہی ہے۔اکتسابی مشاغل کے لیے گائیڈ استعمال کی جارہ ہے۔
- بچوں کے تصورات/عقائد، خیالات، شکوک وشبہات کے اظہار کو اہمیت نہیں دی جارہی ہے۔
- بچوں کے صلاحیتوں کا پوری طرح سے استعمال نہیں ہو پا رہا ہے۔
- بہت کم بچوں کے ضروریات تکمیل پا رہے ہیں۔
- اکتساب میں پسماندہ بچوں کے لیے خصوصی منصوبہ کا نہ ہونا کچھ سیکھے بغیر ہی اگلی جماعتوں کے لیے ترقی دینا۔
- مستعد شراکت داری، مستعدی سے اکتسابی سرگرمیوں میں شامل نہیں ہو رہے ہیں۔
- چیالنج پیدا کرنے والے اکتسابی سرگرمیوں کو فراہم کر کے انہیں مستعدی سے حصہ لینے کے قابل تدریس کا نہ ہونا۔
- تختہ سیاہ کا استعمال کرتے ہوئے مباحثے سے متعلق سوالات کو لکھ کر کل جماعت کو باہم مباحثہ میں شریک نہ کرنا۔

- ہم عمر ساتھیوں کی مدد سے سیکھنے کے لیے Interactive اکتساب کو کم اہمیت دینا۔
- تدریسی واکتسابی سرگرمیوں میں بچوں کے انفرادی طرزِ اکتساب کے مطابق تدریس نہ ہونا۔
- اکتسابی وتدریسی سرگرمیوں کا نعقاد زیادہ دیر تک منصوبہ بند طریقہ پر نہ ہونا۔ بچوں کا مستعدی سے شرکت نہ کرنا۔
- اسکولوں میں بچہ زیادہ دیر تک اساتذہ کی کہی ہوئی باتوں کو سننا' مطالعہ کرنا' کتابیں' گائیڈس کی نقل کرتے ہوئے لکھنے کی حد تک محدود ہونا۔ فہم وآگاہی کے لیے مباحثہ تبادلہ خیال' کہیں بھی نظر نہیں آرہے ہیں۔ اسکولوں میں بچوں کے وقت گذارنے کے دوران اساتذہ انہیں سیکھنے، بحث کرنے کے قابل بنانا' صلاح ومشورہ دینا، عملی مظاہرہ پیش کرنا' تبادلہ خیال پر مبنی گروہی کام تفویض کرنا وغیرہ، عمل میں نہیں لائے جارہے ہیں۔
- معلم کی تیاری سے متعلق موجودہ صورت حال

3.6 RTE Act - 2009۔اصطلاحات' وضاحت (RTE Act - 2009 Terms - Description)

RTE 2009۔5ویں باب 29 سیکشن میں اس طرح لکھا گیا ہے۔

''طفل مرکوز' طفل دوست طور طریقوں سے انکشاف وتحقیق کے ذریعہ اکتساب کو فروغ دے''

(Promoting learning through explorations, discovery in a child friendly and child centered ways)

تعریف :

3.6.1 مشغلہ (Activity) :

مثال : سبق میں دیئے گئے پھولوں کے نام لکھیے اور معمہ حل کیجیے جماعت چہارم کی (تختہ اردو 4) اُردو درسی کتاب۔ یونٹ (1) سبق نمبر 9 بچوں کی خواہش سے (ج) مشغلہ

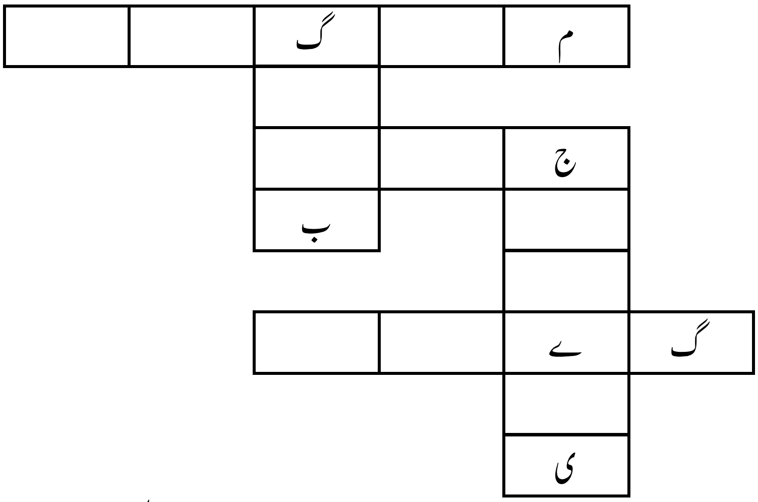

اس مشغلہ کو انفرادی طور پر گروہی طور پر انجام دیا جاسکتا ہے۔ یہ مشغلہ بچوں میں ایک چالنج پیدا کرتا ہے۔ بچے مستعدی سے حصہ لیتے ہیں۔ گروہی طور پر بحث کرتے ہوئے جوابات لکھتے ہیں۔ انکشاف / تلاش کرتے ہیں۔ آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ ضرورت محسوس ہوتو سبق کو بار بار پڑھتے ہیں۔ متعینہ وقت کے بعد بچوں سے لکھے گئے الفاظ کو پڑھنے کے لیے کہے۔

اسکولی تعلیم سے متعلق مشغلہ ایک عمل ہے۔ مشغلہ ایک ایسا عمل ہے جس میں مستعدی سے اپنے آپ حصہ لیتے ہوئے سابقہ معلومات

کا استعمال کرتے ہوئے روزمرہ زندگی کے تجربات کو جوڑتے ہوئے سیکھتے ہیں۔مشغلاتی بنیاد پر ہونے والے اکتساب کو مشغلات پر مبنی اکتساب کہا جاتا ہے۔

مشغلات پر مبنی اکتساب :

کمرۂ جماعت میں مشغلات کی بنیاد پر بچوں میں ہونے والے اکتساب کو مشغلات پر مبنی اکتساب کہا جاتا ہے۔ یہ طریقہ پچھلے کئی برسوں سے رائج ہے لیکن زیادہ تر افراد آج تک اس طریقہ سے متعلق صحیح فہم حاصل کیے بغیر' اطلاق کیے بغیر تدریس انجام دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔مشغلاتی طریقہ کو کس طرح عمل میں لائے ؟ کیا یہ ضروری ہے؟ اس طریقہ کا آغاز کیسے ہوا؟ جیسے سوالات سے ابھی بھی اساتذہ دوچار ہو رہے ہیں۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو مشغلہ نامی تصور نہایت ہی قدیم تصور ہے بچوں کا اکتسابی عمل بنیادی اصولوں پر منحصر ہے۔صحیح مضمون میں مشغلاتی اکتساب سے مراد جسمانی حرکات کے علاوہ ذہنی امور سے جڑا ہوا ہونا چاہیے۔

بچے ان موقعوں پر اچھی طرح سیکھتے ہیں:

یعنی ''اکتساب میں انہیں شراکت دار بنانے ،سوالات کے ذریعہ انہیں سوچنے پر مجبور کرنے پر''۔

مشغلہ : مشاغل کے ذریعہ سیکھنے کا عمل ،تجربات کے ذریعہ سیکھنے (Experiential learning) کے مشاغل پر عمل آوری' مشاہدہ یا گروہی بحث ہوسکتے ہیں۔

مشغلہ : مثلاً

1. Speed of evaporatory liquids
2. How much of income, the parents spending on their children education

آج تک بھی اکثر اساتذہ مشغلہ سے متعلق مختلف خیالات رکھتے ہیں۔مثلاً مشغلہ صرف جسمانی عمل ہے' دراصل اکتسابی عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

- ❖ مشاغل صرف جماعت اول و دوم جماعتوں کے لیے ہی فائدہ مند ہے۔اعلیٰ جماعتوں میں مشاغل انجام دینے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہونا۔
- ❖ مشغلہ متعینہ مقاصد' طور طریقوں اور نتائج کے حاصل ہونا چاہیے۔
- ❖ مشغلات پر مبنی تدریس کے ذریعہ بروقت Syllabus مکمل کرنا ناممکن ہے۔

مشغلات - مثالیں :

مثال : 1. مقناطیس کے درمیان قوت کشش کیسے عمل میں آتی ہے؟
2. رقاص کو کونسی چیز قابو میں رکھتی ہے؟
3. مائعات کا طیران پذیر ہونا۔
4. پودوں کے نام دے کر ان کی درجہ بندی کرنے کو کہنا۔

مشغلہ کی خصوصیات :

بچوں میں متوقع طور پر بامعنی اور تیز تر اکتساب کے لیے مشغلے واضح خصوصیات کے حامل ہونے چاہیے۔

- ❖ غور وفکر کی صلاحیت کو فروغ دے سکے۔
- ❖ چیالنج پیدا کرنے والے ہونے چاہیے۔

- انفرادی‘ گروہی اور کل جماعتی انجام دینے کے قابل ہونا چاہیے۔
- کثیر جماعتی تدریس کے لیے معاون ہونی چاہیے۔
- سطح کے مطابق ہونی چاہیے۔
- مقاصد پر مبنی ہوں اور قابل عمل ہونا چاہیے۔
- دلچسپی وشراکت داری کی طرف راغب کرنے والے ہونے چاہیے۔
- تبدیل کرنے اور ترمیم کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔
- کم خرچ یا بے خرچ ہونا چاہیے۔

مشاغل بچوں کے دلچسپیاں‘ خیالات‘ پسند یا نہ پسند اسباق کے موضوعات کے مطابق قبل از وقت تیار کر کے کمرۂ جماعت میں فراہم کرنی چاہیے۔ یہ انفرادی‘ گروہی‘ کل جماعتی کام کے طور پر تفویض کیے جائیں۔ مشاغل فراہم کرنے سے قبل مشاغل کو کس طرح انجام دینا ہوگا، واضح ہدایات دیئے جائیں تاکہ تمام بچے اچھی طرح سمجھ سکے۔ بچوں کے سیکھنے کے طرز کا اندازہ لگائیے۔ سیکھے گئے نکات پر تمام بچوں سے بحث کروائیں۔ بچوں کے ردعمل کو مدرس اپنے ڈائری میں درج کریں۔

3.6.2 انکشاف کرنا (Discovery)

ہم کسی بھی مشغلہ کو بتائے بغیر بچوں کو خود سے انکشاف کرنے کے قابل حوصلہ افزائی کرے۔ مثلاً۔ مشغلہ : ڈوبے گا تیرے گا‘ اس مشغلہ میں ہمارے اطراف واکناف کے ماحول میں پائے جانے والے چند اشیاء جیسے پنسل‘ لکڑی کا ٹکڑا‘ پلاسٹک اشیاء‘ لوہے کے اشیاء وغیرہ میں مشاہدہ سے پہلے کونسے اشیاء ڈوبتے ہیں یا تیرتے ہیں کہلوائے۔

پھر بعد میں عمل کے ذریعہ دریافت کروائیں بچے عمل سے پہلے تصور کیے ہوئے خیالات صحیح ہیں یا غلط ہے معلوم کریں گے۔ اس طرح چند مظاہرے بچوں کو بتلائیے بغیر بچے بذات خود دریافت کریں۔ اس طرح کا اکتساب بچوں میں دلچسپی کو فروغ دیتا ہے۔ اس میں چالنج کا موقع فراہم ہونے سے بچے مستعدی سے حصہ لیتے ہیں۔ ایک نیا نکتہ دریافت کرتے ہوئے انہیں خوشی محسوس ہوتی ہے اور وہ خوشی واطمنان تقویت فراہم کرتے ہوئے مزید تیزی سے سیکھنے کے قابل بناتی ہے۔ یعنی بامعنٰی اکتساب کے لیے راستے ہموار ہوتے ہیں۔ اس طریقہ کے ذریعہ بچے ’’ننھے سائنسداں‘‘ بننے کا تصور کر سکتے ہیں۔

اکتساب بذریعہ انکشاف/دریافت (Discovery learning)

متعلقہ جماعت کی درسی کتب کے اسباق میں انکشاف‘ تحقیق کرنے کے ذریعہ سیکھے جانے والے تصورات/مشاغل کی شناخت کر کے بچے ان میں مناسب تبدیلیاں یا ترمیم کرتے ہوئے انہیں بذات خود انکشاف‘ تحقیق کے ذریعہ سیکھنے کے مواقع فراہم کرنا چاہیے اس طرح کے مشاغل میں بچوں کے حصہ لینے کے طرز کو درج کریں۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار کرنے پر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

- مثلاً لوہا‘ المونیم‘ کانچ‘ مٹی کے برتن وغیرہ اشیاء میں موصل برق اشیاء کونسے ہیں؟
- کونسے مائعات میں نقطہ جوش زیادہ ہوتا ہے یا کم ہوتا ہے؟ سوچیے تجربہ کے ذریعہ دریافت کیجیے۔
- کیا تمام پودوں میں نمو یکساں ہوتی ہے، یا فرق پایا جاتا ہے؟ دریافت کیجیے۔ لال‘ کالی اور رگڑ مٹی میں کس مٹی میں زیادہ مدت تک رطوبت ہوتی ہے۔ پودوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے دریافت کیجیے۔

3.6.3 تحقیق (Explorative Survey)

1. مثال: آپ کے اطراف واکناف موجود چند مکانات کا مشاہدہ کیجیے ان کے چھت کس طرح ہیں؟ ذیل کے جدول میں درج کیجیے (جماعت سوم، ہم اور ہمارا ماحول۔10 قسم کے مکانات)

سلسلہ نشان	مکان کی قسم	مکان کی چھت	
		مسطح/ہموار	ڈھلوان

1. کس قسم کے مکانات زیادہ تر پائے جاتے ہیں؟

2. ان مکانات کے چھت کس طرح کے ہیں؟

اس طرح کے مشاغل بچوں میں دریافت کرنے کی جستجو پیدا کریں گے۔ مختلف زاویوں کے منفرد طرز میں معلومات کے لیے انکشاف کریں گے معلومات کا تجزیہ کریں گے۔ نتیجتاً تعمیم اخذ کرنے کے قابل بنتے ہیں، اوران کے خیالات میں پختگی آتی ہے۔ اساتذہ تجزیاتی سوالات پوچھتے ہوئے بچوں میں تحقیق، انکشاف کے ذریعہ دریافت کردہ موضوع/ نکات مناسب طور پر اخذ کریں۔

اس طرح کے مشاغل فراہم کرنے سے بچوں میں اپنے آپ دریافت کرنے کا تصور قائم ہوتا ہے۔ درسی کتاب میں دیئے گئے معلومات کے ذریعہ حاصل کردہ علم کا اطلاق کریں گے اور مزید ترقی دے پائیں گے۔

مثلاً : آپ کے اسکول کے احاطے میں یا گھر کے آنگن میں کون کونسے قسم کے پودے ہیں؟ کون کونسے قسم کے حشرات/ کیڑے ہیں۔ مشاہدہ کرتے ہوئے حیاتی تنوع کے بارے میں کہلوائے۔

اکتساب بذریعہ تحقیق (Learning through Exploration) :

- ❖ اکتساب۔ طفل مرکوز ہونی چاہیے۔
- ❖ بچے اپنے اطراف واکناف دنیا، روزمرہ زندگی کے تجربات، تجسس کے ساتھ مختلف نکات کا انکشاف کرتے ہوئے نئے معلومات کو حاصل کریں گے۔
- ❖ یہ کہنا غلط ہے کہ تصورات کو بیان کرنے سے بچے سن کر سمجھتے ہیں بچے عمل، مشاہدہ کے ذریعہ تصورات کا فہم حاصل کرتے ہوئے یا پھر بذات خود دریافت کریں گے۔
- ❖ دریافت کردہ تجربات سے مزید انکشافات کے ذریعہ بچے خود سے فہم حاصل کرسکیں گے وہ علم کی تشکیل کرسکیں گے۔ ان مواقعوں پر دیگر اہم مہارتیں رویئوں کو فروغ دے سکیں گے۔
- ❖ اساتذہ بچوں کے انکشافات، دریافت کردہ نکات کو بامعنٰی انداز میں ترتیب دیتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کریں اور مناسب امداد فراہم کریں۔

❖ بچے بذات خود کئی نئے نکات دریافت کرنے سے ان کے محرکہ میں اضافہ ہوتا ہے' دریافت کیے جانے والے نکات تدریسی و اکتسابی مقاصد کے مطابق ہونے چاہیے یہ مخصوص وسائل کی فراہمی کے ذریعہ چیالنج کی نوعیت سے تدریسی و اکتسابی مقاصد کا حصول درکار سوالات کے ذریعہ ممکن ہوتا ہے۔

❖ اگر اساتذہ اپنے حسب منشا بچوں کے اکتساب کو مکمل طور پر انجام دیہی کے لیے مشاغل تیار کر کے انہیں فراہم کرنے سے وہ نئے نکات کو دریافت کرنے کی آزادی کھودیتے ہیں۔ان کی تخلیقی صلاحیت کو روکنے کا سبب بنتے ہیں۔

❖ جس وقت بچے انکشاف کرتے ہوئے نئے نکات کو دریافت کرنے کی تعین کرتے ہوئے کوشش کرتے ہیں اس وقت دلچسپی سے ان مشاغل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور حقیقی معنوں میں اکتساب ہوگا۔جس وقت بچوں کو انکشاف و دریافت کرنے کے لیے پوری آزادی فراہم کی جاتی ہے۔اسی وقت وہ اپنے اکتساب پر قابو پاتے ہیں۔حاصل کردہ فہم مہارتیں رویئے' اپنے ضروریات و تجربات کے مطابق فروغ دیتے ہیں۔ ایک سبق کے متعلق' مشاغل کے ذریعہ یعنی انکشاف (Discovery) کے ذریعہ' تحقیق (Exploration) کرتے ہوئے بچے خود سے انجام دیتے ہوئے مشاہدہ کرتے ہوئے سیکھتے ہیں۔

انکشاف - مثالیں :

1. کن وجوہات کی بنیاد پر موسم بدلتے رہتے ہیں۔
2. کونسے مائعات جلد اور دیر سے آبی بخارات میں تبدیل ہوتے ہیں۔
3. گاؤں میں موجود خاندان اپنی آمدنی میں سے کتنے فیصد غذا پر خرچ کرتے ہیں؟
4. کس خاندان مین بچے اور بزرگ افراد کتنا وقت T.V دیکھنے میں گزارتے ہیں۔
5. کمرۂ جماعت مین پچھلے ہفتہ بچوں کے استعمال کردہ غذائی اشیاء کی فہرست اور ان کی مقوی قدر (نشاستہ' لحمیے' چربیاں) کا خاکہ تیار کیجیے۔

3.6.4 طفل مرکوز تعلیم (Child Centred Education)

تعلیم طفل مرکوز اور بچے سیکھنے کے قابل ہونی چاہیے' یعنی بچوں کے تجربات' سوچ' متحرک شراکت داری وغیرہ کو اہمیت دینا ہے۔اس کے لیے اساتذہ بچوں کی ذہنی نشوونما' ان کی دلچسپیاں' آرزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کو منصوبہ بند طریقوں پر منعقد کریں۔یہ مشاغل میں تنوع (Variety) ہو۔یہ بچوں کے طبعی ثقافتی' سماجی قدروں اور پس منظر کو اہمیت دینے کے قابل ہو۔بچوں کے خیالات کے قدر کرنے کے قابل ہو' کمرۂ جماعت میں تدریس کے دوران بچے مستعدی سے حصہ لینے اور اپنے آپ سیکھنے کے موقع کو حاصل کرنے کے قابل ہو۔معلم ایک صلاح کار اور رہنما اور سہولیت فراہم کرنے والے کا رول ادا کریں۔

3.7 بچپن کے دور کا فہم / آگہی (Understanding Childhood)

❖ بچوں میں اس کائنات کی ہر شئے کو اور ہر مظہر (Phenomenon) کو معلوم کرنے کی جستجو پائی جاتی ہے۔تجسس بچوں کی فطری صلاحیت ہے جو تمام بچوں میں پائی جاتی ہے۔اس کو برقرار رکھنے اور فروغ دینے کی کوشش کی جائے۔

- بچوں میں توانائی اور صلاحیتیں پوشیدہ ہوتی ہیں، بچے ایک جگہ بیٹھے بغیر ہمیشہ کچھ نہ کچھ کام انجام دیتے رہتے ہیں۔ کبھی بات کرتے ہیں اور کبھی کھیلتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ اور ان میں توانائی پائی جاتی ہے۔ اس توانائی کو سیکھنے میں استعمال کیا جائے۔ بچوں کو زبردستی ایک جگہ بٹھا کر چالینج سے بھرپور متعینہ اکتسابی کام (Challenging learning task) نہ دے کر انہیں ہمیشہ کسی بھی کام کو انجام نہ دینے کے عادی نہ بنائے (Cultivate of silence and idealness)۔

بچے دوسروں سے گھل مل جانے کی سماجی فطرت کے حامل ہوتے ہیں

بچے دیگر افراد سے مل کر کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ بزرگوں کے ساتھ تقاریب، وتہوار میں مل جل کر مختلف کاموں میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ اس طرح حصہ لینے شراکت سے ان میں سماجی مہارتیں فروغ پاتے ہیں۔ اس لیے بچوں کو گروہی اور کل جماعتی کام تفویضات کے طور پر مشغلے اور منصوبہ کاموں کو انجام دینا چاہیے۔

بچے توصیف اور حوصلہ افزائی کی امید رکھتے ہیں

توصیف، حوصلہ افزائی سے بچے نہایت متحرک / مستعدی سے اکتساب میں حصہ لیتے ہیں سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی دیکھے اور سراہائے۔ بنیادی طور پر اکتساب، توصیف، حوصلہ افزائی کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے۔ سزا و ڈر کے ذریعہ وہ سیکھ نہیں پاتے ہیں۔ تعلیم سے تعلیمی مراکز سے دور ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

بچے سزا، تنقید، ذلت کو پسند نہیں کرتے

بچے سزا، بے عزتی کرنا، تنقید، ڈر و خوف، گفتگو کے دوران کمتر سمجھنا، جیسے سنجیدہ ماحول کو پسند نہیں کرتے، ان سے وہ دور رہتے ہیں اور اس طرح کے اشخاص کو پسند نہیں کرتے، اور ان سے نفرت کرتے ہیں۔

3.8 طفل دوست ماحول (Child Friendly Environment)

بچے خوشی و ذوق سے سیکھنا چاہیے۔ ہم جانتے ہیں کہ ڈر و دباؤ کے بغیر آزادانہ ماحول میں ہونے پر ہی بچوں کی نشو و نما موثر انداز میں ہوتی ہے۔ بچوں کے خیالات و دلچسپیوں کو مناسب اہمیت دینے پر وہ خوشگوار و بخوشی سیکھتے ہیں۔ تدریس کے دوران بچوں کو طفل مرکوز تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کو فراہم کرتے ہوئے مستعدی سے حصہ لینے کے قبل بنائے۔ کمرۂ جماعت میں اس طرح کا ماحول قائم کر پائے تو وہ طفل دوست ماحول کہلاتا ہے۔

طفل دوست ماحول کے خصوصیات :

- معلم بچوں کو ڈرائے بغیر آزادانہ ماحول فراہم کرتے ہوئے انہیں نامعلوم نکات کو بلا جھجک پوچھنے / سوال کرنے کا ماحول فراہم کرنا۔
- تمام بچے شرکت کرنا۔
- بچوں کی سطح کے مطابق تدریسی و اکتسابی سرگرمیاں فراہم کرنا۔
- مشاغل، خوشی، محرکہ و دلچسپی پیدا کرنے والے ہوں۔
- معلم ایک رہنما، صلاح کار، سہولت رساں اور ایک دوست کا رول ادا کریں۔

- اپنے ساتھیوں کے ذریعہ باہم سیکھنے کے مواقع ہونا۔
- ان کے خیالات کا احترام کرنا۔
- دباؤ و تناؤ، سزا کے بغیر بلاخوف اکتسابی ماحول فراہم کرنا۔
- تجربات' خیالات' تصورات کو آزادانہ طور پر اظہار خیال کرنے کے مواقع فراہم کرنا۔
- توصیف' حوصلہ افزائی اور محرکہ وغیرہ کو اہمیت دینا (اس سے متعلق مزید معلومات تمثیلی کمرۂ جماعت اسی باب میں دیکھیں گے)

3.9 اکتساب سے مراد؟

اکثر لوگ ''اکتساب سے مراد'' یہ سمجھتے ہیں کہ کسی کتاب میں موجود معلومات کو لکچر طریقہ کے ذریعہ بچوں کو فراہم کرنا' اور فراہم کردہ معلومات کو سوالات کے ذریعہ بچوں سے اخذ کرنا ہی ہے۔اس ضمن میں اکثر اسکولوں میں معلم صرف بیان کرنا اور طالب علم اس بیان کو سن کر سمجھنا اور یاد رکھنا ہی ہو رہا ہے۔درحقیقت اکتساب سے مراد حاصل کردہ معلومات کو سمجھتے ہوئے تجربہ کے ذریعہ ذخیرہ علم میں تبدیل کرنا ہے۔ ضرورت کے مطابق موقع اور محل کے لحاظ سے اس علم کا اطلاق کر سکے۔لیکن موجودہ حالت میں بچے مناسب اکتسابی تجربات حاصل نہ کرنے کی وجہ سے رٹنے کے طریقہ کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ کارنظر نہیں آرہا ہے۔

جدید ماہرین تعلیم نے اپنی تحقیقوں کے ذریعہ یہ ثابت کیا ہے کہ تمام بچوں میں سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔اس لحاظ سے بچے خود سے علم تشکیل کر سکیں گے۔اس لیے معلومات کو بچوں کے دسترس میں رکھتے ہوئے انہیں قبل از تصورات' تجربات کے بنیاد پر تشکیل عمل کے قابل مواقع فراہم کرتے ہوئے اساتذہ سہولت رساں اور رابطہ کار کا رول ادا کریں۔جس طرح روایتی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ اساتذہ علم کے عطیہ دہندہ (Donors) اور بچے علم کے حصول کنندہ (Receptors) نہیں ہوتے ہیں۔درحقیقت بچے علم کے تشکیل کار ہوتے ہیں۔نہ کے استاد کے ہدایت کے مطابق ملنے والے مشینی آدمی ہے۔

مذکورہ بالا نکات کا مشاہدہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ معلومات کو سابقہ تجربات سے مربوط کرتے ہوئے استعدادوں کو جلا بخشتے ہوئے موقع و محل کے لحاظ سے اطلاق کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا ہی اکتساب کہلاتا ہے۔

3.10 اکتساب کی نوعیت' بچہ کس طرح سیکھتے ہیں؟ (Nature of learning - How children learn)

- بچے صرف سننے اور پڑھنے کے علاوہ دیگر کئی طریقوں کے ذریعہ بھی سیکھتے ہیں۔یعنی تجربات (Experience)' تفویض کردہ کام' اکتساب بذریعہ عمل (Learning by doing) تجربات کرنا (Experimentation) بحث و مباحثہ (Discussion) ۔ پوچھنا/ سوالات کرنا ' غور و فکر کرنا/ سوچنا ' ردعمل ظاہر کرنا ' سوچ کر خود لکھنا وغیرہ کے ذریعہ سیکھتے ہیں (Asking/ Questioning, listening, thinking, reflecting and expressing one self)۔
- تمام بچے فطری طور پر بخوشی سیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تمام بچے سیکھ سکتے ہیں اور سیکھنے کی صلاحیت تمام بچون میں موجود ہوتی ہے۔ سیکھنے کا عمل اسکول کے علاوہ باہر کے ماحول میں ہوتا ہے۔اکتساب کو فروغ دینے کے لیے کمرۂ جماعت میں حاصل ہونے والے اکتساب کو اسکول کے باہر کے مشاغل و تجربات سے لازمی طور پر مربوط کرنا چاہیے۔بچے عمل کے ذریعہ مشاہدہ کرکے ذریعۂ سوچنے کے ذریعہ موثر انداز میں سکھتے ہیں۔

- معنٰی اخذ کرنا، فہم حاصل کرنا، منطقی سوچ، مسائل کا حل، انکشاف، دریافت کرنا، تحقیق، مباحثوں کے ذریعہ بھی اکتساب موثر انداز میں ہوگا۔
- بچوں کو ذہنی، جسمانی طور پر آمادگی کے بغیر اسکول میں داخلہ دلوانے سے اکتساب نہیں ہوگا، اس طرح کے حالات میں بچے اسباق کو صرف رٹ کر سناتے ہیں، اور وہ اس سے متعلقہ فہم نہیں حاصل کریں گے۔ روزمرہ زندگی میں اطلاق نہیں کر پائیں گے۔ اسکول میں سکھائے جانے والے تعلیمی امور سے متعلق بچوں میں مناسب بنیادی فہم یا استعداد نہ ہونے پر بھی متعلقہ مضمون سے عدم دلچسپی قائم ہوگی۔ اس مضمون کو مشکل تصور کریں گے۔ اس لیے بچوں کو لازماً ذہنی طور پر آمادہ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔
- موثر اکتساب کے لیے مناسب سوالات کے ذریعہ بچوں کو سوچنے کے مواقع فراہم کرنا چاہیے۔ مشاغل، مسائل، منصوبہ کام تفویض کر کے ان پر بچوں سے گفتگو کروائیے۔ سیکھے گئے نکات کو رپورٹ کی صورت میں لکھنے کو کہیے۔ اور کمرۂ جماعت میں مظاہرہ کر کے مباحثہ منعقد کریں۔ اس طرح سے بچے خوشی خوشی موثر انداز میں سیکھیں گے۔ اس طرح کی سرگرمیوں میں چیالنج، تنوع ہونے سے بچے بیزار نہیں ہوتے۔ چونکہ سرگرمیوں کو انجام دیتے ہوئے سیکھیں گے۔ اس لیے توجہ بھی قائم رہتی ہے۔ بچے چونکہ اپنی مرضی انجام دینے سے بخوشی حصہ لیتے ہیں۔ سیکھنے کا عمل با آسانی غیر محسوس طریقہ سے ہوگا۔ کام / سرگرمی میں منہمک ہوجاتے ہیں۔ اس لیے شرارت کرنا یا نظم وضبط کے مسائل پیدا نہیں ہوں گے۔
- اکتساب دراصل ماحول میں بچوں کے باہم ردعمل کے ذریعہ، مشاہدے کے ذریعہ، سماج کے مختلف اشخاص سے باہم مباحثوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔
- بچے اپنے سابقہ علم / ماقبل تصورات کے بنیاد پر ہی نئے معلومات / علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تشکیل علم بچوں کا خود سے اطراف واکناف کے ماحول میں دیگر افراد کے ساتھ باہم مباحثے وردعمل کے ذریعہ ہوتا ہے۔ تمام بچوں میں سابقہ معلومات / ماقبل تصورات مختلف ہوتے ہیں۔ اس لیے نئے عنوانات / موضوعات سے متعلق فہم حاصل کرنا بھی مختلف ہوتا ہے۔ اس لیے بچوں میں اکتساب ایک ہی طرز میں نہیں ہوتا بالفاظ دیگر اکتساب کے دوران تمام بچے اکتساب کی بنیاد پر ایک جیسے نہیں ہوتے۔ بچوں میں تشکیل علم کے لیے مناسب تجربات، مشاغل مباحثوں کے ذریعہ سوچنا جیسے امور ہونے چاہیے۔
- سیکھنے کے لیے نہایت اہم کمرۂ جماعت کا ماحول ہے۔ یعنی بے خوف وخطر ماحول بچوں کو فراہم کرنا، پیار وشفقت سے پیش آنا، استاد بچوں میں گھل مل کر انہیں سیکھنے کے قابل بنانا، انفرادی طور پر ہم کلام ہونا، نامعلوم نکات کو سوالات کے ذریعہ پوچھ تاچھ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا، جیسے امور انجام دے۔ کمرۂ جماعت صاف ستھرا ہو۔ تختہ سیاہ و چارٹس کو استعمال کرتے ہوئے تدریس انجام دیں۔ سبق سے متعلق مختلف تصورات کے فہم کے لیے تختہ سیاہ پر لکھ کر ان سوالات پر بحث ومباحثہ منعقد کریں۔ بحث کردہ نکات کا تقابل کروائیں۔ بچوں سے سبق پڑھوا کر بحث کروائیں۔ اہم نکات کو تختہ سیاہ پر لکھیں۔ تاکہ بچے ان سوالات کے متعلق غور وفکر کریں گے اور وہ اپنے آپ یعنی خود سے جوابات دینے کے قابل ہوں۔ دوسروں کے کلمات کو بغور سنیں گے۔ اس طرح کمرۂ جماعت میں سیکھنے کا عمل جاری رہتا ہے۔ اس کو باہمی اکتساب (Interactive learning) یا ''اکتساب بذریعہ بحث ومباحثے اور ردعمل'' کہا جاتا ہے۔ نتیجتاً کمرۂ جماعت میں ایک موثر سماجی ماحول قائم ہوتا ہے۔ ان طور طریقوں کے ذریعہ ہی بچوں کو آزادانہ طور پر اپنے خیالات اظہار کرنے کا موقع فراہم ہوتا ہے۔ تمام بچے سرگرمیوں میں مباحثوں میں مستعدی سے حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح دیگر

مشاغل تجربات مشاہدات کے انعقاد کے ذریعہ اکتساب خوشگوار اور دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔اور تمام بچوں کو منہمک کیا جاسکتا ہے۔

- لیکن سیکھنے کے دوران غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ بچوں کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ڈانٹ ڈپٹ کرنا/بے عزتی کرنا اور دوسروں کے ساتھ تقابل کرنے کے کام ہرگز نہ کریں۔ان سرگرمیوں میں بچے کہاں تک شریک ہوئے شناخت کریں۔ان کی ستائش کی جائے۔ان کی غلطیوں کو بچے ہی خود سے تصحیح کرنے کے قابل مباحثہ منعقد کریں۔معلم کو چاہیے کہ وہ صحیح طریقہ کی وضاحت کریں۔اور بچوں کی تحریر کردہ نکات سے تقابل کروائیں۔اس طرح کرنے سے بچے اکتسابی عمل میں خود کے لیے حصہ لیتے ہیں۔صرف 'X' نشان لگا کر غلطیوں کی نشاندہی کرنے سے طالب علم کو اس غلطی کی وجہ کی شناخت نہیں کر پائے گا۔غلطیاں زیادہ ہونے کا خوف/احساس کمتری کے تصور سے گفتگو کرنے کے لیے مظاہرہ کے لیے آگے نہیں بڑھے گا۔اس سے سیکھنے کا عمل سست ہوگا یا پھر نہیں ہوگا۔

اکتساب بذریعہ اشتراک (Collaborative learning)

سیکھنا/اکتساب ایک سماجی عمل ہے ہم دوسروں سے گفتگو کرنے کے دوران، دوسروں کی گفتگو کو سننے کے دوران، مباحثوں میں حصہ لینے کے دوران، دیگر افراد سے مل کر کام کرنے کے دوران بغیر کسی کوشش کے مختلف معلومات حاصل کرتے ہیں۔اس طرح موقع اور محل کی مناسبت سے بھی ہوتا ہے۔لیکن عموماً بزرگ افراد، والدین اور اساتذہ کا یہ تصور ہے کہ ان کے کہنے سے ہی بچے تمام نکات سیکھتے ہیں۔چند بچوں کو ہم کونسے نکات سیکھاتے ہیں؟ کیا بچوں کو یہی معلوم ہے؟ دیگر بچوں کو یہ کیسے معلوم ہوگا جیسے سوالات کے متعلق سوچنے سے پتہ چلتا ہے کہ بچے کس طرح سیکھتے ہیں۔

بچے اپنے ساتھیوں سے مل کر کھیلنا، گانے گانا، گفتگو کرنا، بحث وتکرار کرنا، مل جل کر تفویض کردہ کاموں کو انجام دینا جیسی سرگرمیوں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ سیکھتے ہیں۔ہم عمر ساتھیوں سے بحث کرنے سے ان کے علم میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔اس طرح دوسروں کے ساتھ مل جل کر سیکھنے کا طریقہ گروہی سرگرمیوں کے ذریعہ فراہم کیا جاسکتا ہے۔یعنی اکتساب بذریعہ اشتراک کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔اسی کو ''حصہ لینے کے ذریعہ سیکھنا'' بھی کہا جاسکتا ہے۔

بچے کس طرح سیکھتے ہیں؟

اکتساب کی بنیاد سوچ/غور وفکر ہے ماہرین نفسیات، ماہرین تعلیم کے مطابق، بچوں میں سیکھنے کی صلاحیت پوشیدہ ہوتی ہے۔یہ پیدائش سے ہی فطری طور پر حاصل ہوتی ہے۔عام طور پر بچے ماحول کے ذریعہ اشیاء سے باہم ردعمل کرتے ہوئے ہم عمر ساتھیوں سے، بزرگوں کی مدد سے سیکھتے ہیں۔اسکولوں میں موقع اور محل کے مناسبت سے معلم کے فراہم کردہ بامعنی مشاغل/سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہوئے سابقہ علم کی بنیاد پر علم کو تشکیل کرسکتے ہیں۔لہٰذا ہم بچوں کے سیکھنے میں اہم رول ادا کرنے میں سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

- سوچنا
- مشاہدہ کرنا
- سوال کرنا
- شراکت داری/حصہ لینا
- باہم ردعمل کا اظہار کرنا

- مسلسل کھوج
- دریافت کرنا
- بحث ومباحثہ کرنا
- باہم تبادلہ خیال کرنا
- طبعی، ذہنی صلاحیتوں پر مبنی مشاغل میں حصہ لینا
- دورہ کرنا

لیکن بچوں کو اکتسابی تجربات فراہم کرنے کے دوران کیا ہم ان تمام نکات کو مدنظر رکھتے ہیں؟ اگر اکتساب میں ان سرگرمیوں کو اہمیت نہ دی جائے تو اکتساب عارضی؟ یا مستقل؟ مکمل؟ یا نامکمل ہوگا؟ سوچیے؟

3.11 سیکھنے کے دوران بچے ناکام کیوں ہوتے ہیں؟ (Why children fail in learning?)

یہ غور طلب بات ہے کہ گذشتہ دہے سے معیاری تعلیمی پروگرامس جوش وخروش کے ساتھ منعقد کیے جانے کے باوجود بچے اکتساب میں پسماندہ ہیں ACER 2000 کے رپورٹ کے مطابق جماعت ہشتم کے طلباء 20.62% افراد ایک عبارت / کہانی بھی پڑھ نہیں پارہے ہیں۔

بچوں کے اکتساب سے متعلق کئی روکاوٹیں حائل ہورہی ہے۔ جو کہ مایوس کن بات ہے۔ ان میں سے چند کا مشاہدہ کریں گے۔

- موجودہ نصاب کے تحت دیئے گئے اسباق سیکھنے کے لیے اقل ترین لسانی استعداد یعنی پڑھنا، خود سے اپنے خیالات کو تحریری شکل میں پیش کرنا، پڑھے ہوئے مواد کا فہم حاصل کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں لکھنا، ریاضی میں کم از کم امور اربع یعنی جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم اعداد وغیرہ کا تصور حاصل ہونا چاہیے۔ ان کے حصول کے بغیر بچے تعلیم کو آگے جاری نہیں رکھ سکیں گے۔ وہ خود سے پڑھ کر فہم حاصل کرسکیں تو تعلیم میں پسماندہ نہیں رہیں گے۔
- مناسب اکتسابی مشاغل فراہم نہ کرپانا۔
- بچوں کو آزادانہ طور پر سوچتے ہوئے، حصہ لیتے ہوئے / اظہار خیال کرنے کے مواقع نہ ملنا۔
- گائیڈس، نوٹس استعمال کرنے سے ''بچے سوچ کر خود سے اپنے خیالات کا اظہار نہیں کرپارہے ہیں''۔ ان طریقوں کی ہم ہمت افزائی نہیں کررہے ہیں، یعنی ابھی ہم اس تہذیب کے عادی نہیں ہوئے ہیں۔
- مکمل طور پر تصورات کا فہم حاصل ہونے سے قبل ہی سبق کا اختتام عمل میں لارہے ہیں اور دوسرا سبق پڑھا رہے ہیں۔

مثلاً: تفریق کے تصور سمجھنے سے پہلے ہی ضرب کے مشق کروا رہے ہیں۔ اس کے بعد فوری تقسیم کی مشق نتیجتاً بچے اعلیٰ جماعتوں میں بھی تفریق کے مشقوں میں ہی رہتے ہیں۔

- معیاری زبان، ہدایات، ذخیرہ الفاظ سے متعلق فہم حاصل نہ کرپانا۔
- بچوں کی دلچسپیوں، رویوں کی اہمیت نہ دینا۔
- بچوں کو مایوس کرنا، امتیاز برتنا، بچے سیکھنے میں ناکام ہونے سے ترقی نہ ہو پانا، مایوسی، ڈر یا خوف پیدا ہونا۔

- روایتی طریقوں سے تدریس کرنا۔ بچوں کو آزادانہ طور پر سیکھنے کے مواقع فراہم نہ ہونا۔
- بچوں میں موجود صلاحیتوں کی شناخت کرتے ہوئے مناسب مشاغل/ کام کے ذریعہ انہیں تعلیم میں منہمک نہ کر پانا۔

'معلومات'، 'علم' میں کب تبدیل ہوتے ہیں؟

اکثر افراد کی یہ تنقیدی فکر ہے کہ ہمارے اسکولوں میں درسی کتب میں موجود تمام معلومات (Information) کو میکانکی' رٹنے رٹانے کے طریقوں سے بچوں کے دماغوں میں بھر دیا جا رہا ہے۔ جس سے ان میں تمیز کرنے کی صلاحیت' تجزیہ' مطابقت' مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں کا فقدان ہے۔

اکتساب سے مراد صرف معلومات حاصل کرنا نہیں ہے، عام طور پر معلومات چھوٹے چھوٹے حصوں میں نامکمل ہوتے ہیں جو کہ تبدیلی و ترمیم کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ اکتساب کے زاویہ سے دیکھیں تو معلومات ایک خام شئے ہے۔

نصاب سے متعلق معلومات درسی کتب' حوالہ جاتی کتب' تصویریں' چارٹس' اخبار اور سمعی و بصری علمی مواد صورت میں ہوتے ہیں۔

لہٰذا نصاب میں متعینہ تصورات سے متعلقہ معلومات کمرۂ جماعت میں بامعنٰی بامقصد فائدہ مند تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں، تجربات کے ذریعہ تشکیل علم کا باعث بننا چاہیے۔ بچے سابقہ/ ماقبل تجربات کی بنیاد پر مشاغل میں منہمک ہونے سے سوچ/ غور و فکر مشاہدہ' تحقیق نتیجہ اخذ کرنا/ فیصلہ سازی کے ذریعہ معلومات حاصل کرتے ہیں یہ معلومات بعد میں 'علم' میں تبدیل ہوتے ہیں۔ 'علم' کی بنیاد پر مہارتوں کو فروغ دے سکیں تو وہ استعداد میں تبدیل ہوتی ہیں۔ اس طرح بچوں میں استعدادوں کے حصول سے تصورات مستقل ہو جاتے ہیں۔ ہر تصور سے متعلق بچوں کو سوچنے دیں/ غور و فکر کے مواقع فراہم کریں۔ اس تصور سے متعلق سابقہ علم/ ماقبل تصورات کا اظہار کرنے کے مواقع فراہم کریں۔ بحث و مباحثوں میں شراکت دار بنائیں۔ تدریسی و اکتسابی عمل میکانکی انداز میں نہ ہو بلکہ متحرک انداز میں ہو۔

3.12 اکتساب کی نوعیت اور اصول (Nature and Principles)

- اکتساب انفرادیت کے بجائے دوسروں کے ذریعہ اور سماج کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔
- حسی اعضاء کے ذریعہ سکھائے جانے والا علم اکتساب میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ بچپن میں بچے دیکھنے' کرنے کے ذریعہ بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں۔
- تجربہ' رقبت کے ذریعہ بچے متاثر کن انداز میں تیزی سے سیکھ لیتے ہیں۔
- بنیادی طور پر طلباء کتنا کچھ اسکول میں سیکھ رہے ہیں، ان کی دلچسپی اور خوشی ظاہر کرتی ہے۔
- رغبت' دلچسپی کے ساتھ سیکھنے میں منہمک ہونا۔ ان کی اپنی خوشی کا اظہار اکتساب کے لیے مددگار ہے۔
- زبان اور اظہار مافی الضمیر کی مہارتیں بنیادی طور پر سیکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے تحتانوی سطح پر زبان اور اظہار مافی الضمیر کی مہارتوں کو بے حد اہمیت دینی چاہیے۔
- اساتذہ طلباء کی اچھی طرح مدد کرتے ہوئے' پوری دیانت داری سے' دلچسپی سے کوشش کریں تو بچوں کو جامع تصورات کا فہم دے سکتے ہیں۔
- تجربات پر مبنی مشاغل' تجربات کے ذریعہ سیکھنے (Learning by doing) احساسات کا تبادلہ اجتماعی اکتساب (Collabratvie learning) وغیرہ موثر اکتساب میں مددگار ہوتے ہیں۔

- کمرۂ جماعت میں بچے' اساتذہ آپس میں مل کر آپسی بحث ومباحثہ ومشاغل کے ذریعہ علم کی تشکیل کے لیے کوشش کرنا چاہیے۔بچوں سے تصورات پرغور وفکر کروائیں۔ان کے اپنے ذاتی خیالات وتجربات کا تبادلہ کرنے' تبصرہ کرنے کے موقع فراہم کریں۔اس طرح بچوں میں علم کی تشکیل ہوتی ہے۔
- اکتساب میں مسائل کے حل کے لیے فوقیت دینی چاہیے۔مسائل کو معلوم کرکے ان سے متعلق معلومات اکٹھا کرنا' تحقیق کرنا بحث کے ذریعہ مسائل کا مناسب حل فراہم کرنا چاہیے۔
- مسائل کے حل ک لیے سعی وخطا کے طریقے بہتر ہیں۔بچے مسائل کے حصول کے وقت دیئے گئے امور پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے وقت غلطی کرنا ان کا فطری عمل ہے۔بچے غلطی کرتے ہوئے سیکھتے ہیں۔اس لیے غلطیوں کو نظر انداز کرکے بچوں کی کوشش' خواہشات' دلچسپیوں کی شناخت کرکے ان کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیے۔
- تحتانوی سطح پر مستعدی سے سیکھنا (Active Learning) نہایت اہم ہے۔بحث ومباحثہ، مشاغل، سزا، اسکول اور کمرہ جماعت کا خوف زدہ ماحول، بچوں کو ذہنی اور جسمانی نشو ونما میں رکاوٹیں سیکھنے میں مانع ہوتی ہیں۔
- بچوں کے اکتساب میں بڑوں کو چاہیے کہ وہ مناسب طریقے سے انھیں مدد مہیا کرنے پر بچے بہتر انداز میں سیکھتے ہیں۔ہمت اور استقلال سے آگے بڑھتے ہیں۔
- کھوج کا طریقہ تحقیقی اکتساب (Exploration Learning) اکتساب بذریعہ عمل (Learning by doing) تجربہ کرکے عملی طور پر معلوم کرنا (Dicsovery) مسائل کے حل کا طریقہ (Problem Solving) کھیل کود، مضمون واری کھیل کود، تجربات پر مبنی اکتساب تیزی سے سیکھنا، سیکھنے کے عمل میں تمام بچوں کی شرکت، عملی مہارتوں کے ذریعہ سیکھنا، جیسے تحتانوی سطح کے اہم طریقے ہیں۔ہر ایک معلم کو اس ضمن میں غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کا کس حد تک کمرہ جماعت میں اطلاق کرسکتے ہیں۔
- بچے ذاتی طور پر بہت خوش وخرم اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ان م یں تجسس کو فروغ دینا چاہیے۔مواقع فراہم کرنا چاہیے، وہ انسانی تاریخ کو دوبارہ رقم کرتے ہیں۔اکتساب کے تئیں بچہ جس دن اپنی دلچسپی کھو دیتا ہے تب ہم ملک کی تشکیل نہیں کرسکتے ۔مشاہدے، منصوبہ کام، علاقہ کا مشاہدہ میں بچے مستعدی سے حصہ لے کر بہت کچھ سیکھتے ہیں، علم کی تشکیل میں مدد ملتی ہے۔
- بچوں کی خود اعتمادی، عزت نفس کو فروغ دے کر پروان چڑھانا، حقیر انداز میں گفتگو نہیں کرنا چاہیے۔اچھا پڑھ رہے ہیں، مثبت انداز، حوصلہ افزائی، اچھے کام، اچھی کوششیں، توصیف کرنا وغیرہ بچوں کی ذہنی اور نفسیاتی نشو ونما میں مددگار ہوتے ہیں۔
- جلد بازی سے، خوف دلانے، یا پھر دباؤ میں مبتلا کرنے سے، دوسروں سے موازنہ کرنے سے، اکتساب حاصل نہیں ہوتا۔ مناسب وقت، حوصلہ افزاء اور بغیر دباؤ، بے خوف ماحول میں بچے سیکھتے ہیں اور ہر شعبہ میں بہتر طور پر آگے بڑھتے ہیں۔
- زبان، ریاضی کے ساتھ کھیل کود، کہانیاں، مشاہدے، اشکال اتارنا وغیرہ کے ذریعہ تحتانوی تعلیم کو خوش حال بنائیں۔اس کے ذریعہ بچے اسکول اور پڑھائی کے تئیں دلچسپی اور اکتساب میں خوشی حاصل کرتے ہیں۔دلچسپی، لگاؤ، خوشی وغیرہ ہر بچے کی تحتانوی تعلیم کے اہم ستون ہیں۔

اکتساب کس طرح ہونا چاہیے؟

اکتساب' سننے، پڑھنے، لکھنے کے ذریعہ نہ ہوکر ذیل کے طریقے سے ہوتا ہے۔

- مشاغل کے ذریعہ۔
- تحقیق وکھوج۔
- ایجاد کرنا۔
- مسائل کا حل۔
- تقاریر۔
- بحث ومباحثہ
- Mind Mapping
- سماجی اکتساب
- مکمل کمرہ جماعت
- گروہی مشاغل
- تجربات کے ذریعے اکتساب ہونا چاہیے۔

3.13 اکتساب بذریعہ مشاغل، دریافت، تحقیق - عمل آوری - ذمہ داریاں:

قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم 2009 میں اکتساب سے مراد مشاغل، دریافت کرنا (انکشاف)، تحقیق کے ذریعہ ہوتا ہے۔اس کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔اساتذہ اس کو علاقائی سطح پر کمرہ جماعت میں تدریسی اکتسابی سرگرمیوں میں عمل میں لاتے ہیں۔ پچھلے چند دہوں سے مشاغل پر مبنی طریقے کے بارے میں مختلف پروگرام ومختلف پلیٹ فارم پر بحث ومباحثے ہوئے۔نصابی کتب بھی مشاغل پر مبنی طریقہ کار کے مطابق مدون کی گئیں۔

1. کمرہ جماعت کی سطح کے مطابق مشاغل، انکشاف کرنا، کھوج کے ذریعہ اکتساب جاری رکھنے کے لیے اساتذہ ذمہ دار ہیں۔ اس کے لیے معلم قبل از وقت غور وفکر کرکے بحث ومباحثہ سے متعلق مشاغل، سوالات تیار کرکے کمرہ جماعت میں داخل ہو۔ یعنی اساتذہ کی تیاری، پڑھنا، نوٹس تیار کرنا بے حد اہم ہیں۔
2. کمرہ جماعت کی تدریس کا بروقت مشاہدہ کرتے ہوئے اساتذہ کو مناسب مشورے وتجاویز دینا متعلقہ اسکول کے صدر مدرس کی ذمہ داری ہے۔
3. اکتساب کی تکمیل پر ترقی کو رپورٹ کی شکل میں SMC اجلاس میں منڈل کی سطح پر منعقدہ جائزہ اجلاس میں پیش کرکے بحث ومباحثہ کروانے کی ذمہ داری صدر مدرس قبول کرے۔
4. اسکول کی جانچ کرنے والے مانیٹرنگ عہدیدار، ماہرین مضمون کمرہ جماعت کی تدریس کا مشاہدہ کرکے، مشاغل، انکشافات کے ذریعہ اکتساب متوقع انداز میں ہورہا ہے یانہیں محسوس کرکے مناسب رہنمائی کریں۔
5. محکمہ تعلیم SCERT، CTE، DIET عملی میدان میں تدریس کرنے والے اساتذہ کو مشاغل، انکشافات، تحقیق کے ذریعہ مثبت انداز میں اکتساب کس طرح ہوتا ہے بتلاکر فہم دینے والے معیاری مواد کو تشکیل دے کر تربیت کا انعقاد کرنا چاہیے۔تربیت کی تکمیل پر عمل آوری کے لیے پروگرام ترتیب دیں۔اسکولوں میں تدریسی واکتسابی مشاغل کا مشاہدہ کریں۔تربیت سے کہیں بڑھ کر معلم خود کو متاثر کن انداز میں اپنے آپ کو پیش کرے۔

3.14 عمل آوری کے اشارے (Indicators of Implementation):

- معلم کے منصوبے Teaching Notes میں بچوں کے درمیان بحث ومباحثہ کے سوالات، مشاغل کو ان میں شامل کریں۔
- بچوں کو ترتیب وار نہ بٹھا کر دائرے کی شکل میں، نصف دائرہ کی شکل میں تبدیل کرتے رہنا چاہیے۔
- بچے صرف معلم کو سننے کے علاوہ سوالات کرنا، بولنا، اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے بحث ومباحثہ کرنا، گروہ میں کام کرنا، روداد پیش کرنا وغیرہ جیسے کام انجام دینا چاہیے۔
- تدریس' تقریری طریقہ، سیکھنا، سننا، کے علاوہ بحث ومباحثہ، سوالات کرنا، مشاغل کرنا، منصوبہ بنانا وغیرہ کے ذریعہ کی جانی چاہیے۔
- انعامات، اٹلس، Logorithm، گراف، نقشہ جات، جدول، وغیرہ وسائل کا استعمال بچے از خود کر کے سیکھیں۔
- معلم کے پاس تدریسی آلات، بچوں کے پاس اکتسابی آلات ہونا چاہیے۔
- معلم کی آمادگی، منصوبہ سبق، مشاغل، تجربات، منصوبے، کھیل کو جیسے مشاغل کو وضاحت کے ساتھ پیش کریں۔ اشیاء کو اکٹھا کریں۔
- بچے تصاویر، اشیاء و آلات کا مشاہدہ، ریاضی کے کھیل، زبان کے کھیل میں مستعدی سے حصہ لیں، تجربات کرتے ہوئے اکتسابی مشاغل میں منہمک ہو جائیں۔
- جانچ کو مکمل و مسلسل منعقد کرتے رہنا چاہیے، اس کی ترقی کا اندراج کرتے رہنا چاہیے۔
- ابتدائی امتحان، Summative Assessment-1، Formative Assessment، میں بچوں کی سطح میں ترقی کا مظاہرہ نظر آنا چاہیے۔

3.15 اختتام (Conclusion):

اس باب میں ہم قانون حق تعلیم میں بتلائے گئے طریقے سے اکتساب کس طرح ہونا چاہیے جان چکے ہیں۔ اسی طرح بچے سیکھنے کے طریقے، خوش گوار، دوستانہ، طفل مرکوز ماحول میں کس طرح فراہم کریں جان چکے ہیں۔ ان امور میں بتلائے گئے طریقے کے مطابق کمرہ جماعت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہے۔ سیکھنے سے مراد صرف سبق کو پڑھ کر سنا دینا یا چند سوالات کر دینا، سوالات کے جوابات گائیڈ، اسٹڈی میٹریل دیکھ کر لکھ لینا نہیں۔ اس ضمن میں بچے متوقع طریقے سے ردعمل کے بعد اچھی طرح سیکھیں ہیں نہیں سمجھنا چاہیے۔ تحقیق، تجربات کے ذریعے مشاغل پر مبنی طریقے میں اپنے آپ انکشافات کے قابل تدریسی و اکتسابی مشاغل فراہم کرنے پر بچے اس میں مستعدی سے حصہ لے کر اکتسابی تصورات کے حصول کے وقت یہ سمجھنا چاہیے کہ اکتساب حاصل ہو رہا ہے، اس سمت میں اساتذہ تخلیقی، جذبات سے بھرپور، دوستانہ، مناسب ماحول کی طرح کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کی تشکیل کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆

4. بلاخوف وخطر اکتسابی ماحول - بچوں کو خوف واضطراب سے آزاد کرنا اور بچوں کو آزادانہ طور پر خیالات کے اظہار میں مدد کرنا

(Making children free from fear trauma and anxiety and helping the child to express views freely)

4.1 بنیادی سوالات - سوچیے اور اظہارِ خیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)

4.2 پس منظر (Context)

4.3 بلاخوف وخطر کا ماحول - موجودہ حالت (Fear Free Environment Existing Situation)

4.4 بچے کیوں جسمانی، نفسیاتی ہراسانی، جنسی استحصال اور امتیاز کا شکار ہوتے ہیں؟
(Why children subjected to physical, Mental, sexual abuses and discrimination)

4.5 RTE - 2009 - بلاخوف وخطر کا ماحول آزادانہ اظہار سے متعلق سیکشن کی تفصیلات
(RTE - 2009 Related sections for fear free environment freedom)

4.6 سزائیں/استحصال کی قسمیں (Types of Punishments/Abuses)

4.7 بچے اسکول سے کیوں اکتا جاتے ہیں؟
(Why children feel tired and bored in schools)

4.8 بچوں کی سزاء سے متعلق یقین، وہم وگمان (Myths & Beliefs on punishment to children)

4.9 بچوں کی فطرت (Nature of child)

4.10 بچوں کو سزا کیوں دی جاتی ہے؟ وجوہات - تجزیہ - کہاں تک درست ہے؟
(Why children are Punishment - Reasons - Analysis)

4.11 سزا کے نتائج (Impact of Punishment)

4.12 بچوں کے حقوق - معلمین کے احساسات، حقوق پر مبنی تدریس
(Child Rights - teachers Sensitivity & Rights Oriented Pedagogy)

4.13 بلاخوف وخطر کا ماحول - اظہارِ خیال کی آزادی - عمل آوری
(Fear Free Environment - Implementation)

4.14 بچوں میں خود اعتمادی، عزت نفس کو فروغ دینا - اس کی اہمیت
(Promoting self confidence and Self esteem in children. Its Importance)

4.15 بلاخوف وخطر، سزاؤں سے پاک ماحول، اظہارِ خیال کی آزادی - عمل آوری - ذمہ داریاں
(Fear Free and Punishment free environment and Freedom - Implementation - Responsibilities)

4.16 بلاخوف وخطر کا ماحول، اظہارِ خیال کی آزادی - عمل آوری کے اشارے
(Fear Free Environment, Freedom of expression - Indicators of Implementation)

4.17 اختتام (Conclusion)

اپنے بچوں کا قتل نہ کرو

انسانی سماج میں جسمانی سزا کا مقام نہیں ہے۔ بھارت نہ صرف جمہوری ملک ہے، بلکہ استاد اور شاگرد کے درمیان رشتہ دوست کی طرح ہوتا ہے، جیسی موروثی روایات کو ماننے والا عظیم ملک ہے۔ اساتذہ کے ذریعہ شاگردوں کے روشن مستقبل کے لیے اپنی تمام متاع کو بھی قربان کرنے والی کئی داستانیں ہمیں اس ملک میں ملتی ہیں۔ ہمارے اسکول دو دہے قبل تک سن بلوغت کو پہنچنے والے طلباء کو کامل انسان بنانے کے لیے بڑی محنت کے ساتھ جدوجہد کرتے تھے۔ فی الحال چند اساتذہ میں اپنے پیشے کے تئیں جوابدہی سے عاری ہیں اور ان میں مہارتوں کا فقدان بھی پایا جاتا ہے۔ ہم کیسے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ایسے اساتذہ کمرۂ جماعت میں سنجیدگی اور صبر و تحمل کے ساتھ پیش آئیں گے؟

بچوں کے ساتھ پرتشدد برتاؤ سے پیش آنے سے مرتب ہونے والے مہلک اثرات کا اندازہ گذشتہ سال امریکہ میں کی گئی تحقیق سے ہوتا ہے۔ دن بدن نوجوانوں میں پروان چڑھانے والے سماج مخالف رجحانات کی وجہ اسکولس میں دی جانے والی سزائیں بھی ہیں۔ غیر قانونی وغیر اخلاقی حرکات کی روک تھام کے لیے دی جانے والی جسمانی سزاؤں سے مخالف اثرات مرتب ہورہے ہیں، اس تحقیق نے آگاہ کیا کہ اگر حالات کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو حالات مزید ابتر ہوتے جائیں گے

بچے، محبت وشفقت سے پیش آنے والے، گھل مل کر رہنے والے اور ان کی ہمت افزائی کرنے والے اساتذہ کی نہ صرف قدر کرتے ہیں، بلکہ انھیں پسند بھی کرتے ہیں۔ ان خوبیوں کے حامل اساتذہ سے دی جانے والی کسی بھی ہدایات کو بچے قبول کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

- دی ہندو۔مجلس ادارت

- ماخوز "چدوؤ رسالہ"

4. بلاخوف وخطر اکتسابی ماحول - آزادئ اظہار خیال

(Fear Free Learning Environment - Freedom for Expression)

4.1 بنیادی سوالات۔سوچیے اور ردعمل کا اظہار کیجیے۔

(Basic Questions for Think and Reflect)

1) اساتذہ بچوں کو کیوں سزا دیتے ہیں؟

(Why teachers punish the children?)

2) بلاخوف وخطر والا کمرۂ جماعت کا ماحول سے کیا مراد ہے؟

(What is fear free classroom environment?)

3) بچوں کے حقوق سے مراد کیا ہے؟ان کے کیا حقوق ہیں؟ان سے متعلق اساتذہ کا تاثر کس طرح ہونا چاہیے؟

(What are child rights? What is Teachers sensitivity towards child rights?)

4) بچوں کے حقوق پر مبنی طریقہ تدریس سے کیا مراد ہے؟(What is child rights oriented pedagogy?)

5) سزا' بےعزت کرنا' ڈرانا ان کا اثر بچوں پر کس طرح ہوتا ہے؟

(What is the impact of punishment, insulting and fear?)

6) بلاخوف وخطر' سزا سے پاک ماحول کا اثر بچوں پر کس طرح ہوتا ہے؟

(What is the impact of fear free environment?)

7) سزا سے پاک اور بلاخوف وخطر کا ماحول فراہم کرنے میں اساتذہ اور والدین کا رول کیا ہے؟

(Role of teachers and parents in the implementation of fear free classroom and school environment?)

4.2 پس منظر (Context)

بھارت کی تعلیمی نظام میں یہ خیال عام ہے کہ علم کے حصول کے لیے سزا ضروری ہے،اور اسی کے ذریعہ تعلیم حاصل ہوسکتی ہے۔یہ طریقہ قدیم زمانے کے گرکل (آشرم) میں جدید دور کے سماج اور موجودہ تعلیمی نظام میں جاری ہے۔

بچے بلاخوف وخطر،اضطراب ودباؤ کے اپنے خیالات کا آزادی کے ساتھ اظہار کرنے کے قابل،سزا دینے کے خیالات سے پاک ماحول کو ہی ہم ''بلاخوف وخطر اکتسابی ماحول'' کہہ سکتے ہیں۔اس سے مراد سزا دینا، بےعزت کرنا،تقابل کرنا،گالی گلوج کرنا،جیسے ماحول سے پاک ایسا ماحول ہے جو بچوں کو خوشی خوشی آزادانہ طور پر اکتسابی ماحول میں حصہ لینے،گفتگو کرنے،سوال کرنے کے مواقع فراہم کرنے میں معاون ہو۔ایسے ہی ماحول میں بچے اکتساب حاصل کرسکتے ہیں۔بچے اپنی فطرت میں موجود آزادی چاہتے ہیں۔آزادی کو محدود کرنے،سزا دینے اور خیالات کا آزادانہ اظہار کرنے کے مواقع فراہم کرنے سے بچے اپنی فطری کیفیت کھودیتے ہیں۔اس لیے بچوں کی فطرت سے لازمی طور پر آگہی حاصل کرلینی چاہیے۔

4.3 بلاخوف وخطر کا ماحول۔موجودہ صورت حال (Fear Free Environment Existing Situation)

اساتذہ' والدین' سماج کے تمام افراد کا عام خیال یہ ہے کہ بچوں کو نظم وضبط کا پابند بنانے کے لیے جسمانی سزائیں معاون و مددگار ہوتی ہیں۔اس وجہ سے بچے خوف وہراس' دباؤ میں مبتلا ہورہے ہیں۔کبھی کبھار ٹیچر کے چہرے پر دکھائی دینے والے بل' یا احساسات' مرغوب کرنے والا لب ولہجہ سے بچے خوف وحراس کا شکار ہورہے ہیں۔یہ بچوں کے اکتساب پر' مستقبل کی زندگی پر بھی اثر انداز ہورہے ہیں۔اسکول میں عمل آوری کے طریقے، بچوں کی سوچنے کی صلاحیت کو محدود کرنا، ہمت کے ساتھ سوال نہ کرپانا، تخلیق کے لیے موقع نہ ہونا، جیسے اہم نکات کی وجہ بن رہے ہیں۔

اسکول کے ساتھ ساتھ' اقامتی ادارے' جرائم میں ملوث بچوں کو فلاحی گھروں میں موجود بچوں پر جسمانی' ذہنی (نفسیاتی) سزائیں دی جارہی ہیں۔حکومت ہند کے محکمہ خواتین کی فلاح و بہبود کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوا کہ جملہ بچوں میں 69% بچے اس طرح کی سزاؤں کا شکار ہورہے ہیں۔ان میں 54.68% لڑکے 45.32% لڑکیاں شامل ہیں۔

اسکول میں بچوں کا محسب بار (معاون) ماحول کا نہ ہونا' اپنے خیالات کے اظہار کے مواقع نہ دینا' سزا دینا اور بچے اپنی صلاحیت کو استعمال میں لانے کے مواقع نہ دینا جیسی حرکتوں کی وجہ سے بچے اسکول سے دور کررہے ہیں۔یہ ذہنی طور پر کمزور اور خود اعتمادی کھونے کا باعث ہورہے ہیں۔

4.4 بچے کیوں جسمانی سزا،نفسیاتی ہراسانی،جنسی استحصال اور امتیازات کا شکار ہورہے ہیں؟

(Why children subjected to physical, Mental, sexual abuses and discrimination)

- اساتذہ کی جسمانی سزاؤں،نفسیاتی ہراسانی والی سزاؤں کا بچوں کی زندگی پر ہونے والے اثرات سے عدم وقفیت۔
- اساتذہ کا ماننا ہے کہ بچے سزا کے ذریعہ ہی سیکھتے ہیں۔
- بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والی حرکتوں سے اساتذہ کا پرہیز نہ کرنا۔
- سزاؤں سے پرہیز کرتے ہوئے Motivation' حوصلہ افزائی Encouragement وغیرہ طریقوں کو استعمال نہ کرنا۔
- کبھی کبھار اولیائے طلباء خود اپنے بچوں کو سزا دینے کے لیے اساتذہ سے خواہش کرنا۔
- طلباء' اولیائے طلباء اور اساتذہ کے درمیان بہتر تعلقات کا نہ ہونا۔
- مختلف امور سے متعلق بچوں میں پائی جانے والے خوف اور ان کے برتاؤ کے بارے میں وقتاً فوقتاً اساتذہ و اولیائے طلباء آپس میں گفتگو نہ کرنا۔
- اچھے کام جب کبھی بچے انجام دیتے ہیں اس کی ستائش اولیائے طلباء کے سامنے نہ کرنا۔
- اساتذہ کا اس بات سے واقف نہ ہونا کہ بچوں کو سزا نہیں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔
- تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کے دوران فعال حصہ لینے والے اور اچھے نشانات (نتائج) حاصل کرنے والے طلباء کی ستائش کرنا۔دیگر بچوں کی ہمتیں پست کرنا۔تمام بچوں کے ساتھ یکساں طور پر محبت وشفقت سے پیش نہ آنا۔
- عموماً تعلیم میں کمزور بچے (طلباء) اساتذہ سے دوری قائم رکھتے ہیں' اس طرح کے بچوں کی صلاحیتوں کی شناخت کر کے متعلقہ میدانوں میں ہمت افزائی نہ کرنا۔
- اولیائے طلباء کی معاشی حالت' ان کی ذات' مذہب' صنفی' لسانی' علاقے کے بنیاد پر طلباء سے امتیاز برتنا۔

- بچوں میں اعتماد، دلچسپی، ہمت اور ''میں حاصل کر سکتا ہوں'' کا جذبہ، اور مسائل سے ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے مواقع اساتذہ فراہم نہ کرنا۔
- اساتذہ کمرۂ جماعت میں جمہوری اقدار، سماجی انصاف ومساوات جیسے اقدار پر یقین کرتے ہوئے اوران پر عمل آوری کے ذریعہ کمرۂ جماعت میں اکتسابی ماحول کو فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان اقدار کو فروغ نہ دینا۔
- بچپن میں اسکول میں فروغ دی جانے والی جسمانی، نفسیاتی، ذہنی نشو ونما کے اسکول میں فروغ پانے کے بجائے ان میں خوف و ہراس کا فروغ پانا۔
- طالب علم کی عزت ومرتبہ کو اہمیت دینے والا، ان کے حقوق کی حفاظت کرنے والا ماحول اسکول میں نہ پایا جانا۔
- طلباء میں موجود صلاحیت واستعداد کی شناخت کر کے ان کے فروغ کے لیے تدریس نہ کرنا۔

مندرجہ بالا تمام حالات کی وجوہات پر غور کر کے مسائل حل کرنا چاہیے نہ کے سزا دینا چاہیے، اپنی صلاحیت (طاقت) اختیارات کو بچوں پر آزمانے کے بجائے مسئلے کی نوعیت کو سمجھ کر حل کر کے، محبت وشفقت کے ساتھ پیش آتے ہوئے بچوں میں متوقع تبدیلی حاصل کرنا چاہیے۔

بچوں کی پسند، ناپسند سے واقفیت کے ذریعہ ان کے خیالات کی قدر کرتے ہوئے اکتساب میں بہتری حاصل کر سکتے ہیں۔

بچوں کو اس طرح کا ماحول فراہم کرنا چاہیے جس میں ان کے خیالات آزادی کے ساتھ اظہار کر سکے۔ بچے ایسے خیالات کو آزادی کے ساتھ اظہار کر سکنے والا ماحول کو برقرار رکھنا چاہیے۔

بچے جس ماحول میں نشونما (پرورش) پاتے ہیں اس کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہ باقی زندگی تمام برقرار رہتا ہے۔ بچہ خوف وہراس میں مبتلا ماحول میں اگر پرورش پاتا ہو تو وہ بہتر شہری کی حیثیت سے اپنی شخصیت کو سنوار نہیں سکتا۔ جو کوئی اپنے خیالات کا آزادی کے ساتھ اظہار کر سکتے ہیں وہی لوگ غور وفکر، تجزیہ کر سکتے ہیں اور مسائل کو ہمت کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ سماج کے تئیں ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ یہ خیال کہ علم سزا دینے سے حاصل ہوتا ہے، بچوں کو آزادی دینا ٹھیک نہیں ہے، نظم وضبط کی پابندی کرنا وغیرہ غلط فہمی ہے۔ یہ تمام بچوں کی فطرت کے خلاف ہے۔ یہ جان لیں کہ نظم وضبط کا معنی یہ ہرگز نہیں ہے کہ وہ (بچے) بات چیت نہ کریں اور کہی گئی بات پر عمل کریں۔ تعلیم میں کمزور ہونے کی وجوہات جاننے کی مناسب جماعت اول سے چہارم تک کی استعداد حاصل کر سکنے والی تدریسی حکمت عملی ہونی چاہیے، تعلیمی اعتبار سے کمزور بچے سے متعلق ذکر بار بار کر کے اس کے بے عزتی تمام ساتھیوں کے سامنے کرنے سے وہ بچہ سب سے پہلے اسکول کو غیر حاضر ہوتا ہے، آخرکار Drop out ہو جاتا ہے۔ بچوں کو دوستانہ اکتسابی ماحول فراہم کرنا، اظہار خیال کی آزادی فراہم کرتے ہوئے متوقع نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

4.5 قانونِ حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم 2009۔ بلاخوف وخطر کا ماحول، اظہار خیال کی آزادی سے متعلق تذکرہ کیے گئے سیکشن، تفصیلات

(RTE - 2009 Related sections for Fear free Environment and Freedom)

قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم 2009 کے سیکشن 17 میں اس طرح ہے۔ بچوں کو جسمانی سزا دینا، ذہنی ہراسانی پہنچانا، امتناع عائد کیا گیا ہے۔

- سیکشن 17 کے ذیلی سیکشن (1) کے لحاظ سے کوئی بھی لڑکا/لڑکی کو جسمانی سزا دینا، ذہنی ہراسانی کا شکار نہیں کرنا چاہیے۔
- ذیلی سیکشن (2) کے لحاظ سے ذیلی سیکشن (1) میں (موجود) ذکر کیے گئے امور کے خلاف ورزی کرنے والے فرد کو اس کے ملازمتی

قوانین کے لحاظ سے تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

- ❖ پسماندہ طبقات' ناگہانی حالات کے شکار طبقوں سے تعلق رکھنے والے بچے کسی بھی امتیاز کے بغیر' تحتانوی تعلیم حاصل کرنے، اس کی تکمیل کے لیے حائل رکاوٹیں دور کرنے کے لیے تمام اقدامات مقامی حکومتی ادارے' متعلقہ حکومتیں کوشش کریں۔ اس پر عمل آوری کے لیے قانون 2009 - RTE کے سیکشن 8' 9 میں ہدیت دی گئی ہے۔
- ❖ بچوں کے حقوق کی پامال ہونے پر دوسرے قوانین جیسے IPC 1989' ایس سی' ایس ٹی مظالم مخالف قانون کے تحت قانونی کارروائی کے لیے RTE کسی طرح کی رکاوٹیں کھڑی نہیں کرتا ہے۔
- ❖ سیکشن 29 کا ذیلی سیکشن (2) کلاؤز G کے لحاظ سے تعلیمی منصوبہ میں جانچ کا عمل بچوں میں کسی قسم کے تناؤ' خوف جیسی کیفیات سے پاک، اپنے خیالات کا آزادی کے ساتھ اظہار کرنے میں مدد دینے والا ہو۔ سیکشن 30' 31 کے تحت بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال (NCPCR) اور ریاستی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال قائم کیے گئے ہیں۔

امتیازات وسزاؤں سے پاک' خیالات کا آزادی کے ساتھ اظہار کرنا' اکتساب کے لیے معاون محب اطفال ماحول کی فراہمی تناؤ سے مبرا مقاصد کا حصول بلاخوف وخطر ماحول ہی سے ممکن ہے۔ بلاخوف وخطر ماحول کی فراہمی آزادی اظہار خیال کے لیے ہر معلم' صدر مدرس کوشش کرنا چاہیے۔

4.6 سزائیں - اقسام (Types of Punishments / Abuses)

1. جسمانی سزا :

بچوں کو مارنا' اٹھ' بیٹھ کرانا' نوچنا' چمٹنا' مرغا بنانا' سروں پر بیاگ رکھ کر ٹھہرانا' گھٹنوں کے بل ٹھہرانا' آپس میں ناک پکڑ کر تھپڑ رسید کرنا، برقی شاک لگانا' کان مروڑنا' دوڑانا' دھوپ میں ٹھہرانا' بال پکڑ کر کھینچنا' انگلیوں کے بیچ سکیل / لکڑی رکھ کر دبانا' لکڑی' دوسری چیزوں سے مارنا' سر' ہاتھ' دیگر جسم کے مقامات پر مارنا وغیرہ جسم کو تکلیف پہنچانے والی جسمانی سزاؤں کے تحت آتے ہیں۔

2. ذہنی سزا :

بچوں سے گالی گلوج کرنا' عزت نفس کو ٹھیس پہنچانے والے الفاظ استعمال کرنا' کھیل' گانے کے مواقع فراہم نہ کرنا' صدر مدرس کے پاس بھجوانا' گھر واپس بھیج دینا' جماعت میں داخل ہونے نہ دینا' ان کے ساتھ والدین کو بلوانا' ان کے سامنے غصہ کرنا دوسروں سے تقابل کرنا' جھڑکنا' بے عزت کرنا' دوسرے القاب سے پکارنا' والدین کے پیشوں کا' ذات کا نام لے کر مذاق اڑانا' حالت صحت کو موٹا' دبلا (سوکھا) کہہ کر ہنسی اڑانا' گدھا' کند بیل لکھ کر گلے میں ڈالنا' جسمانی کمزوریوں کو ظاہر کرنا دروازہ کے باہر ٹھہرانا وغیرہ کو ذہنی سزا کہہ سکتے ہیں۔

3. امتیاز :

ذات' مذہب' زبان' رنگ ونسل' علاقائی وصنفی امتیازات کو ظاہر کرنا امتیاز کہلاتا ہے۔

4. جنسی ہراسانی :

موجودہ حالات میں جنسی ہراسانی کے شکار بچے کم ہی ہوسکتے ہیں۔ اس دور میں لڑکے بھی اس ہراسانی کا شکار ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ جنسی ہراسانی کی کئی قسمیں ہیں۔

- ❖ مخصوص جسمانی اعضاء کو ہاتھ یا کسی اور شئے سے چھونا۔

- عریاں تصاویر اور اشکال بتلانا۔
- غیر اخلاقی اشارے کرنا۔
- ذو معنی جملے ادا کرنا۔
- مخصوص اعضاء کی تعریف کرنا۔
- گلے لگانا' بوسہ لینا۔
- فحش کلمات لکھنا۔

4.7 بچے اسکول سے کیوں اکتا جاتے ہیں؟

(Why children feel tired and bored in schools?)

- چاق و چوبند نظر نہ آنا۔
- بچپن میں پائی جانے والی فطری خواہش' جوش وولولہ اسکول میں داخلہ لینے کے بعد کیوں نظر نہیں آ رہا ہے۔
- کئی گھنٹوں تک ایک جگہ' ایک ہی قسم کے کام کرانا۔
- غور وفکر ابھارنے والے کام نہ دینا' اکتسابی عمل میں مکمل مشغول نہ کرنا۔
- Challenges پر مبنی مقاصد کا تعین نہ کرنا۔
- طلباء کی زیادہ تعداد
- اولیائے طلباء اور معلمین بچوں سے بہت زیادہ بہتر تعلیمی نتائج کی امید کرنا۔
- یہ ایقان کہ علم کے معنٰی معلم تدریس کرنا' بچے لکھنا' پڑھنا ہے۔
- حلقہ عمل کے مشاہدات کی گنجائش فراہم نہ کرنا۔
- کھیل کے میدان دستیاب نہ ہونا اور ہونے کے باوجود نہ کھلانا۔
- T.V اور انٹرنیٹ کا زیادہ استعمال' گھنٹوں T.V' کمپیوٹر کے سامنے بیٹھنا۔
- Lecture method کے ذریعہ تدریس کرنا' تدریسی واکتسابی عمل میں بچوں کو شرکت کا موقع نہ ہونا۔
- بچوں کے خیالات کے اظہار کے لیے گنجائش نہ دینا بچے سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں اظہار کرنے کے بجائے Study material' Guides اور کتاب دیکھ کر کئی بار لکھنا۔
- بچوں کو تعلیم مادری زبان میں حاصل کرنے کے بجائے زبردستی دوسری زبان میں تعلیم دی جا رہی ہے۔
- بچوں کے خیالات پر یقین نہ کرنا۔
- بچوں کے تئیں محبت وشفقت کا ظہار نہ کرنا۔
- اساتذہ اپنے خیالات زبردستی بچوں پر نافذ کرنا۔
- بچوں کا اکتساب کا وقت زیادہ ہو گئے ہیں۔ تعطیلات میں بھی کام کرنا۔ کھیلنے' افراد خاندان' دوستوں کے ساتھ وقت گذارنے کا وقت نہ ہونا۔

4.8 بچوں کی سزاء سے متعلق یقین، وہم وگمان

(Myths & Beliefs on punishment to children)

اساتذہ کا ماننا ہے کہ سزا سے ہی علم حاصل ہوتا ہے۔ہم نے اسی طرح حاصل کی ہے اسی لیے پڑھائے جانے والوں کو بھی اسی طرح سے پڑھانا درست ہے۔

یہ خیال کرنا کہ بچوں کو ڈرانے پر ہی بغور سنتے ہیں۔

بچوں کی تعداد زیادہ ہونے پر سزا دینے کی حالت، اولیائے طلباء کی خواہش کہ بچے معیاری تعلیم حاصل کریں۔اساتذہ پر دباؤ ڈالنے سے موافق حالات پیدا ہوتے ہیں لیکن متوقع نتائج حاصل نہیں ہوسکتے۔ہم سزا کس توقع کے ساتھ دے رہے ہیں؟ اکتساب، سزا میں کیا تعلق ہے سوچیے؟ بچوں کے اکتساب کا انحصار ان کو فراہم کی جانے والے تدریسی واکتسابی سرگرمیاں مواقعوں پر مہارتوں، دلچسپیوں اوران کے رویوں (رجحانات) پر ہوتا ہے۔اس کے بجائے، قابو میں رکھنے کے ذریعہ، یا سزا دینے سے اکتساب ممکن نہیں ہے۔خوف و ہراس کے ماحول میں اکتساب کا عمل نہیں ہوتا ہے۔بچوں میں متوقع استعداد کا حصول نہ ہونے پر اس کی وجوہات کا تجزیہ کرکے حل کرنے کی راہیں تلاش کرکے اس پر عمل کرنا چاہیے تاکہ بچوں کی آزادی تلف کرکے، سزائیں دے کر خوف و ہراس کا ماحول فراہم نہ کرنا چاہیے۔بچوں کی فطرت کے مخالف طریقوں کو اختیار کرنے کے بجائے گھر، اسکول میں بچوں (ان) کی فطرت کو جان کر، بچپن ایک تعمیری مرحلہ مانتے ہوئے اس کے لیے بلاخوف وخطر کا ماحول فراہم کرکے، اظہار خیال کی آزادی دے کر بچوں میں متوقع نتائج سے حاصل کرسکتے ہیں۔

بلاخوف وخطر کا ماحول، اظہار خیال کی آزادی تعلیمی نظام کے اخلاقی وپیشے کے امور کی حد سے آگے بڑھ کر اب ان کو قانونی امور میں تبدیل ہوگئے ہیں۔RTE-2009 نے اس بات کو شامل کیا ہے کہ بچے جہاں پر بھی ہو وہاں بلاخوف وخطر کا ماحول ہونا چاہیے۔

4.9 بچوں کی فطرت (Nature of Child)

- ❖ ہر امر کو جوش وولولہ کے ساتھ مشاہدہ کریں گے، جاننے کے لیے سوال کریں گے۔
- ❖ تجربات کرکے دیکھتے ہیں۔
- ❖ مستقل ایک ہی جگہ بیٹھنے کے بجائے ہر جگہ گھومتے رہتے ہیں، ہر بات (چیز) کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔
- ❖ اپنے تجربات، واقف موضوعات پر ہم جماعت ساتھیوں سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔
- ❖ ہم جماعتی ساتھیوں سے تبادلہ خیال کرتے ہوئے کئی معلومات حاصل کرتے ہیں۔معلوم موضوعات پر ان سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔
- ❖ سرعت ومستعدی کے حامل ہوتے ہیں۔تمام سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔

بلاخوف وخطر کا یہ ماحول گھر، اسکول، سماج میں فراہم نہ کریں اور آزادی نہ دیں تو ہم بچوں کی فطرت کے خلاف عمل کرنے والے ہی ہوں گے۔

ایسا بلاخوف وخطر کا ماحول فراہم کرنا چاہیے کہ اسکول میں شریک طالب علم اپنی فطری کیفیت نہ کھوئے۔محفوظ جگہ پر ہی بچے آزاد رہتے ہیں۔خوف وخطر کے ماحول میں ہم متوقع نتائج حاصل نہیں کرسکتے۔اسکول آنے والے بچے کو ہم کئی طریقوں سے قابو میں رکھنے کی کوشش کرنے سے فائدے کے بجائے نقصان ہی زیادہ ہوتا ہے۔یہیں بیٹھے ہو زیادہ باتیں نہ کرو، بتایا گیا کام ہی کرے۔دوسرے امور کے بارے

میں سوچنا بھی نہیں اس طرح عائد کیے جانے والے اصول وضوابط سے بچے غور وفکر کرنے والوں کے بجائے انحصار کرنے والے تیار ہوتے ہیں۔بچوں کی دلچسپیاں، عدم دلچسپیاں، مہارتوں کی شناخت کرنی چاہیے۔اس کے لحاظ سے کام تفویض کریں۔مقاصد کا تعین کیجیے اس طرح ان کی دلچسپی کے کام تفویض کرنے پر اس کام میں کتنی بھی مشکلات ہونے پر بھی خوشی خوشی کام کو تکمیل کرنے کے لیے محنت کرتے ہیں، اور اس کام کے لیے جتنا بھی وقت لگے وہ اس میں مصروف ہوتے ہیں۔

بچپن تعمیری دور :

بچوں کا بچپن تعمیری دور ہے۔اس دور میں ہر چیز جلد، فوراً اخذ کرتے ہیں۔سوچتے، تجزیہ کرتے ہیں۔اس دور میں جو بھی جس قسم کے ماحول میں پرورش پاتا ہے۔اسی کا اثر زندگی بھر برارار رہتا ہے۔اس دور میں ڈرتے ہیں تو ڈر برقرار رہتا ہے۔بچوں کو ہمت دلائیں تو مسائل کو ہمت سے نمٹتے ہیں۔آزادی فراہم کرنے سے ذہنی نشوونما ہوتی ہے۔نئی ایجادات کے مواقع فراہم کرنے والے ثابت ہوسکتے ہیں۔اس لیے اس تعمیری دور میں بچوں کی فطرت کے مطابق طرزِعمل اختیار کر کے ان کی مہارتوں، دلچسپیوں کو بلاخوف وخطر کا ماحول، اظہار خیال کی آزادی فراہم کرنے سے اکتساب کے ساتھ ساتھ مستقبل زندگی کو بھی بہتر طریقے سے تعمیر کرنے کا موقع فراہم کرسکتے ہیں۔

4.10 بچوں کو سزا کیوں دی جاتی ہے؟ وجوہات۔تجزیہ، کہاں تک درست ہے

(Why children are Punished - Reasons - Analysis)

ذیل میں دیئے گئے وجوہات سے خصوصاً بچوں کو سزا دینا، بے عزت کرنا، پڑھنا نہیں آتا ہے، کند ہے۔کہتے ہیں۔

- تعلیم میں کمزور رہنا۔
- گھر کا کام، دیا گیا کام انجام نہ دینا، سبق پڑھ کر نہ آنا۔
- ٹھیک پڑھ نہ سکنا، لکھ نہ سکنا۔
- اسکول دیر سے آنا اسکول کے وقفہ میں باہر گھومنا۔
- شرارت کرنا۔آپس میں لڑنا، جھگڑنا۔
- اسکول، سماج کی جائداد تباہ کرنا۔

ان وجوہات کی بنا سزا دی جاتی ہے۔اس طرح کی حالت کیوں واقع ہوئی اس کے ذمہ دار کون؟ تجزیہ کریں گے

تعلیم میں کمزور رہنا :

بچے سیکھنے کے لیے اسکول آتے ہیں۔اسکول بچوں کے اکتساب کی ذمہ داری لے۔بچے تعلیم میں کمزور رہنے کی اہم وجہ ان کو اقل ترین استعداد جیسے لکھنا، پڑھنا، ریاضی کے امور اربع نہ کرسکنا ہے۔یہ اقل ترین استعدادیں ان میں موجود نہ ہو تو وہ اکتسابی عمل میں حصہ نہیں لیتے۔پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔یہ اقل ترین استعدادیں جماعت دوم مکمل کرنے سے پہلے ہی ان کے حصول کے لیے معلم ذمہ داری لے ورنہ اقل ترین استعداد جن بچوں میں موجود نا ہو ان کے نصاب کو مکمل کرنے کے بجائے ان استعدادوں کو حاصل کرنے تک متبادل تدریس (Remedial teaching) اختیار کر کے کم از کم پڑھنا، لکھنا، ریاضی کے امور اربع سے واقفیت کرا کر ہی نصاب پڑھائیں۔حصول تعلیم کے عمل میں تمام بچے یکساں نہیں ہوتے ہیں۔بعض جلد سیکھ جاتے ہیں۔بعض آہستہ سے سکھتے ہیں۔یہ بچوں کی نشوونما سے متعلق ہے۔اس وقت بچوں کو انفرادی طور پر مدد دے کر فہم فراہم کر کے ہمت افزائی کی جائے۔اس وجہ سے بچوں کو اپنے آپ پر یقین پیدا ہوتا ہے۔

ٹھیک پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے بچے سیکھنے میں کمزور رہنا ان کی غلطی نہیں ہے۔ نا پڑھ سکنا' نا لکھ سکنا ان کی غلطی نہیں۔ کہیں نہ کہیں ہم اس پر توجہ نہیں کی۔ ان کو یوں ہی چھوڑ دیا۔ ہم ہی انہیں درست کرنا چاہیے اس کی ذمہ داری اسکول ہی لینا چاہیے۔

غلطیاں کرنا' بچوں کی فطرت ہے۔ دراصل بچے غلطیاں کرتے ہوئے سیکھتے ہیں۔ اساتذہ بچوں سے کہنا کہ یہ فطری عمل ہے غلطیاں ہوں تو بھی کوئی پرواہ نہیں۔ کوشش کرنے کا عمل ہی اہمیت رکھتا ہے۔ سیکھنے کے عمل میں غلطیاں ہونا فطرت (Doing mistakes is ok) اس بات کو تختہ سیاہ پر لکھیں۔

بچوں میں وسیع تر مہارتیں پائی جاتی ہیں۔ بچے کسی بھی مشکل تصور کی سیکھ لیتے ہیں، جس کے لیے اساتذہ کا تعاون ضروری ہے اور بچوں کی ہمت افزائی کریں۔ ''غلطیاں نہ کرنا، غلطیاں کرنے سے سزا ملے گی'' بچوں میں اگر ایسا تصور ہو تو وہ ہرگز کوشش نہیں کریں گے۔ بے خوف' آزادانہ' حوصلہ کن ماحول میں ہی بچے اچھی طرح سیکھ سکتے ہیں اور سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

لہٰذا تعلیم میں کمزور/پسماندہ بچوں کا پایا جانا بچوں کی نوعیت پر نہیں بلکہ اساتذہ اور اسکول پر منحصر ہوتا ہے، اس لیے سزائیں دینا' ڈانٹنا' نا امید کرنا' تعلیم حاصل نہ کرنے کی قابلیت' ناکام (Fail) ہونے کے ذمہ دار بچوں کو ٹہرانا ٹھیک نہیں۔ بچوں کی بہتر تعلیم کی ذمہ داری صرف اور صرف اسکول اور اساتذہ ہی لینا چاہیے۔

Only teacher can change the situation :

- ❖ I can make a difference
- ❖ I will make a difference
- ❖ I want to make a difference

گھر کا کام' دیئے گئے بتلائیے گئے کام نہ کرنا' پڑھ لکھ کر نہ آنا :

گھر کا کام (Home work) نہ کرنا' پڑھ لکھ کر نہ آنے کی اہم وجہ بچے از خود گھر کا کام نہیں کر پانا اور کرنے کی صلاحیت نہ رکھنا' گھر کا کام نہیں کر پانے والے بچوں کی حوصلہ افزائی کا نہ ہونا، سبق پر عبور ہو تو بچے دیئے گئے مسائل حل کر سکتے ہیں اور اسی میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اسکول کو چاہیے کہ گھر کا کام دینے سے قبل کمرۂ جماعت میں دیئے گئے مسائل بچے کس حد تک کر رہے ہیں اندازہ لگانا چاہیے۔ اس کو چاہیے کہ بچے کیوں مسائل حل نہیں کر پا رہے ہیں از خود ایک مسئلہ دے کر مشاہدہ کرتے ہوئے وجوہات معلوم کر لیں۔ اور انہیں مسائل حل کرنے کے قابل بنانے کے بعد گھر کا کام دیا جائے۔ جیسے ہی بچے کوشش کرتے ہیں یا غلطیاں کرتے ہیں تو بھی بچوں کی تعریف وتوصیف کرے۔ مدرس کو اس بات کا بھی فہم ہونا چاہیے کہ بچہ کے گھر کا ماحول بچہ کو گھر کا کام (Home work) کرنے کے لیے مناسب ہے یا نہیں؟

اس لیے بچوں کو گھر کا کام کرنے کے قابل بنائیں اور حوصلہ افزائی کریں۔ ڈانٹنا' ڈرانا' خوف زدہ کرنا مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ بچے خوف زدہ ہونے پر اسکول غیر حاضر ہو جاتے ہیں، اسی طرح چند روز بعد اسکول ترک کر دیتے ہیں۔ بے خوف اور آزادانہ ماحول میں ہی بچے اپنے منفرد انداز میں کوشش کرتے ہیں۔ کوشش ہی اکتساب کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے اس لیے اساتذہ بچوں کی کوششوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

بچوں کا شرارت کرنا' آپس میں لڑنا اور جھگڑنا :

عام طور پر بچوں کی شرارت کرنے' لڑنے جھگڑنے پر اساتذہ دونوں گروہوں کو سزا دیتے ہیں۔

بچوں کی نوعیت کا مشاہدہ اگر کیا جائے تو ان میں بہت صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ وہ ایک ہی مدرس کے پاس گھنٹوں تک نہیں بیٹھ سکتے۔ اٹھ کھڑے ہونے' بات کرنے' گفتگو کرنے باہر گھومنے وغیرہ کے لیے ان کا جسم اور ذہن اکساتا رہتا ہے۔ کھیلنے کودنے کو جی چاہتا ہے۔ وہ کچھ نہ

کچھ کرنا چاہتے ہیں۔اس مطابق ہم بچوں کو کام دینا چاہیے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ کتاب کا مطالعہ کروایئے یا گائیڈ کی مدد سے سوالات کے جوابات لکھوائے چونکہ یہ کام چست نہیں ہوتا۔مختلف اشیاء کا مشاہدہ کرنا' ازخود سوچ کر لکھنا' بحث ومباحثوں میں حصہ لینا' معلومات کا اکٹھا کرنا شکلیں' کھینچنا' تصاویر ڈالنا' کہانیاں پڑھ کر' سن کر ان پر گفتگو کروانا' تجربات کروانا' ماحول کا مشاہدہ کرنا وغیرہ جیسے اکتسابی مشاغل دیئے جائیں۔اچھے کام دینے سے مراد ان سرگرمیوں میں بچوں کو مشغول کر کے انفرادی یا اجتماعی طور پر کام انجام دینے سے وہ غیر معمولی دلچسپی' توجہ اور جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔ایسے حالات میں شرارت کرنا لڑنے جھگڑنے کے ماحول نظم وضبط سے خالی نہ ہوں گے بلکہ کام کرنے میں' مسئلہ کا حل تلاش کرنے میں تجربات کرنے میں بچے مشغول ہو جاتے ہیں۔

اس قسم کے مشاغل دے کر بچوں کی شراکت داری کو یقین بنانے کے لیے مدرس کو چاہیے کہ سوچ سمجھ کر مختلف قسم کے مشاغل کا ازخود منصوبہ تیار کرلے۔ بچے مشاغل کرتے وقت ان کی مدد کرے۔کمرۂ جماعت میں سوچنے غور وفکر کرنے والے سوالات تختہ سیاہ پر لکھ کر بحث کروائیں۔چست وتیز اکتساب' تدریسی مشاغل کے ذریعہ بچے دن تمام چست اور محرک رہیں گے۔بچپن میں پائے جانے والے مہارتیں جیسے ذوق وشوق' جوش وخروش' مستعد' کام کرنے کا جذبہ' تخلیقیت کو مدرس تعلیم کی طرف موڑلے۔جس کے لیے معلم نصیحت آموز کتابوں کا مطالعہ کرے۔بہترین مشاغل' منصوبہ کام کو بچوں سے کروایئے۔بچپن کے مرحلہ کے متعلق فہم رکھتے ہوئے اس کے مطابق بچوں میں محرکہ پیدا کرتے ہوئے ترغیب دیئے ہوئے مختلف طریقوں سے سکھانے کے لیے مدرس تیار رہے۔ایسے حالات میں ڈانٹنے سزا دینے کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔

اسکول کو دیر سے آنا' اسکول کے اوقات میں باہر گھومنا :

بچے اسکول کو دیر سے آنے کے اہم وجوہات (1) اسکول کی تئیں دلچسپی کا نہ ہونا (2) بچوں کے خاندان کا پس منظر۔

بچوں کے خاندان کا پس منظر کا مشاہدہ کیا جائے تو بچوں کو اسکول کے لیے تیار کرنا ایک عمل ہے۔صبح سویرے جاگنا' نہانا' بچوں کے لیے ناشتہ تیار کرنا' اسکول کا وقت ہونے کے ہدایات دیتے ہوئے انہیں تیار کرنا۔اپنا بستہ (School Bag) ' سلیقہ سے رکھنا' وغیرہ تعلیم یافتہ خاندانوں میں ہونے والا عمل ہے۔لیکن ناخواندہ' مزدوری کرنے والے خاندانوں میں اس طرح کا عمل نظر نہیں آئے گا۔غذا بھی تیار نہیں رہے گا۔گھر میں وقت بتلانے والی گھڑی بھی موجود نہیں ہوگی۔بعض اولیائے طلباء صبح سویرے ہی کام پر چلے جاتے ہیں۔ان حالات میں بچے ازخود تیار ہوکر اسکول بیاگ کے ساتھ اسکول آتے ہیں۔بغیر غذا/ ناشتہ کے چلے آتے ہیں اسکول کو مکمل تیاری کے ساتھ نہیں آتے۔تاخیر سے دیر سے آتے ہیں۔بعض بچے گھر اور کھیتوں میں کام بھی کر کے آتے ہیں۔

معلم کو ایسے حالات سے واقفیت اور آگہی ہونا چاہیے۔بچوں کے خاندان کا پس منظر' خاندان کے حالات کا معلم کو فہم ہونا چاہیے۔ معلم کو چاہیے کہ لازمی طور پر بچوں کے گھر جا کر ان کے والدین سے گفتگو کرے' خاندان کے متعلق' بچوں کے حالات کے متعلق معلومات حاصل کرے۔جس کے مدد سے معلم صحیح فیصلہ لے کر بچوں کی حوصلہ افزائی کر آ سکتا ہے' اس کے برخلاف بچے اسکول کو دیر سے آنے پر' غیر حاضر ہونے پر گھر کا کام (Home work) نہ کرنے پر' ڈانٹنے سے' بے عزت کرنے سے بچے اسکول اور اساتذہ کے تئیں دلچسپی کا اظہار کریں گے اور اسکول سے دور رہنے کی کوشش کریں گے۔

اسکول کا خوف' ستائشی ماحول کا نہ ہونا' گھنٹوں تک ایک ہی جگہ بٹھا دینا' ہلنے حرکت نہ کرنا' گفتگو کرنے سے روکنا' تنگ کمرۂ جماعتیں' صاف اور صحت مند ماحول کا نہ ہونا جلد تھک جانا جیسے کاموں سے بچے اسکول کے ماحول سے دور رہنا چاہتے ہیں۔لہٰذا بچوں کو کمرۂ جماعت میں گھومنے پھرنے کی اجازت دی جائے۔باہر لے جائے' کھیل کود منعقد کرے۔انہیں چست رکھنے اور محرکہ پیدا کرنے کی کوشش کی

جائے۔آزادی دی جائے‘ ان کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آئیں۔اس لیے اساتذہ کو بچپن کے مرحلہ کا مکمل فہم رکھنا چاہیے۔

بلاوجہ بچے کچھ بھی نہیں کریں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ان وجوہات کو سمجھیں۔بچوں کی پسند اور ناپسند معلوم کرلیں اور ان کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔بچوں کی نشو ونما اور سیکھنے کے لیے چھوٹی سی توصیف تعریف‘ شاباشی دیتے ہوئے حوصلہ افزائی کرے‘ لیکن ڈانٹنا‘ سزا دینا‘ حقارت کی نظر سے دیکھنا‘ نفرت کی نظر سے دیکھنا‘ آپ کو نہیں آتا کہنا‘ بے عزت کرنا‘ برا بھلا کہنا‘ جیسے کام ایک مہذب اور تعلیمی یافتہ فرد کو زیب نہیں دیتے۔غصہ میں آنا‘ طیش میں آنا‘ جذباتی ہو جانے پر بڑے لوگ ہی قابو نہ پاسکے تو بچے کیسے قابو پاتے ہیں۔ بچے ہماری نقل کرتے ہیں۔اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں ہمارے اقدار‘ عادات اور ہمارے سلوک کی تقلید کرتے ہیں۔کسی دوسرے سے حاصل کرنے کی گنجائش نہیں۔ہم بچوں کو مثالی زندگی‘ رحم وکرم‘ پیار ومحبت‘ شفقت‘ ذمہ دارانہ برتاؤ سکھائیں۔ بچے سن کر سیکھنے سے زیادہ دیکھ کر مشاہدہ کرتے ہوئے‘ تقلید کرتے ہوئے زیادہ سیکھتے ہیں۔

4.11 سزا کے اثرات (Impact of Punishments)

جسمانی سزا بچوں پر مثبت اثرات نہیں ڈالتی۔اس سے فائدہ سے بھی زیادہ نقصان ہوتا ہے اس کی وجہ سے بچوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچتی ہے اس کے علاوہ ان میں احساس کمتری فروغ پا کر تشدد کے ذریعہ ہی مسئلہ اصل تلاش کرنے کا غلط تصور پیدا ہوتا ہے اور اس کا گہرا اثر سماج پر پڑھتا ہے۔اس لیے ہر اسکول میں جسمانی ذہنی سزائیں‘ بغیر کسی امتیاز کے ’’بے خوف‘‘ ماحول فراہم کرنا چاہیے۔ بچوں کو بے عزت کرنے حقارت کی نظر سے دیکھنے پر وہ اپنی خود اعتمادی کھودیتے ہیں اور وہ خوف زدہ‘ بزدل بن جاتے ہیں۔

معلم اور متعلم / طالب علم کے تعلقات اکتساب پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔اس لیے اسکول میں‘ کمرۂ جماعت میں اساتذہ کا پیار‘ بھروسہ‘ ہمت افزائی ملے تو بچے دلچسپی کے ساتھ تدریسی واکتسابی مشاغل میں حصہ لیتے ہیں اور نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

4.12 بچوں کے حقوق - اساتذہ کا ردعمل‘ حقوق پر مبنی تدریس

(Child Rights - teachers Sensitivity and Rights Oriented Pedagogy)

بچے ہندوستان کا مستقبل ہوتے ہیں۔قوم کے معمار‘ انہیں پر ملک کے اتحاد‘ اجتماعیت عظمت ترقی منحصر ہوتے ہیں، ہمہ جہتی ترقی کے لیے ضروری تعلیم پر بچوں کی ترقی منحصر ہوتی ہے۔ہم ہمارے بچوں کو گھر میں اسکول میں کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ بچوں کو کتنی اہمیت دیتے ہیں؟ جیسے نکات پر ترقی منحصر ہوتی ہے۔

بچوں کے حقوق کا احترام کرنا اور عمل میں لانے کے ذریعہ بچوں کو ملک کے لیے کار آمد‘ کام کرو اچھے انسانی وسائل کی طرح تیار کیے جاسکتے ہیں۔

بچوں کے حقوق

بچوں کے حقوق بنیادی طور پر چار ہیں۔ایک بنیادی حق کے تحت دیگر ذیلی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی حقوق حسب ذیل ہیں۔

1. ترقی کرنے کا حق (Right to development) :

اس میں تعلیم حاصل کرنے کا حق والدین سے علیحدہ نہ کرتے ہوئے حاصل ہے‘ والدین سے توجہ اور رہنمائی حاصل کرنے کا حق، بچوں کو جسمانی‘ ذہنی‘ سماجی‘ تہذیبی‘ اخلاقی نشو ونما کے حقوق حاصل ہیں۔

تعریف وتوصیف حاصل کرنے کا حق' آزادانہ طور پر سوچنے کا حق' مساوات کا حق' معیاری مفت تعلیم حاصل کرنے کا حق' والدین اور اساتذہ سے پیار ومحبت شفقت حاصل کرنے کا حق کے حامل ہوتے ہیں۔اس لیے تمام طبقوں کے بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کی جائے۔اس بات کا فہم ہونا چاہیے کہ حقوق ہم عطا نہیں کرتے بلکہ بچے حقوق کے حامل ہوتے ہیں۔

بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے ضروری مختلف قسم کے مشاغل اور اکتسابی تجربات / خوشگوار ماحول میں فراہم کیے جائیں۔امتیاز نہ برتا جائے۔

2. جینے کا حق (Survival Rights) :

- ❖ مکمل صحت مند رہنے کا حق
- ❖ متوازن غذا حاصل کرنے کا حق
- ❖ محفوظ پینے کے پانی کا حق
- ❖ کھیلنے کا حق
- ❖ آرام پانے کا حق
- ❖ مساوی صحت مندانہ علاج حاصل کرنے کا حق
- ❖ جسمانی ایذا رسانی سے چھٹکارا پانے کا حق
- ❖ صحت مندانہ ماحول میں جینے کا حق

3. حقِ اشتراک (Right to participate) :

- ❖ کھیل' نغمے' ثقافتی پروگراموں میں حصہ لینے کا حق
- ❖ شخصیت کی تشکیل پانے کا حق
- ❖ عزت حاصل کرنے کا حق
- ❖ توصیف حاصل کرنے کا حق
- ❖ اظہارِ خیال کرنے کا حق
- ❖ رائے ومشورہ دینے کا حق
- ❖ معلومات حاصل کرنے کا حق
- ❖ آزادانہ سوچ کا حق
- ❖ مذہبی آزادی کا حق
- ❖ محبت' دوستی اور میل جول سے رہنے کا حق
- ❖ امتیازات سے چھٹکارا پانے کا حق
- ❖ سیکھنے کے عمل میں بچوں کو شامل ہونے کو اوران کے اشتراک کے حوصلہ افزائی کرنے پر ہی آزادانہ طور پر مشاغل میں حصہ لے کر علم کی تشکیل کرتے ہوئے ترقی پاتے ہیں۔بچے جن امور میں دلچسپی رکھتے ہیں اس کا مشاہدہ کرتے ہوئے کھیل کود' نغمے

اور دیگر مہارتوں میں اشتراک کا موقع عطا کرتے ہوئے ان کی ترقی کی راہ ہموار کریں۔

4. حقِ تحفظ (Protection Rights) :

- بچے جسمانی ایذا رسانی کا شکار پانے سے تحفظ کا حق
- جنسی (ذہنی، جسمانی) ہراسانی سے چھٹکارا پانے کا حق
- والدین کی سرپرستی میں رہنے کا حق
- پیار و شفقت حاصل کرنے کا حق
- سماجی تحفظ پانے کا حق
- ذلت و توہین سے حفاظت کا حق
- تشدد و ہراسانی سے حفاظت کا حق

صنفی، مذہبی، طبقاتی، علاقائی امتیاز و استحصال سے تحفظ کا حق۔ تشدد وغیرہ سے تحفظ کے حقوق بچے حاصل کر سکتے ہیں۔ جسمانی و طبعی سزا سے چھٹکارا پانے کا حق رکھتے ہیں۔ تمام کو مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔ اسکول ایک ایسی جگہ ہے جہاں بچپن کا تحفظ ہوتا ہے۔ حفاظت محبت و شفقت ان کے مسائل کو جان کر بچوں کو مسائل سے دور کیا جاسکتا ہے۔ اسکول بچوں کے لیے مسئلے کا باعث نہ بنے۔

اس لیے اساتذہ بچوں کے حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے، بچوں کو اسکول میں خوش و خرم رکھیں۔ بچوں میں فطری طور پر پائے جانے والے تجسس اور جستجو کو فروغ دیا جائے، بچوں کو گھر پر اور سماج میں ہراسانی کی صورت پر جانکاری حاصل کر کے روک تھام کی جائے۔ بچوں میں اس معلم کے تئیں اپنے مسائل کے حل کے لیے اعتماد کا فروغ دیا جائے۔ اسکول بچوں کے حقوق کے تحفظ کے مرکز کے طور پر کام کرے۔ تدریس اور اکتساب میں ان حقوق کی عمل آوری کا مظاہرہ ہو۔ حقوقِ اطفال ہی انسانی حقوق ہیں بچوں کے جسمانی، ذہنی و اخلاقی ترقی کے لیے اسکول مختلف مشاغل و پروگرام کا اہتمام کرے۔ سزا سے مبرا بلا خوف اور آزادانہ ماحول اسکول میں فراہم کیا جائے۔ اس بات کی ذمہ داری اسکول کی ہے۔

4.13 خوف سے آزاد ماحول - عمل آوری (Fear Free Environment - Implementation)

- بچوں سے مباحثہ کے ذریعہ اصول و قوانین تشکیل دینا۔
- بچوں میں اچھے کردار اور مثبت رجحان پر نظر رکھنا اور توصیف کرنا۔
- بچوں سے متوقع نتائج، کردار، رویہ و سلوک سے متعلق مباحثہ کرنا۔
- مثبت رجحان کی ترقی کے لیے مختلف حکمت عملیوں کو عمل میں لانا۔
- ایک بچے کا دوسرے بچے سے تقابل و موازنہ نہ کرنا۔
- بچوں کے ردّعمل و اظہار کے لیے مواقع فراہم کرنا۔
- تحدیدات کی وضاحت کرنا، ترقی پر شفافیت دینا۔
- حسبِ ضرورت مواقع فراہم کرنا۔
- بچوں کی ترقی سے متعلق والدین سے گفتگو کرنا، جہاں تک ممکن ہو سکے ان کی اچھائی اور ان کے ذریعہ کیے جانے والے کاموں کے متعلق بتانا۔

- بچوں سے گفتگو کر کے بروقت موزوں حکمت عملیاں اپنانا۔
- مناسب توجہ دینا۔
- بچوں کی بہتر کارکردگی کے مواقعوں کی شناخت کر کے شاباشی کے ذریعہ حوصلہ افزائی کرنا۔
- دیئے گئے کام کو تیز اور جلد مکمل کرنے والے بچوں کو زائد کام فراہم کرنا۔
- بچوں سے سرزد ہونے والی غلطیوں کو نظر انداز کرنا۔
- ''تمھیں اس کام کو اس طرح کرنا ہے'' کہنے کے بجائے میں اس کام کو اس طرح کروں گا' کہنے کے لیے مواقع آزادی دینا۔
- ''نہ کیجیے'' جیسے احکامات کا استعمال نہ کرنا۔
- بچوں سے مشفقانہ انداز میں بات کرنا۔
- بچے اپنے طور پر تحدیدات خود بنانے کے لیے تیار کرنا۔
- موزوں کمرۂ جماعت کا اہتمام کرنا۔
- بچوں کو کھیل کے تئیں دلچسپی کو فروغ دے کر اس کو ضروری بنانا۔
- ایسے مشاغل فراہم کیے جائیں جس سے بچوں کی سوچ بامعنٰی ہو جائے۔
- بچوں کو اپنے خیالات کے اظہار کے لیے مواقع فراہم کرنا۔
- بچوں کے کہے گئے الفاظ پر مکمل کان دھرنا' ان پر بھروسہ رکھنا۔
- مشغلات پر مبنی تدریس کے لیے بچوں کو زیادہ سے زیادہ اشتراک دینا حصہ دار بنانا۔
- بچوں کے پسندیدہ امور کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- بچوں کے سماجی پس منظر کا فہم حاصل کرنا۔

4.14 بچوں میں خود اعتمادی اور عزت نفس کا فروغ - اہمیت

(Promoting self confidence and Self esteem in children. Its Importance)

- خود اعتمادی و عزت نفس کسی بھی انسان کو طئے شدہ منزل تک پہنچاتی ہے اسکول کا ماحول' معلم کا سلوک اور تدریس اس طرح ہو کہ بچوں میں خود اعتمادی اور عزت نفس فروغ پائے۔ ہم ان کے فروغ کی کوشش نہ کریں' لیکن کسی بھی موقع پر بچوں کی خود اعتمادی اور عزت نفس کو مجروح کرنے والے کام جیسے امتیاز کرنا' توہین کرنا' تمام طلباء کے سامنے تم نہیں پڑھ سکتے جیسے کلمات نہ کہے جائیں۔ ہر بچے میں فطری طور پر خود اعتمادی اور عزت نفس موجود ہوتی ہے۔ یہ ہر فرد کو اعلیٰ مقام تک پہنچاتے ہیں۔
- ہر معلم کو بچوں کے تئیں ہم احساسی کا جذبہ ہونا چاہیے۔
- ہر بچے میں صلاحیت ہوتی ہے۔ اور وہ سیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ سیکھنے سکھانے کا عمل معلم پر منحصر ہوتا ہے۔ سکھانے کا طریقہ بہتر ہونا چاہیے۔ اس نکتے پر غور کرنے کی ضرورت ہے یہ بات معلم کو سمجھ میں آجائے۔
- کسی بھی موضوع کو بیان کرتے وقت مشکل نہ کرتے ہوئے سہل اور آسان انداز میں مثالوں کے ذریعہ بیان کریں۔ تدریس طویل لکچر کی صورت میں نہ ہو۔

- بچوں کے خیالات کی تضحیک اور نفی نہ کرنا۔
- مقصد کے تعین کے وقت طلباء کی اکتسابی سطح کو مدنظر رکھا جائے۔ مقاصد کے حصول میں ان کی مدد کی جائے۔
- بچوں کا کام صد فیصد نہ ہونے پر بھی ان کی توصیف کرنا' صد فیصد مقاصد حصول کے لیے مدد کو جاری رکھنا۔
- بزرگوں کے جذبات کو سمجھنا اور احترام کرنے کے لیے بچوں کو سمجھانا۔
- بچوں کے اوپر متعینہ ہدف اور ان کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لینا۔
- ہر طالب علم خصوصی قابلیت کا مالک ہوتا ہے۔ ان کی قابلیتوں کی شناخت کیے بغیر تمام امور کو حاصل کرنے کے لیے ان پر دباؤ ڈالنے پر بچے خود اعتمادی کھو دینے کا اندیشہ ہوتا ہے۔
- مستقبل پر جو مثبت رجحان ہوتا ہے وہ بکھر جاتا ہے۔
- بچوں کے اغلاط کی تصحیح کرتے وقت مثبت سوچ رکھیں۔
- خود اعتمادی اور سماجی قابلیتیں بچپن کے دور میں ہی فروغ دیئے جانے چاہیے۔
- نئی صلاحیتوں کو بچوں میں فروغ دینا اور ان پر عبور حاصل کرنے میں مدد دینا۔
- خود کی ترقی کا تجزیہ کرنے کے اقدامات کیے جائیں۔
- جس سلوک کی ہم دوسروں سے توقع رکھتے ہیں' بچوں سے بھی اسی سلوک کی توقع رکھیں۔
- بچوں کے تمام مسائل حل کیے بغیر چند مسائل از خود حل کرنے میں ان کی مدد کی جائے۔
- کوئی بھی کام بچے کر سکتے ہیں اس طرح کا بھروسہ بچوں میں پیدا کیا جائے۔
- بچوں میں جذبات' ایمانداری' سماجی' مثالی اقدار' تخلیقیت اور ذہنی امور جیسی صلاحیتوں کو فروغ دینے والا ماحول فراہم کیا جائے اور مشاغل فراہم کیے جائیں۔
- کسی کی زندگی میں خوشی اور کامیابی حاصل کرنے والا ایک مضبوط ذریعہ ہی استقلال کہلاتا ہے۔ یہ ہمیشہ گفتگو' کام' فیصلوں اور رویئوں میں اس کی جھلک نظر آئے۔
- استقلالی صلاحیت رکھنے والے بچے خود اعتماد' دوسروں کے تئیں مناسب سلوک اور مختلف حالات کا سامنا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ ایسے بچے اپنے اطراف کی دنیا کے تئیں شعور رکھتے ہیں اسی لیے ان کی استقلالی صلاحیت کو ٹھیس پہنچانے والے کام نہ کیے جائیں۔
- دوسروں کے سامنے ان کی توہین نہ کی جائے' تضحیک نہ کرنا۔
- ایسے بچے جو جنسی اور جسمانی ہراسانی کا شکار ہوتے ہیں وہ اپنی استقلالی صلاحیت کھو دیتے ہیں۔
- بچوں کے تئیں دل شکن الفاظ استعمال کرنے سے بزدل اور شرمیلے ہو جاتے ہیں۔ ایسے الفاظ استعمال کریں کہ ان کے اندر خود اعتمادی کی صلاحیت فروغ پائے۔
- بچوں میں اندرونی طور پر طاقتور جذبہ پیدا کیا جائے۔
- تجرباتی تدریس' مشکل مشاہدے' تخلیقیت پر مبنی نصاب' جسمانی تعلیم' لسانیات اور ریاضی بچوں کی ہمہ گیر نشوونما میں مددگار ہوتے ہیں۔
- گروہی کام اور منصوبہ کام جیسے باہمی ربط کو فروغ دینے والے مشاغل درس و تدریس میں استعمال کرنا چاہیے۔

- یوگا' مراقبہ جیسے امور بچوں کے جسمانی وذہنی صلاحیتوں کو قابو پانے کی تربیت دیتے ہیں۔
- تخلیقی تحریر' جلسوں اوراجلاسوں میں بات کرنا' فنکاری اورڈراموں میں بچوں اشتراک کو یقینی بنانا۔
- ان تمام تبدیلیوں کے لیے معلم کے کرداراوردرس وتدریس عمل میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔
- معلم کو چاہیے کہ اسباق کی تدریس کے وقت حقیقی زندگی کے امور کو مربوط کر کے درس دینا چاہیے۔
- مسائل' موسیقی' کتابیں' فنکاری اور بحث بچوں کی ہمہ گیرنشوونما کے لیے مددگار ہوتے ہیں۔
- انسان دانائی کے ذریعہ رشتوں اورگروہی کام کو بڑھاوادینے سے بچوں میں خوداعتمادی اوربھروسے میں اضافہ ہوتا ہے۔
- انسان کا ذہن ایک پیراشوٹ (Parachute) کی مانند ہوتا ہے جب کھلتا ہے تب وسیع ہوتا ہے۔اس لیے ماحول میں موجود تمام نکات سے واقف ہونے پر بہت سارے نکات سے آگہی حاصل ہوتی ہے۔وسیع معلومات کے لیے مباحثہ کے مواقع فراہم کرنا چاہیے۔

4.15 بےخوف وخطر اور سزا سے پاک ماحول - آزادئ اظہارِخیال - عمل آوری - ذمہ داریاں
(Fear Free and Punishment free environment and Freedom - Implementation - Responsibilities)

اسکولوں میں بےخوف ماحول اورآزادئ اظہارِخیال سے متعلق ورقیے' پوسٹرس وغیرہ کے ذریعہ تشہیر کی جائے' نعرے' اقوال اور فنکاروں کے مظاہروں کے ذریعہ عوامی قائدین کے تقاریر اور جلسے منعقد کیے جائیں' ذرائع ابلاغ کے ذریعہ سماج میں خوب تشہیر کی جائے اورمثبت پیغام دیا جائے۔سماج کو آگاہ کیا جائے۔بچوں کو آزادانہ اظہارِ خیال کے لیے حکومت کی جانب سے Child cells' Help lines اور Toll free numbers مہیا کیے گئے ہیں' تمام اساتذہ اپنے اپنے اسکولوں میں یہ عہد کریں کہ وہ بچوں کو سزائیں نہیں دیں گے۔چھڑی کا استعمال نہیں کریں گے' بچوں کے مابین امتیاز نہیں برتیں گے' اسکولوں کو خوف اورڈر سے خالی مقدس ارادہ بنائیں گے' اور بچوں کو آزادئ اظہارِ خیال کے مواقع فراہم کریں گے۔جس کے لیے اولیائے طلباء' عہدیدار اور سماج کا ہر فرد ذمہ داری قبول کرلے۔

- جسمانی سزائیں دل آزاری' توہین اور ذلّت کی جائے تو بچوں کے Help line نمبر پر شکایت کی جائے' جس کے لیے (ٹول فری نمبر 888) اور مانٹرنگ سیل (CPMC) قائم کیے جائیں۔
- اسکول سطح پر سیل قائم کرتے ہوئے دواساتذہ' اولیائے طلباء' وکیل' ڈاکٹر اور بچوں کو اراکین کے طور پر شامل کیا جائے۔
- بچوں کی شکایات کو قبول کرتے ہوئے جائزہ لیں اور مناسب فیصلے لیتے ہوئے فوراً تدارکی اقدامات کیے جائیں۔
- ضلعی مجسٹریٹ کی صدارت میں ضلعی سطح پر CPMC کا قیام عمل میں لایا جائے، یہ کمیٹی جسمانی سزاؤں سے متعلق موصول ہونے والی شکایتوں کی چارہ جوئی کرے گی۔

Child Punishment Monitoring Cell (CPMC) :

- جسمانی سزائیں' بچوں پر جنسی حملے' ذہنی ونفسیاتی ہراسانی اور امتیازی سلوک سے متعلق موصول ہونے والی شکایتوں کی بلا تاخیر چارہ جوئی کی جائے۔
- جسمانی سزاؤں' جنسی حملوں اور ہراسانیوں کے لیے فوراً تدارکی اقدامات کیے جائیں' جس کے لیے CPMC میں ایک نگران کار شعبہ بھی قائم کیا جائے۔
- CPMC کو چاہیے کہ اس نوعیت کی شکایتیں 48 گھنٹوں کے اندراندر ضلعی سطح کے عہدیداروں تک روانہ کردیں۔

- اگر ابتدائی چارہ جوئی کے ذریعہ لیے جانے والے فیصلے طلباء اور اولیائے طلباء قبول نہ کریں تو ایسی شکایتوں کو ثانوی چارہ جوئی کے لیے ضلعی سطح کے عہدیداروں کو دوبارہ شکایت کرنے کے لیے CPMC والدین اور طلباء کو موقع فراہم کرلے۔

اسکول انتظامی کمیٹی کا کردار :

- RTE - 2009 کے مطابق بچوں کو اپنے حقوق کا بھرپور استعمال کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔
- بچوں کو اسکول میں موثر اکتساب فراہم جاری رکھتے ہوئے اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو اجاگر کرنے کا بھرپور موقع فراہم کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- کسی قسم کی جسمانی ذہنی اور نفسیات سزاؤں کی اجازت نہ دی جائے۔ جس کے لیے اسکول میں اساتذہ' طلباء' اولیائے طلباء، ڈاکٹر اور وکیل کو نامزد کرتے ہوئے CPMC کا قیام عمل میں لایا جائے۔
- بچوں کو ایسا ماحول فراہم کیا جائے جس میں بچے بے خوف اور بے پرواہ ہو کر شکایت کرسکیں۔
- اساتذہ کو چاہیے کہ وہ وقتاً فوقتاً SMC اجلاس منعقد کرتے ہوئے اولیائے طلباء اور مقامی افراد کو بچوں کے حقوق کا فہم دیتے رہیں۔

اسکول کا کردار :

- ہر اسکول میں جسمانی سزاؤں' ذہنی سزاؤں' امتیازی سلوک اور مختلف ہراسانیوں کے تدارک کے لیے ایک کمیٹی قائم کی جائے۔
- ہر کمرۂ جماعت میں ایک شکایتی بکسہ کا اہتمام کیا جائے تا کہ بچے بے خوف' بلا جھجک اور بے پرواہ ہو کر اپنی شکایتیں تحریری شکل میں ڈال سکیں۔
- ہر قسم کے ڈر و خوف' امتیاز اور جھجک سے پاک ماحول فراہم کرنے کے لیے پورا عملہ کوشش کرے۔ بچوں کو مشاورت اور بحث و مباحثہ کے مواقع فراہم کرتے ہوئے اسکول میں طفل دوستانہ ماحول پیدا کیا جائے۔
- اسکول کے حلقے میں حقوقِ اطفال اور حقِ تعلیم کا شعور بے دار کرنے کے لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ مختلف تربیتی پروگرامس اور جلسوں کا اہتمام کریں۔
- ہر اسکول میں جسمانی سزاؤں' ذہنی ہراسانیوں اور امتیازات تدارک کے لیے سالانہ سماجی معائنے کروائے جائیں اور اس کی رپورٹ کو بر سرِ عام کیا جائے۔
- ہر اسکول میں ایک بورڈ آویزاں کیا جائے جس پر "ہمارے اسکول میں کسی قسم کی جسمانی سزاؤں' ذہنی ہراسانیوں اور امتیازی سلوک کے پاک ماحول فراہم کیا جاتا ہے" لکھا ہوا ہو۔

4.16 خوف و ڈر سے پاک ماحول - آزادیٔ اظہارِ خیال - عمل آوری کے اشارے

(Fear Free Environment, Freedom of expression - Indicators of Implementation)

- ہر اسکول میں یہ سائین بورڈ آویزاں کیا جائے' جس پر "ہمارا اسکول میں خوف' ڈر اور سزا سے پاک ماحول فراہم کیا جاتا ہے اور بچوں کو آزادانہ اظہارِ خیال کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں" لکھا ہوا ہو۔
- ہر اسکول میں CPMC کا قیام عمل میں لایا جائے۔
- اسکول کے نوٹس بورڈ پر "ہمارا اسکول جسمانی سزاؤں کی مخالفت کرتا ہے" لکھا جائے۔

- ہر کمرۂ جماعت میں بچوں کے لیے ایک ''شکایتی بکسہ'' کا اہتمام کیا جائے۔
- مسلسل SMC اجلاس منعقد کیے جائیں اور بے خوف ماحول سے متعلق بحث ومباحثہ کر کے منٹس بک میں درج کیا جائے۔
- بچوں کے اجلاس منعقد کیے جائیں۔
- اسکول میں ''بچوں کا سیل'' قائم کیا جائے اور وقتاً فوقتاً اساتذہ جائزہ لیتے رہیں۔
- سالانہ سماجی معائنہ منعقد کیا جائے' رپورڈ کو برسرِ عام کیا جائے۔
- تمام اسکولوں میں کھیل کے میدان' لائبریری' پینے کے پانی کی سہولت' بیت الخلاء جیسے سہولیات مہیا کرتے ہوئے ان کا صحیح اور بھرپور استعمال کیا جائے۔
- جسمانی سزائیں دینے والے اسکولوں کی سند ردمسترد کر دی جائے۔
- اسکولوں کو تصدیقی سند جاری کرنے کے دوران انتظامیہ سے یہ تحریری یقین دیانی لی جائے کہ وہ اپنے اسکولوں میں خوف' ڈر اور سزاؤں سے پاک ماحول فراہم کریں گے۔
- داخلہ لیے ہوئے تمام بچے اسکولوں میں مکمل طور پر حاضر رہیں۔

4.17 اختتام (Conculsion)

RTE - 2009 کی بنیاد پر ریاستی تحفظ حقوقِ اطفال کمیشن (NCPCR) اسی طرح ریاستی سطح پر CPMC کا قیام عمل میں لایا جائے۔ قانون کی عمل آوری کے ساتھ ساتھ عوام کو اس امر سے بھی آگاہ کرایا جائے کہ آزادانہ اور دوستانہ ماحول میں طلباء کس طرح تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

عظیم انسانی سماج کی تشکیل کے لیے ہم عظیم عوامی جمہوری اقدار کو اپنا رہے ہیں، جدید ماہرین تعلیم اور دانشوران انہیں جمہوری اقدار کو کمرۂ جماعت میں لاگو کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ عظیم جمہوری وسماجی اقدار اور روایات کی بیخ کنی ہمارے ہی شعبے یعنی تعلیمی شعبے اور تعلیمی طریقہ کار میں ہونی چاہیے۔

کیا ہماری کمرۂ جماعت اس کے لیے تیار؟ کیا وہاں ایک خود مختارانہ مملکت یا کسی Authority کی حکومت ہے؟ کیا وہاں آزادی کے پھول اپنی خوشبو بکھیر رہے ہیں؟ کیا وہاں زندگی سانس لے رہی ہے؟ کیا وہاں پابندیاں لگائی گئی ہیں؟ کیا وہاں رشتے اپنا رنگ جما رہے ہیں؟ کیا وہاں بچے ڈر اور خوف کے ماحول سے پاک ایک حسین دنیا یعنی کمرۂ جماعت کو تقدس کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں؟ کیا وہاں عریانیت' مسابقتی رجحان اور حرص وہوس تفرقات کو فروغ دے رہی ہیں؟

معصوم بچوں کی دنیا میں نہ پائی جانے والی جمہوریت بڑوں کی تنگ وتاریک دنیا میں کہاں سے آ گئی؟ کس طرح اپنے آپ کو قائم رکھے ہوئے؟ کس طرح ایک تہذیب بن کر ابھر رہی ہے؟ کیا اس زاویہ نظر سے کبھی ہم اپنے کمرۂ جماعت کو دیکھتے ہیں؟

(ماخوذ۔ چدووٗ Chaduvu) -

تعلیم - بچے' آزادی' بحث

اساتذہ کے اُنڈیلے گئے مواد کو بچے جتنا اپنے دماغوں یا ذہنوں میں بھرتے جاتے ہیں اتنا ہی وہ شعور کھوتے جاتے ہیں۔ دنیا کی ہنگامہ آرائیوں میں تیزی سے رونما ہونے والی تبدیلیوں میں وہ اپنا وجود کھو دیتے ہیں۔ جبراً سروں پر تھوپے جانے والے مواد کو بچے جتنی مایوسی کے ساتھ برداشت کرتے ہیں اتنا ہی وہ اپنی زندگی سے سمجھوتا کرتے ہیں اور حالات کو بہ حسن وخوبی برداشت کرنے والے بن کر ابھرتے ہیں۔ زندگی گذارنے کے لیے ہماری جانب سے بچوں کو فراہم کیے جانے والے نامکمل اور جزوی رجحانات اور حالات بچوں کی طبیعت کو ایک نیا رخ دے رہے ہیں۔

FALO FERI -

5. مسلسل جامع جانچ (Continuous & Comprehensive Evaluation)

5.1 بنیادی سوالات - سوچیے اور اظہارِ خیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)
5.2 پس منظر (Context)
5.3 جانچ ۔ موجودہ صورت حال (Assessment - Existing Situation)
5.4 RTE - 2009 ۔جانچ (RTE - 2009 - Evaluation)
5.5 قومی درسیاتی خاکہ -2005- بنیادی اصول
(National Curriculum Framework - 2005 Core Principles)
5.6 درسیاتی خاکہ -2011- بنیادی اصول جانچ کے تناظر (Perspective) کے تحت ۔
(State Curriculum Frame Work -2011 - Core Principles and Perspectives on Evaluation)
5.7 اسکولی تعلیم ۔ ریاستی پیش بینی (School Education - State Vision)
5.8 CCE امتحانات کے اصلاحات (CCE - Examinations Reforms)
5.9 CCE تصورات ۔ فہم (CCE- Conceptual understanding)
5.9.1 بچوں کی جامع ترقی سے کیا مراد ہے؟ (What is Comprehensive Development of the child?)
5.9.2 CCE کی ضرورت کیا ہے؟ (Why CCE?)
5.9.3 CCE کی خصوصیات (Characteristics of CCE)
5.10 جانچ کی فطرت (Nature of Assessment)
5.10.1 دوران اکتساب جانچ (جانچ اکتساب کا ایک حصہ ہے) (Assessment as Learning)
5.10.2 اکتساب کے لیے (فروغ کے لیے) جانچ (Assessment for Learning)
5.10.3 اکتساب کی جانچ (Assessment of Learning)
5.11 جانچ کیے جانے والے امور (جماعت اول تا پنجم اور ششم تا نہم)
(Areas of Assessment (1-5 and 6-9 classes)
5.12 کیا جانچ کی جائے؟ (What to Assess?)
5.13 CCE کس طرح جانچ کی جائے؟ طریقے (CCE – How to assess? – Procedures)
5.14 تشکیلی جانچ (FormativeAssessment)
5.15 مجموعی جانچ (Summative Assessment)
5.16 ہم نصابی دیگر سرگرمیوں کی جانچ (Assessment of other curricular areas)
5.17 CCE - رجسٹرس اور ریکارڈس (CCE - Registers and Records)
5.18 CCE - عمل آوری ۔ ذمہ داریاں (CCE - Implementation - Roles & Responsibilities)
5.19 CCE - عمل آوری کے اشارے - ثبوت (CCE - Indicators of implementation - Evidences)
5.20 اختتام (Conclusion)

”تدریس ایک فن ہے“

بچے کسی موضوع کو کتنا اچھا سیکھ سکتے ہیں۔اس کا انحصار وہ سیکھنے کے دوران موضوعات کو کس زاویہ سے دیکھتے ہیں اس لحاظ سے سیکھنے میں وہ اپنی توانائیوں پر کتنا بھروسہ رکھتے ہیں،اس پر انحصار کرتا ہے۔ہم یہ کہہ سکتے ہیں، ہم میں یہ کام انجام دینے کی قوت ہے جیسے خوداعتمادی پیدا ہونے پر ہی بچے مشکل سے مشکل کام کو حل کر سکتے ہیں۔آج یا کل مجھے وہ کام آئے گا۔کیا بچے اس نقطہ نظر کے تحت موضوع کو دیکھ رہے ہیں؟ یہ ہمیں بہت مشکل ہے۔اتنا مشکل میں نے کبھی نہیں دیکھا جیسے نقطہ نظر سے کیا ان موضوعات کو دیکھ رہے ہیں؟ جیسے نکات کی نشاندہی کرتے ہوئے ازسرنو جائزہ لینا ہی تدریس کا فن ہے۔

- جان ہالٹ

بچے۔غلطیاں

ہم میں سے زیادہ تر بزرگ یہ سمجھتے ہیں کہ بچے گفتگو کرتے وقت، پڑھتے وقت، لکھتے وقت یا پھر کوئی کام انجام دیتے وقت اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو ان کی فوراً اصلاح کرنی چاہیے ورنہ یہ ان کی مستقل عادت بن جائے گی جس کو ہم مستقبل میں تصحیح نہ کر پاسکیں گے۔اس طرح کے نظریہ پر جنہیں یقین ہے انھیں جان لینا چاہیے۔بچے چلنا شروع کرنے سے لے کر لکھنے تک ہر کام غلطیاں کرتے ہوئے ہی سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ان غلطیوں کو وقت آنے پر ہی ان کی اصلاح کر لیتے ہیں۔

ان کے کام کرنے کے انداز سے ان کی موافق میں اگر نتائج حاصل بھی نہ ہوں تو تب ہی وہ بزرگوں کے بتلائیے کاموں اور خود کے کیے گئے کاموں کے درمیان اگر فرق محسوس ہوا تو بچے اس کے مطابق ازخود اپنی غلطیوں کی اصلاح کر لیتے ہیں۔بچے اس طرح کی اصلاح سے بہتر طور پر واقف ہوتے ہیں۔گھر میں اگر بچے کی ہر غلطی کی نشاندہی کرنے والے بزرگ موجود ہوں تو بزرگوں کے تصحیح کردہ غلطیوں کے مقابلہ میں بچوں کی ازخود اصلاح کردہ غلطیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔

- جان ہالٹ

5. مسلسل جامع جانچ
(Continous Comprehensive Evaluation)

5.1 بنیادی سوالات - اظہار خیال کیجیے۔
(Basic Questions to Think and Reflect)

1. احتساب سے کیا مراد ہے؟ (What is assessment?)
2. مسلسل جامع جانچ سے کیا مراد ہے؟
(What is Continous and what is Comprehensive Evaluation?)
3. جانچ کیوں کی جائے؟اس کے مقاصد کیا ہوں (Why evaluation? What is its purpose?)
4. کس کا احتساب کیا جائے؟ (What to assess?)
5. کیسے احتساب کیا جائے؟ (How to assess?)
6. احتساب کے آموزش (Feed back) کی فطرت کیس ہوتی ہے۔آموزش (Feed back) کس کے لیے؟اور کیوں؟
(What is the nature of the feed back? why and to whom?)
7. احتساب کی تفصیلات کس طرح رپورٹ کی جائے۔رپورٹنگ کے طریقہ کیا ہیں؟
(How to report-reporting process?)
8. CCE کی مختلف سطحوں پر موثر عمل آوری کے لیے کون کون ذمہ داریاں قبول کرنا چاہیے،اور اس میں ان کا رول کیا ہوگا۔
(What are the roles and responsibilities for effective implementation of CCE at various levels?)

5.2 پس منظر (Context)

جانچ کا لفظ آتے ہی بچوں کا امتحان لینے کا تصور ہمارے ذہن میں ابھرتا ہے۔اساتذہ اولیائے طلباء' سماج سب ہی جانچ کو صرف امتحانی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہو چکے ہیں۔درسی کتاب میں دی گئی معلومات کو مسلسل رٹاتے ہوئے امتحانات میں نشانات کا حصول ہی تعلیم کا مقصد بن چکا ہے۔جانچ کے نام سے منعقد کیے جانے والے امتحانات بچوں میں اسکول کے تئیں' موزون دلچسپیوں کی فراہمی کے بجائے خوف وہراس کا شکار کر رہے ہیں۔

بچوں کی ترقی کا تعین کرنے کے لیے استعمال ہونے والے نشانات' رینک بچوں پر مسلسل دباؤ ڈال رہے ہیں۔جس سے بچے خود اعتمادی کھو رہے ہیں۔جو جسمانی اور ذہنی نشوونما میں روکاوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔نشانات کو حاصل کرنے کے مقصد کے تحت ہی تدریسی و اکتسابی عمل میں تبدیلیاں آئی ہیں۔جانچ کا عمل بچوں کی دلچسپیوں صلاحیتوں سے تعلق ایک ہی مرتبہ جانچا جانے والا عمل ہوگیا ہے۔

امتحانی نتائج کے حصول میں گزیر نکات بھی شامل ہورہے ہیں' غیر فطری مسابقت کی وجہ سے بچوں میں جذباتی نشوونما معاون حیات مہارتوں کے حصول کے مواقع فراہم نہیں ہو رہے ہیں۔یونٹ اور میقاتی امتحانات کے منعقد کی جانے والی جانچ صرف بچے کامیاب ہورہے

ہیں یا نہیں کی مہر لگانے کے لیے ہی مدد گار ہو رہے ہیں نہ کہ بچوں کے نقائص کی نشاندہی کرتے ہوئے۔ ان کے اندر استعدادوں کے حصول میں بہترین کے لیے معاون و مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔

موجودہ جانچ معلم مرکوز طریقہ پر ہے۔ بچوں کی تعلیمی ترقی رپورٹ میں دی جانے والی معلومات صرف مضامین کی جانچ تک ہی محدود ہیں۔ کئی مواقعوں پر ہم یہ کہتے ہیں کہ مسلسل جامع جانچ کی جا رہی ہے باوجود اس کے صرف اسباق کو ہی اہمیت دی جا رہی ہے۔ ہم نصابی سرگرمیاں جیسے جسمانی تعلیم، فن کی تعلیم، کام کا تجربہ، کمپیوٹر کی تعلیم، اخلاقی تعلیم، معاون حیات مہارتیں وغیرہ کو مناسب اہمیت نہیں دی جا رہی ہے۔ مزید یہ گمان کیا جاتا ہے مسلسل جامع جانچ کا مطلب صرف زیادہ امتحان کا انعقاد ہے۔ طریقہ تعین کرنے والے ماہرین تعلیم، اساتذہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مسلسل جامع جانچ کے حقیقی معنیٰ سمجھیں۔

5.3 جانچ - موجودہ صورت حال (Assessment - Existing Situation)

- تعلیمی مقاصد، جانچ کا طریقہ اور پوچھے جانے والا سوالات میں تعلق کا نہ پایا جانا / تسلسل کا نہ ہونا۔
- طلباء کے اکتساب کی صرف تحریری امتحان کے ذریعہ ہی جانچ کی جاتی ہے۔ زبانی اور مظاہراتی امتحان کے لیے کم موقع فراہم کرنا۔
- امتحانات میں بچوں کی ترقی کی بنیاد پر تدریس میں تبدیلی یا اصلاحی تدریس کا نہ ہونا۔ بچوں کی مناسب ترقی نہ ہونے کے باوجود اگلے نصاب کا تدریس کرنا۔ طلباء سیکھیں یا نہ سیکھیں بلکہ نصاب کی تکمیل کو ضروری سمجھنا اور نصاب کی تکمیل کر کے ذمہ داری سے سبکدوش ہونا عہدہ برآ ہو جانا۔
- بچوں میں غور وفکر تجزیاتی صلاحیت کی جانچ کے سوالات کے بجائے صرف رٹ کر جواب دینے کے قابل سوالات کا دینا۔
- اکتساب صرف درسی کتاب تک ہی محدود ہو کیر رہ گیا ہے، معلومات کا فراہم کرنا اور دیئے گئے معلومات کا جوں کا توں جانچ کرنا تعلیم کا نشان حذ سمجھا جاتا ہے۔
- تعلیمی منصوبہ، تعلیم کا اہم مقصد، طالب علم کو مکمل انسان بنانا ہے۔ لیکن صرف زبان، ریاضی، سائنس، سماجی علم کو ہی اہمیت دے کر فنون، کھیل، صحت، معاون حیات مہارتیں، انسانی اقدار جو کہ انسان کی ہمہ جہتی ترقی میں معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ ان کو نظر انداز کیا گیا۔
- تدریسی و اکتسابی عمل میں بچے کس طرح، کس حد تک سیکھ رہے ہیں کا بروقت جائزہ لینے کے بجائے امتحان تک انتظار کر کے کتنے طلباء نے کتنا سیکھا ہے دیکھا جا رہا ہے۔
- امتحانات کی بنیاد پر اساتذہ اپنے طریقہ تدریس میں تبدیلی یا فروغ دینا یا کس طرح کون سے طریقہ کو اپنانے سے بہتر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ جیسے امور پر غور وفکر کرنا چھوڑ چکے ہیں۔
- تدریس امتحانات کے مطابق، امتحانات کی تیاری کے لیے، امتحانات کو ذہن میں رکھ کر ہو رہی ہے اس لیے گائیڈس، نوٹس، سوال و جواب کا مواد، ٹسٹ پیپر کو غیر ضروری اہمیت دی جا رہی ہے۔
- جانچ کے طریقہ کے مطابق تدریس ہوتی ہے۔ یعنی اساتذہ کا کام کرنے کا طریقہ اور بچوں کا طرز عمل امتحانات کے طریقہ کام پر مرکوز ہوتا ہے۔

بچوں کو اسکول میں فراہم کیے جانے والے اکتسابی تجربات کا انفرادی اور سماجی، تعلیمی مقاصد کو ریاستی درسیاتی خاکے کے پوزیشن پیپرس وضاحت کرتے ہیں۔ یہ اسکولی تعلیم سرگرمیوں، تدریسی کتب کی تدوین کے لیے رہنمائی کرتی ہیں۔ ریاستی درسیاتی خاکہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے منصوبہ بند طریقے پر مشاغل کی تیاری، تدریسی نکات، تدریسی طریقہ کا تعین، تدریسی اشیاء، جانچ کے طریقہ وغیرہ کی منصوبہ سازی کی جائے۔ تب ہی اس کے ذریعہ بچوں میں معیاری تعلیمی تدریس ممکن ہوسکتی ہے۔

5.4 قانون حق برائے مفت ولازمی تعلیم (RTE - 2009 - Evaluation)

حق تعلیم کے ساتھ ساتھ کے معیار پر بھی RTE نے اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔ ایلمنٹری تعلیم میں معیار کے حصول کے لیے ضروری قوانین کا قانون حق تعلیم کے پانچویں باب میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

تعلیمی منصوبہ، جانچ کو روبہ عمل میں لانے کے لیے درجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

- ❖ دستور ہند میں بتائے گئے اقدار کے مطابق اسباق ہونا چاہیے۔
- ❖ بچوں کہ ہمہ جہتی ترقی ہونی چاہیے۔
- ❖ بچوں میں علمی مہارتوں کو فروغ دینا چاہیے۔
- ❖ بچوں میں مجموعی طور پر جسمانی، ذہنی نشو ونما ہونی چاہیے۔
- ❖ بچوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے بغیر انہیں کسی قسم کے دباؤ میں مبتلا نہ کرتے ہوئے آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں ان کی ہمت افزائی کی جانی چاہیے، کمرۂ جماعت کا ماحول خوف سے مبرا، آزادانہ اور مشفقانہ ہو۔
- ❖ تدریسی لائحہ عمل میں بچوں کو مرکز مانتے ہوئے، خود سے سیکھنے کے موزوں طریقے یعنی انکشاف، مشاہدہ، تحقیق اور حقائق دریافت کرنے پر مبنی ہو۔
- ❖ ایلمینٹری سطح کی تعلیم مکمل ہونے تک کسی بھی بچے کو بورڈ کے امتحانات میں شرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
- ❖ بچوں کو ایلمینٹری تعلیم کی تکمیل کے بعد سفارش کردہ طریقہ پر انہیں صداقت نام جاری کیا جائے۔

دستور ہند کے مطابق چھ تا چودہ سال کے تمام بچوں کو اسکول میں داخلہ لینا اور معیاری تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔ تمام بچوں کا صرف اسکول میں داخلہ لینا کافی نہیں ہے بلکہ وہ ایلمینٹری سطح تک معیاری تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ حاصل کی گئی معیاری ہے یا نہیں جانچ بھی ضروری ہے۔ بچوں کو اسکول تک لانا اور داخلہ دلانا اور انہیں بہترین تعلیم سے آراستہ کرنا اب تک اساتذہ کا اخلاقی فریضہ مانا جاتا تھا۔ لیکن اب یہ ایک قانونی شکل اختیار کر گیا ہے۔ قانون حق تعلیم کے باب 5 سیکشن 29 اور ذیلی سیکشن 2 تک، تحت بچوں کی ترقی کا جامع اور مسلسل طور پر جانچ کرنا ضروری ہے۔ لفظ جامع سے مراد بچوں کی جسمانی، ذہنی، سماجی، تہذیبی، اخلاقی، جذباتی امور کی جانچ ہے۔ قانون حق تعلیم میں جانچ کے طریقے کو تعین کرتے وقت کون کون سے نکات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ اس کو وضاحت کی گئی ہے۔

قانون حق تعلیم کی سفارشات کے مطابق جانچ کے عمل میں بچوں کی صلاحیتوں کے حصول کے ساتھ ساتھ تدریسی و اکتسابی عمل، مدرس کے کام کے طریقہ کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ یعنی جانچ کا عمل معلم کی کارکردگی پر منحصر ہے۔ عمل جانچ اس بات کو واضح کرے کہ تدریسی و اکتسابی عمل مرکوز ہے یا نہیں؟ اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اس کا مطلب صرف علم کی جانچ کرنا ہی نہیں بلکہ حصول علم کے طریقے کی بھی جانچ ضروری ہے۔ سیکھے گئے علم کا روزمرہ زندگی میں اطلاق کرتے ہوئے، آئندہ امور کے سیکھنے میں استعمال کرنے کی صلاحیت کی جانچ کی جائے۔

اس طرح کی جانچ کے لیے موجودہ سوالات کرنے کے طریقے اور نوعیت بدلنے کی ضرورت ہے۔اس کے ساتھ ساتھ جانچ' جامع اور مسلسل طور پر منعقد کرنے کی خصوصی طور پر بورڈ کے امتحانات کی ضرورت ہے۔

قانون حق تعلیم کے مطابق اگر جامع اور مسلسل انداز میں جانچ منعقد کرنا مقصود ہوتب نصاب کو بروقت تکمیل کرنے کی ذمہ داری اساتذہ پر عائد ہوتی ہے۔اس کے علاوہ مسلسل جامع جانچ کی بنیاد پر بچوں کی اکتسابی صلاحیت کا اندازہ لگاتے ہوئے زائد تدریس فراہم کرنا' بچوں کی ترقی اوران کے اکتسابی طریقوں اورترقی سے متعلق اولیاء طلباء اورسرپرستوں کے اجلاس میں اطلاعات فراہم کرنا چاہیے۔

5.5 قومی درسیاتی خاکہ - 2005

(National Curriculum Frame work - 2005 Core Principles)

ملک کے تعلیمی نظام کی جدیدیت کے لیے قومی درسیاتی خاکہ -2005 ایک اہم ذریعہ ہے۔

- اسکول سے باہر زندگی اور تعلیم میں ربط پیدا کرنا۔
- اکتساب کو رٹنے اور رٹانے کے عمل سے دور رکھنا۔
- درسی کتب کو مرکز بنانے کے بجائے بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے منصوبہ سبق کو فوقیت دینا۔
- امتحانات کو آسان بناتے ہوئے کمرۂ جماعت کی زندگی کو اس سے مربوط کرنا۔
- ملک کے جمہوری اقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے بچوں کی خواہشات اور دلچسپیوں کو فروغ دینا۔

5.6 قومی درسیاتی خاکہ - 2011 پر بنیادی اصول اور جانچ کا پس منظر

(State Curriculum Frame Work -2011 - Core Principles and Perspectives on Evaluation)

کلیدی اصول (Key principles) :

تعلیمی نظام میں پائے جانے والے اہم شکوک' حقائق' رویوں پر گفتگو کرتے ہوئے مناسب تبدیلی کے ساتھ تعلیمی حالات میں تبدیلی لاتے ہوئے انتظامی نکات پر توجہ مرکوز کرنا چاہیے۔یہ کمیٹی درسیاتی خاکہ کے تحت پوزیشن پیپر کے نام سے بنیادی اصولوں کو تشکیل دیا گیا ہے۔موجودہ چیالنجس کا مقابلہ کرنے کے لیے دیگر اصولوں کے ساتھ ساتھ NCF 2005 میں بتلائیے گئے رہنمایانہ اصول کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔آندھراپردیش ریاستی درسیاتی خاکہ کے تحت پوزیشن پیپر کے کلیدی اصول حسب ذیل ہیں۔

- بچوں کی اکتسابی توانائیوں پر توجہ مرکوز کرنا۔
- اسکول آنے سے قبل بچوں میں پائے جانے والی نصابی معلومات کا احترام کرنا۔
- اسکول سے بیرونی اسکول کی دنیا کو تعلیم کے ساتھ مربوط کرنا (بچہ یہ نہ سمجھے کہ اسکولی تعلیم کا ان کی روزمرہ زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے)۔
- رٹنے کے طریقوں سے اکتساب کو دور رکھنا ردعمل (Interaction) پر مبنی اکتساب پروجکٹ ورک' تجزیہ کرنے کو اہمیت دینا۔
- درسی کتاب مرکوز منصوبہ کے بجائے بچوں کی ہمہ جہتی ترقی میں معاون تعلیمی منصوبہ کو تقویت دینا۔

- امتحانات کو آسان بناتے ہوئے کمرۂ جماعت سے منسلک کرنا۔ اکتساب کی جانچ کرنے کے بجائے صرف جانچ پر توجہ مرکوز کی جانی چاہیے۔
- سماجی تشکیلی نظریہ کو (Social Constructivism) مسئلہ/ موضوع پر مبنی نصاب کی منصوبہ بندی (Issue based curriculum)' کے ذریعہ اسباق میں تنقیدی تدریس (Critical pedagogy) کا اضافہ کرنا چاہیے۔
- نصاب کی منصوبہ بندی میں جانور' نباتات اور آبی ذرائعوں کا تحفظ' حیاتی تنوع' سماجی فرق اور محنت کا احترام کرنا شامل کرنا چاہیے۔
- بچوں کی زبان اور تہذیب کو کمرۂ جماعت میں تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کا حصہ بنانا۔

بچے اکتساب میں کس سطح کو حاصل کیے ہیں؟ کس طرح سیکھ رہے ہیں؟ جانچنے کے لیے جانچ معلم کے لیے معاون ہوتی ہے۔ معلومات' مہارتیں' رویۂ تجزیاتی صلاحتیں' انداز ے' اخلاقی برتاؤ وغیرہ جیسے تمام نکات کی تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کے حصہ کے طور پر ہی جانچ کرنی چاہیے۔ یہ بچہ سے تعلق جامع معلومات پر مبنی ہونی چاہیے۔ اس سے مراد جسمانی' ذہنی' سماجی' جذباتی نشوونما کی وقتاً فوقتاً جامع مسلسل جانچ کرنی چاہیے۔ اس طرح کرنے سے بچے کے تمام امور سے آگاہی حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

جانچ صرف تحریری امتحانوں تک ہی محدود نہ رہے بلکہ استعدادوں پر مبنی تعلیمی معیارات کے حصول کا جائزہ لینے کے قابل ہونا چاہیے۔ جانچ میں زبانی امتحان کے لیے بھی مقام ہونا چاہیے۔ بچے کے اپنے خیالات' تصورات کا آزادی کے ساتھ خود سے اظہار کرنے' لکھنے کے مواقع فراہم کرنے والی ہونی چاہیے۔ تجزیاتی قوت تخلیقیت کی جانچ کرنے کے قابل ہونی چاہیے۔

5.7 اسکولی تعلیم۔ ریاستی پیش بینی School Education - State Vision

ریاست کے تمام بچے اعلیٰ سطح کی معیاری تعلیم حاصل کرنا ہی ریاستی حکومت کا اہم مقصد ہے۔ معلم کو چاہیے کہ بچوں میں ایسی صلاحیتیں فروغ دیں کہ وہ دوسروں کے تئیں ردِعمل ظاہر کرنے کا رجحان رکھنے والے ذمہ دار شہری کی طرح پروان چڑھیں، تنقیدی نقطۂ نظر، غور و فکر کی صلاحیت، سوالات کرنے کا رجحان ہو۔ بچوں کو آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے' شکوک وشبہات کا ازالہ کرنے کے لیے موزوں دوستانہ تدریسی و اکتسابی مواقع فراہم کریں۔ معلم کو چاہیے کہ وہ سماج سے سیکھے گئے امور کا کمرہ جماعت میں اطلاق کرے۔ سماج کو چاہیے کہ وہ اسکول کو اپنا سمجھتے ہوئے اسکول کے روزانہ امور میں اپنا حصہ ادا کرے۔ میکانکی، طبعی اور مسابقت کا جذبہ رکھنے والے اس دور میں ہر اسکول کو چاہیے کہ وہ ردعمل، امداد باہمی، انسانی و اخلاقی اقدار کو فروغ دے۔

5.8 CCE امتحانات کے اصلاحات CCE - Examination Reforms

- مسلسل جامع جانچ کے ذریعہ امتحانی طریقہ کار میں حسب ذیل اصلاحاتی اقدامات کیے گئے ہیں۔
- بچوں کی ترقی کا اندازہ کبھی کبھار لینے کے بجائے، تشکیلی جانچ کے ذریعہ کمرہ جماعت میں تدریس و اکتسابی عمل کے دوران اندازہ لگایا جاتا ہے۔
- یاد کرنے کو سیکھنا سمجھنے کے بجائے طالب علم سوچ کر خود سے اظہار کرنے کے قابل بنانے پر توجہ دی جائے۔ اور اس طرز عمل کی ہمت افزائی کی جائے۔ گائیڈس اور گائیڈ کی طرح کے ورک بکس کو اساتذہ ہرگز استعمال نہ کریں۔ درسی کتب میں سبق کے اختتام پر دی جانے والی مشقوں، منصوبہ کام کو گائیڈس، ورک بکس، اسٹڈی مٹیریل سے دیکھ کر نہیں لکھا جاسکتا، طلبا ان مشقوں اور منصوبہ کام کو خود سے حل

کریں۔غلطیوں کی پرواہ نہ کی جائے۔خود سے لکھنے اور اپنے خیالات کا اظہار کا موقع دیا جائے۔اس طریقہ میں بچوں پر دباؤ نہیں ہوتا ہے۔کتاب میں گائیڈ میں موجود جواب کو جوں کا توں لکھنے پر (Zero performance) ''صفری مظاہرہ'' سمجھا جائے۔

- ❖ جانچ' طالب علم میں تعلیمی معیارات کا حصول کس حد تک ہوا ہے جاننے کے قابل ہونا چاہیے۔یعنی طالب علم کی حد تک تدریسی مقاصد کو حاصل کر سکا؟ جاننے پر ہی توجہ دی جائے۔
- ❖ معلم خود کے تیار کردہ پرچہ سوالات سے ہی امتحان منعقد کرے۔کسی بھی حالات میں امتحان کے لیے پرچہ سوالات نہ خریدیں۔ منڈل کی سطح پر یا اسکول کامپلکس کی سطح پر تیار کیے گئے پرچہ سوالات کو استعمال نہ کریں۔معلم نے خود کیا تدریس کی؟ کس طرح تدریس کی؟ کن کن تعلیمی معیارات کے حصول کے لیے تدریس کی؟ جیسے نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے پرچہ سوالات تیار کریں۔ سوالات کی نوعیت سوچ کر، تجزیہ کر کے بچے اپنے الفاظ میں وضاحت کرنے کے لیے موزوں سوالات دیئے جائیں۔بچوں کو ان کے خیالات کے اظہار کے لیے مددگار سوالات ہوں۔راست درسی کتاب کے سوالات نہ دیئے جائیں۔امتحان بچوں کی ذاتی قابلیت وصلاحیت کے اظہار کا موقع فراہم کرے۔جواب بچوں کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے والے ہوں۔
- ❖ ہر معلم' تمام طلبہ کا، مضمون واری ترقی رجسٹر یعنی CCE رجسٹر کا اہتمام کرے۔
- ❖ احتساب (Assessment) صرف تحریری امتحانوں کے ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ زبانی، مظاہراتی، مشاغل، منصوبہ کام، مشاہدہ، کمرہ جماعت کا کام، اوران کی تیار کردہ رپورٹ پر بھی ہو۔
- ❖ فنون، کھیل کود، تعلیم صحت، اقدار، کام کا تجربہ، وغیرہ جیسے ہم نصابی مضامین کو بھی جانچ کا حصہ بنانے پر ہی جانچ کو (Comprehensive Evaluation) جامع جانچ کہا جاسکتا ہے۔
- ❖ جانچ جامع ہی نہیں بلکہ طلبا کے سیکھنے کے دوران، پڑھنے کے دوران، لکھنے کے دوران، ریاضی کے سوالات حل کرتے وقت، منصوبہ کام میں حصہ لیتے وقت، مباحثہ کے دوران، ان کے گفتگو کا طریقہ، مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کے اظہار کی بنیاد پر معلم بہ غور مذکورہ تمام امور کا مشاہدہ کرتے ہوئے طلبا کی صلاحیتوں کی سطح کا اندازہ کرے۔اس طرح کمرہ جماعت میں تدریسی واکتسابی عمل کے دوران طالب علم کس طرح سیکھ رہا ہے۔معلم مکمل واقفیت حاصل کر کے احتساب کرنے کو تشکیلی جانچ (Formative Assessment) کہتے ہیں۔اس طرح بچوں کے اکتساب کا بروقت فہم حاصل کرتے ہوئے کیا جانے والا احتساب (Assessment) ہی کو مسلسل جانچ کہا جاتا ہے۔FA کے ذریعہ مسلسل جانچ جاری رہے۔
- ❖ بچوں کی ترقی رپورٹ (Progress Report) تمام نکات پر یعنی نصابی، زائد نصابی، طالب علم کی صحت، حاضری، وغیرہ تمام نکات میں ترقی کو ظاہر کرتا ہے۔
- ❖ ہر ماہ اسکول مینجمنٹ کمیٹی (SMC) اور والدین کے اجلاس میں بچوں کی ترقی کا مظاہرہ اور مباحثہ ہو۔بچے، پڑھنا، لکھنا، ریاضی کے مسائل حل کرنا، دیئے گئے موضوع پر روانی سے گفتگو کرنا، وغیرہ کا والدین کے سامنے مظاہرہ ہو۔
- ❖ ہر سال ماہ جون میں اسکول کی کشادگی پر ہر مضمون میں معلم ابتدائی ٹسٹ منعقد کر کے طلبا کی سطح کا تعین کرتے ہوئے ان طلبا کے معیار کو کہاں تک پہنچانا ہے نشانہ (Target) طے کرے۔اس طرح طئے کیے گئے نشانہ کے حصول میں ترقی کا اندازہ لگاتے ہوئے منصوبہ بند طریقہ پر مسلسل مشاہدہ کرنے کی کوشش کی جائے۔تب ہی ہم اپنے پیشہ سے انصاف کرنے والے ہوں گے۔صدر مدرس

اس نشانہ پر جائزہ اجلاس منعقد کرے اور اساتذہ کی ہمت افزائی کرے۔

5.9 CCE کا تصور - فہم (CCE- Conceptual understanding)

قانون حق تعلیم برائے مفت و لازمی تعلیم-2009 کے مطابق بچوں کی ہمہ جہتی ترقی ہونی چاہیے۔اس کے لیے اسکولوں کو ذمہ داری قبول کرنا پڑے گا۔بچوں کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور جذباتی ترقی ہونا چاہیے۔اس کے لیے نصابی موضوعات کے ساتھ بچوں کی دلچسپیاں، اقدار، رویوں، کھیل کود، وغیرہ میں بھی ترقی ہو۔

مسلسل سے مراد؟ (What is continuous?)

اسکول کی سطح پر منعقد کی جانے والی جانچ کا وسیع معنوں میں مشاہدہ کرتے ہوئے بچوں کی ترقی ونشوونما کو لازمی طور پر اہمیت دیتے ہوئے منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ ''مسلسل'' سے مراد بچوں کی ترقی کو کسی ایک واقعہ یا موقع تک محدود نہ کرتے ہوئے مسلسل مشاہدہ کرنا ہے۔یعنی کمرہ جماعت میں، کمرہ جماعت کے باہر، بچوں کی جسمانی، ذہنی ترقی کا بروقت، ترتیب سے بچوں کی اطلاع کے بغیر مسلسل مشاہدہ کرنا۔ اکتسابی خامیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اصلاحی اقدامات کو اختیار کرتے ہوئے معلم اور طالب علم تدریس واکتساب پر خود احتساب کرنا۔

What is comprehensive?

''بچوں کی ہمہ جہتی ترقی'' کا مطلب بچوں کی جسمانی، ذہنی، اقداری، سماجی، جذباتی، شعوری اور علمی میدانوں میں ترقی ہے۔اس کے لیے تعلیمی منصوبہ بندی میں نصابی اور غیر نصابی نکات کو علاحدہ علاحدہ دیکھنے کے بجائے دونوں کو مساوی اہمیت دینا ہے۔یعنی زبان، ریاضی، سائنس، سماجی علم جیسے مضامین کے ساتھ، فنون، کام، اقدار، صحت، معاون حیات مہارتوں (life skills) کو بھی اہمیت دی جائے۔بچوں کی نشوونما ترقی کو صرف نصابی مضامین کے تناظر میں دیکھنے کے بجائے ان کی دلچسپیوں، رویوں، مہارتوں کو بھی اپنے دائرے میں لیتا ہے۔

ان کے علاوہ تخلیقی تجزیاتی، تخیلی، منطقی نکات کو بھی جانچ میں مساوی اہمیت دی جاتی ہے۔

5.9.1 بچوں کی ہمہ جہتی ترقی سے مراد؟ (What is Comprehensive Development of the child?)

جب تعلیم کا مقصد بچوں کی ہمہ جہت ترقی کا حصول ہو تب ہمہ جہتی ترقی کو واضح طور پر سمجھنا ضروری ہے۔اسکول کے طلبا کی عمر جسمانی نشوونما پانے والے دور میں ہوتی ہے لہٰذا جسمانی ترقی کے لئے بچوں کی عمر کے مطابق مناسب صحت، قد اور وزن کی برقراری کے لئے ضروری جسمانی ورزش کے امور کلیدی طور پر شامل کئے جائیں۔اسی طرح دوستی، مدد، جذبہ خدمت، قوت برداشت جیسے رویوں کا عادی ہونا چاہیے۔منطقی تنقید، تخلیقی غور وفکر کو ترقی دینا، مسائل کا بلا خوف وخطر مقابلے کے ذریعہ سامنا کر کے حل کرنے کی صلاحیت کو پروان چڑھانا چاہیے۔اچھے رویوں سے دلچسپی، اعلیٰ مزاج رکھنے والے فرد کے طور پر سماجی ذمہ داریوں کو انجام دینے کے قابل بنیں۔ان تمام امور کے ذریعہ مضامین کا علم بھی حاصل کریں۔لہٰذا بچوں کی ہمہ جہتی ترقی سے مراد صرف درسی کتب کی معلومات کا حاصل کرنا ہی نہیں بلکہ بچوں کی جسمانی، ذہنی، جذباتی، سماجی، ثقافتی، ترقی کا فروغ ہے۔اس کے لیے بچوں میں، معلومات، مہارتیں، معیارات، اقدار کو ترقی دینا ہے۔اس لیے اسکول کی تعلیم میں مذکورہ بالا تمام نکات، درسی نکات کے طور پر نظر آنا چاہیے۔بچوں کی ہمہ جہتی ترقی میں معاون تمام مضامین تدریسی مضامین ہی ہیں۔ان میں نصابی، ہم نصابی کا فرق غیر ضروری ہے۔اسکول میں فراہم کئے جانے والے تمام اکتسابی تجربات بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کیلئے کارآمد ہونے چاہیے۔اسلئے جانچ میں بھی ان تمام امور کا احاطہ کرنا لازمی ہے۔جانچ میں صرف چند امور کو شامل نہ کیا جائے بلکہ مذکورہ بالا تمام امور کی جانچ کی جائے۔

5.9.2 CCE کی ضرورت کیا ہے؟ (Why CCE?)

جانچ کا مطلب صرف امتحانات منعقد کرنا نہیں ہے۔ یونٹ، ٹرمنل امتحان کے نام سے کبھی کبھار بچوں کی استعداد کا مشاہدہ کرنے سے بچوں کے اکتساب میں کسی بھی طرح مددگار ثابت نہیں ہونگے۔ اور امتحانات کے اس طریقہ سے صرف یہ جان سکتے ہیں کہ بچے کن معلومات کو کب تک یاد رکھ سکتے ہیں۔ اس طرح کے امتحانات سے مختلف استعدادوں کی سطح کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ جانچ کے نام پر مختلف قسم کے امتحانات منعقد کرنے سے بچے شدید دباؤ کا شکار ہو رہے ہیں۔ رٹنے کا موقع فراہم کرنے والے امتحانی طریقے، بچوں کے جذباتی، سماجی ترقی کے مشاہدہ کیلئے کارآمد نہیں ہیں۔ لہٰذا بچوں کی ترقی کی مسلسل اور جامع جانچ کرنا لازمی ہے۔ بچوں کی غیر محسوس طریقہ سے کی جانے والی جانچ سے حاصل نتائج ان کے دوبارہ اکتساب میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ بلا خوف آزادانہ ماحول میں دلچسپی کے مطابق مشاہدہ کرنے سے ہر وقت خامیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے اصلاحی مشاغل کے انعقاد کا موقع فراہم ہوتا ہے۔ درسی اسباق کے ساتھ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی سے متعلق، دلچسپیوں، جسمانی نشوونما، اقدار، رویوں، فنون سے دلچسپی وذوق، جیسے کئی نکات کی جانچ کرنا ہوتا ہے۔ تب ہی جانچ کو جامع کہا جاسکتا ہے۔

5.9.3 CCE کی خصوصیات (Characteristics of CCE)

جانچ کا مقصد بچے معلومات کو یاد کر کے صرف امتحان میں لکھنا ہی نہیں ہے بلکہ کمرہ جماعت میں اکتسابی تجربات بچوں کے وقوفی، ذہنی حرکیاتی، جذباتی میدانوں میں ممکنہ تبدیلیوں کے احتساب (Assessment) کے ذریعہ ان کے فروغ میں کارآمد ثابت ہوں۔

اسکول میں مختلف مضامین کی شکل میں مہیا کی جانے والی معلومات علم کی تشکیل کے لیے ناکافی ہیں۔ بچوں کی مستقبل کی زندگی میں ضروری، تجزیاتی، تخلیقی و منطقی غور وفکر، نظم وضبط، سماجی مطابقت، مسائل پر نفاست کے ساتھ ردعمل ظاہر کرنا اور حل کرنا وغیرہ معاون حیات مہارتیں، استعداد کا فروغ اسکول کی ذمہ داری ہے۔ (NCF - 2005)

ان استعدادوں کے' درسی کتب کے ذریعہ حصول کیلئے اسکول میں کئی قسم کی سرگرمیاں منعقد کی جانی چاہیے۔ ان تمام کو ہم اب تک زائد نصابی سرگرمیوں کے طور پر اور ہم نصابی سرگرمیوں کے طور پر لے رہے ہیں۔ ان کو مناسب اہمیت نہ دینے کی وجہ سے بچوں کی ہمہ جہتی ترقی میں خلل واقع ہو رہا ہے۔ اسلئے ریاستی درسیاتی خاکہ 2011 کے مطابق نصابی و ہم نصابی امور میں کوئی فرق نہ کیا جائے۔ دونوں کو نصابی امور کے طور پر ہی دیکھا جائے۔ اس لیے مسلسل جامع جانچ میں بچوں کی جسمانی، ذہنی جذباتی، سماجی ترقی کو مساوی اہمیت کے ساتھ احتساب (Assessment) کیا جانا طے کیا گیا ہے۔ اس زاویہ سے مسلسل جامع جانچ سے کیا توقع کی جارہی ہے۔ مشاہدہ کریں گے۔

- بچوں میں وقوفی، ذہنی، حرکیاتی، جذباتی مہارتوں کو پروان چڑھانا اور ان کی جانچ کرنا۔
- رٹنا، معلومات کو یاد رکھنا کمرہ جماعت کے عمل میں تجزیاتی سوچ اور از خود تشکیل علم کی ہمت افزائی کرنا۔ اپنی سوچ اور تصورات کا خودی سے اظہار کرنا۔
- جانچ کو تدریسی و اکتسابی عمل کا حصہ تصور کرنا۔
- جانچ کے ذریعہ بچوں کی اکتسابی استعداد، تدریسی و اکتسابی طریقوں کو فروغ دینا اور مسلسل جائزہ لیتے ہوئے مناسب تبدیلی لانا۔
- جانچ کے ذریعہ اس بات کا اندازہ لگانا کہ بچے کہاں پر سیکھنے میں دشواری محسوس کر رہے ہیں۔ یہ جان کر مناسب طور پر اکتساب فراہم کرنا۔

- ❖ بچوں میں حصول طلب استعدادوں کے مظاہرہ کیلیئے کئے جانے والے مختلف پروگراموں پر معیاری طور پرعمل آوری کیلیئے جانچ کا استعمال کرنا۔
- ❖ تدریسی واکتسابی عمل،طفل علم مرکوز ہونے میں مددگار رہونا۔

مسلسل جامع جانچ کی تدریس واکتسابی سرگرمیوں کے حصہ کے طور پرعمل آوری کرنی چاہیے۔اس کی وجہ سے بچوں کی مکمل نشوونما میں معاون مختلف مشغلے کمرۂ جماعت میں فائدہ بخش ہوتے ہیں۔ان سے بچوں کو جاننے کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔مسلسل جامع جانچ میں نصابی، ہم نصابی نکات میں فرق کیے بغیر تمام کو مساوی اہمیت حاصل ہے سمجھ کراس پرعمل آوری کرنا چاہیے۔

جانچ اکتساب کا جز ہےاور یہ مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔اس پرعمل آوری کرنے کے لیے ضروری منصوبہ بندی کرلینی چاہیےاور اس کے لیے جانچ کی فطرت، احتساب کی فطرت کا فہم حاصل کرلینا چاہیے۔

5.10 احتساب کی فطرت (Nature of Assessment)

5.10.1 احتساب بہ وقت اکتساب (Assessment as learning)

اسکول میں فراہم کردہ تدریسی تجربات بچوں میں ہمہ جہتی ترقی کے فروغ کے لیے مددگار رہونا چاہئے۔بچوں کے اکتسابی عمل میں سیکھنے کے دوران کیے جانے والے احتساب (Assessment) کو احتساب (Assessment) بہ وقت اکتساب کہتے ہیں۔مثلاً کمرۂ جماعت میں کسی نکتہ کی تدریس کے دوران ہونے والے مباحث اور مفہوم کو سمجھنے کے لیے بچے کس طرح کے سوالات کر رہے ہیں؟ اپنے احساسات کا کس طرح اظہار کر رہے ہیں، جیسے نکات کا معلم کو مشاہدہ کرنے کا موقع ہوتا ہے۔ان مواقعوں پر ہی بچوں کے شکوک کے ازالہ کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔یعنی مشاہدہ کے ذریعہ بچوں نے کیا سیکھا ؟اس بات کا احتساب (Assessment) کیا جاتا ہے۔ تدریس اور احتساب (Assessment) الگ الگ نہ کرتے ہوئے دوران تدریس ہی احتساب (Assessment) ہوتا ہے۔ بروقت بچے اپنے آپ کی تصحیح کرتے ہوئے سیکھنے میں معلم کو مدد مل سکتی ہے۔

بچوں کو وقتاً فوقتاً اپنے تصورات اور معلومات کی تصحیح کرتے ہوئے سیکھنے کے لیے معلم ان کی مدد کرسکتا ہے۔ یہ Formative assessment تشکیلی احتساب ہے۔بچوں کے سیکھنے کے لیے ایک مشغلہ / پراجکٹ تفویض کرنے پر وہ اگراس سے مکمل کر کے رپورٹ داخل کریں تو بچہ کس حد تک سیکھا ہے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔اس کے لحاظ سے بچہ کی ترقی کی جانکاری ملتی ہے۔سیکھنے میں حاصل کی گئی ترقی سے ہی واقفیت حاصل کرنا احتساب یا جانچ ہے۔

5.10.2 احتساب برائے فروغ اکتساب(Assessment for Learning)

کمرۂ جماعت میں اکتسابی مواقعوں پر بچے حصہ لے کر سیکھتے وقت ان کا مشاہدہ کرتے ہوئے سیکھ رہے ہیں یا نہیں؟ کون کون سے نکات کے سیکھنے میں دقت محسوس کر رہے ہیں؟ کون کونسے نکات کے سیکھنے میں مدد کی ضرورت ہے؟ کس قسم کی مدد لینے پر سیکھ سکتے ہیں؟ جیسے نکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے مشاہدہ کرنا تدریس میں تبدیلی لانے کے لیے اور اکتساب کو فروغ دینے کے لیے کیا جانے والا احتساب، احتساب برائے فروغ اکتساب کہلاتا ہے۔

عموماً ہم احتساب کے لیے مشاہدہ کرنا، امتحان کا انعقاد کرنا، جیسے عمل کرتے ہیں لیکن نتائج کی بنیاد پر طالب علم کو کون کون سے نکات کے سیکھنے میں مدد کی ضرورت ہے نشاندہی کرتے ہوئے کوئی نئی کوشش پرعمل درآمد نہیں کرتے اوران امور پر توجہ نہیں دی جاتی۔ اکتساب کے

فروغ کے لیے احتساب کے ذریعہ مشاہدہ کے بعد فروغ کے لیے درکار مدد کا فراہم کرنا بہت ضروری ہے۔

بچوں کی نوٹ بکس، گھر کا کام کے مشاہدہ کرتے وقت بچے کہاں غلطی کررہے ہیں۔ کہاں پر دقت محسوس کررہے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لحاظ سے بچہ کس طرح سیکھتا ہے اس پر معلم ایک اندازہ لگا سکتا ہے۔ یہی تشکیلی احتساب (Formative assessment) ہے۔

5.10.3 اکتساب کی جانچ (Assessment of Learning)

بچے مختلف امور کو کس حد تک سیکھے ہیں، ظاہر کرنے کو ہی اکتساب کا احتساب کہتے ہیں۔ طلبا مختلف اکتسابی مشاغل میں حصہ لے کر مختلف تصورات (اظہار خیال کے مختلف طریقے)، اصناف سخن، عملی مہارتیں حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح حاصل کردہ علم کو کچھ وقفے کے بعد جانچ کرنا ہی اکتساب کا احتساب ہے۔

لہٰذا سہ ماہی، ششماہی، سالانہ امتحانات اس کی مثالیں ہیں۔ یہی مجموعی احتساب (Summative assessment) کہلاتا ہے۔

5.11 احتساب کا دائرہ (جماعت اول تا پنجم اور ششم تا نہم) (Areas of Assessment (1-5 and 6-9 classes))

تحتانوی سطح (جماعت اول تا پنجم)

- زبان اول اردو
- حساب
- ماحولیاتی مطالعہ
- انگریزی
- فنون، ثقافتی تعلیم
- صحت و تندرستی، یوگا، مراقبہ کی تعلیم
- کام۔ کمپیوٹر کی تعلیم
- اخلاقی تعلیم، معاون حیات مہارتیں اور رویئے

فوقانوی نوی سطح (جماعت ششم تا نہم)

- زبان اول- اردو
- زبان دوم- تلگو
- زبان سوم- انگریزی
- حساب
- سائنس
- سماجی علم
- فن- تہذیبی و ثقافتی تعلیم
- صحت و جسمانی تعلیم، یوگا، مراقبہ

❖ کام۔کمپیوٹر کی تعلیم

❖ اخلاقی تعلیم، معاون حیات مہارتیں، رویئے

5.12 اختساب کیا ہے؟ (What is Assessment?)

زبانیں :

1. سننا، سوچ کر بولنا
2. پڑھنا، سمجھ کر بولنا
3. ازخود لکھنا (تحریری)
4. لفظیات
5. تخلیقی اظہار، توصیف
6. زبان کے تعلق سے معلومات حاصل کرنا/زبان شناسی

حساب :

1. مسئلہ کا حل
2. وجوہات بیان کرنا۔ثابت کرنا
3. اظہار کرنا
4. تعلق بتلانا
5. نمائندگی کرنا۔استبصار

ماحولیاتی مطالعہ :

1. تصورات کی تعلیم
2. سوالات کرنا، مفروضات قائم کرنا
3. تجربات وحلقۂ عمل کے مشاہدات
4. معلومات اکٹھا کرنے کی مہارت
5. شکلیں اتارنا/نمونے تیار کرنا/نقشہ اتارنا
6. رویئے، توصیف، روزمرہ زندگی میں اطلاق

سائنس :

1. تصورات کا فہم
2. سوالات کرنا، مفروضات قائم کرنا
3. تجربات وحلقۂ عمل کے مشاہدات
4. معلوماتی مہارتیں
5. شکلیں، گراف اتارنا، نمونہ تیار کرنے کے ذریعہ مظاہرہ کرنا۔

6. جمالیاتی حس/ رویے' توصیف/ حیاتی تنوع/ روزمرہ زندگی میں/ طلاق

سماجی علم

1. تصورات کا فہم
2. نکات کو پڑھ کر سمجھنا اور ترجمانی کرنا
3. معلوماتی مہارتیں
4. عصر حاضر/ سماجی مسائل پر ردعمل ظاہر کرنا
5. نقشہ جاتی مہارتیں
6. توصیف و تحسین اور رویے

فن' تہذیبی و ثقافتی تعلیم

1. رنگوں کا بھرنا' شکلوں کا اتارنا' سجانا' تصاویر کے نمونے تیار کرنا
2. ٹان گرام' اری گامی' سینا' دستکاری
3. ڈرامہ' یک بابی ڈرامہ' کوریوگرافی
4. گیت/ گانے گانا' موسیقی کے آلات' رقص' مقامی فنون کا مظاہرہ' Mime
5. ہماری تہذیب، فنون' ادب

صحت و ورزش کی تعلیم

1. کھیل کود میں حصہ لینا' کھیل کود کے اصولوں کو اپنانا' جذبہ کھیل/ خاص مہارتیں۔
2. یوگا' مراقبہ' اسکاوٹ گائیڈس' NCC
3. خاندانی تعلقات' حفاظت' ابتدائی طبی امداد
4. صحت' متوازن غذا' اچھی غذائی عادتیں
5. شخصی، ماحول کی صفائی' اچھی عادتیں

کام۔ کمپیوٹر کی تعلیم

1. اشیاء کی تیاری' اوزار کا استعمال
2. افراد کی خدمات کا استعمال، تقاریب میں شرکت کرنا (ہم نصابی سرگرمیوں میں ذمہ داری نبھانا)
3. کمپیوٹر کے ذریعہ سیکھنا
4. کمپیوٹر کا استعمال
5. سماجی پروگرام' شرمادانم

اخلاقی تعلیم' معاون حیات مہارتیں

1. اچھائی' برائی' امتیازی معلومات' اچھا برتاؤ۔

2. دستوری اقدار

3. صبر و تحمل، رحم و ہمدری جیسے شخصی اقدار

4. معاون حیات مہارتیں، غور و فکر کی مہارتیں

5. اساتذہ، ساتھیوں، اسکول، قومی جائیدادوں پر مثبت رجحان رکھنا۔

CCE 5.13 کس طرح احتساب کرنا چاہیے؟ - طریقے (CCE - How to assess? Procedures)

اسکول میں منعقد کیے جانے والی مسلسل جامع جانچ بچوں کا پوری طرح مشاہدہ کرتے ہوئے ان کی مکمل ترقی کو درج کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اساتذہ طلبہ کے کمرے جماعت کے اندر اور باہر انجام دیئے جانے والے نکات کی جانچ کرتے ہوئے مسلسل نگرانی کرنا بھی اس طریقہ امتحان کے لئے ضروری ہے۔ یہ جانچ ہفتہ، پندرھواڑہ، ماہانہ، میقاتی طرز پر بھی منعقد کرنا ضروری ہے۔ تاہم کسی بھی طریقہ جانچ کے لئے بچوں کے درمیان ایک دوسرے سے مقابلہ نہیں ہونا چاہیے۔ یعنی جانچ اس طرح ہو کہ ''بچے کس طرح سیکھے ہیں؟ کیا سیکھے ہیں؟'' جیسے نکات پر ہی جانچ کا عمل ہونا چاہیے۔ اور بچے کو مستقل اکتساب کی طرف رہنمائی کرنے والی جانچ ہونی چاہیے۔ معلومات، فہم کا استعمال، تجزیہ، نئے حالات میں اپنے آپ کو ڈھالنا جیسے نکات کے ساتھ ساتھ دلچسپیاں، تفرقات، احساسات، خصوصی صلاحیتوں کو اُبھارنا، جسمانی نشوونما، صحت جیسے معاملات میں بھی جانچ ہونی چاہیے۔ یہ جانچ دو طرح کی ہوتی ہے۔

1. تشکیلی احتساب (Formative assessment)

2. مجموعی احتساب (Summative assessment)

5.14 تشکیلی احتساب (Formative assessment)

جب کمرۂ جماعت میں اکتسابی مشاغل فراہم کیے جا رہے ہوں، تدریسی انجام دی جا رہی ہو، اس دوران طالب علم کس طرح سیکھ رہا ہے۔ مشاہدہ کر کے اندراج کے ذریعہ بچوں کے اکتساب کو بہتر بنانے کے لیے کی جانی والی کوشش کو تشکیلی احتساب کہتے ہیں۔ یہ احتساب بے خوف و خطر و آزادانہ ماحول میں بچوں کے اکتساب میں معاون و مددگار ہونے کے علاوہ اس کو تیز تر کرنے کے لیے سہولت بخش ہوتا ہے۔ معلم طلباء کی تعلیمی ترقی پر مسلسل نظر رکھتے ہوئے حسب ضرورت بچوں کی مدد کرتے ہوئے ان کو اکتساب کے عمل میں آگے بڑھانے کی کوشش کرے۔ صرف نشانات یا گریڈ کے علاوہ بچوں کی استعداد میں فروغ کے لیے وضاحت کرتے ہوئے انہیں مناسب ہدایات و مشورے دے۔ اکتساب کو تیز تر کرنے کے لیے تشکیلی احتساب معاون ہوتا ہے۔ کمرۂ جماعت میں منعقد ہونے والے مباحث، بچوں کے جوابات، سبق کے درمیان اور آخر میں آنے والے سوالات، مشقوں سے متعلق گفتگو کرتے وقت بچوں کی جانب سے دیئے جانے والے جوابات، بچوں کے تحریر کردہ نوٹ بکس، جماعتی کام، گھر کا کام، منصوبہ کام، گروہی کام وغیرہ کی اساس پر طلباء نے کیا سیکھا؟ کیسے سیکھا؟ جیسے موضوعات کا معلم آسانی سے تخمینہ لگا سکتا ہے۔ اسی کو تشکیلی احتساب کہا جاتا ہے۔

یہ احتساب تدریسی و اکتسابی عمل کے دوران مسلسل فیڈ بیاک فراہم کرتے ہوئے معلم اور طالب علم دونوں کو اپنے آپ میں درستگی پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، اور حسب ضرورت تبدیلی لانے میں معاون و مددگار رہوتا ہے۔

تشکیلی احتساب میں خاص طور پر چار قسم کے آلات استعمال کرنا چاہیے۔

1. بچوں کی شراکت، ردعمل (10 نشانات)

2. تحریر(نوٹ بکس، گھر کا کام وغیرہ) (10 نشانات)

3. منصوبہ کام (10 نشانات)

4. مختصر امتحانات (Slip test) (20 نشانات)

1. بچوں کی شراکت - ردِعمل

اسکولوں میں فراہم کیے جانے والے تدریسی واکتسابی مواقعوں میں بچوں کی شرکت کا طریقہ، ان کے سیکھنے کے طرز کو ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا معلم کو چاہیے کہ وہ تدریسی واکتسابی مشاغل میں بچے کس طرح حصہ لے رہے ہیں۔ کس طرح ردِعمل ظاہر کر رہے ہیں، مشاہدہ کرتے ہوئے بچوں کی ترقی کا احتساب کرنے بچوں کی شراکت داری کا حسب ذیل مواقعوں میں مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

- ❖ موادِ مضمون پر ہونے والے مباحثہ کے دوران
- ❖ مشاغل، گروہی کام انجام دیتے وقت
- ❖ منصوبہ کام میں حصہ لیتے وقت
- ❖ نمونے۔تمثیل، نقشے، گراف تیار کرتے وقت
- ❖ تخلیقی مشاغل میں حصہ لیتے وقت
- ❖ ذہنی خاکے (Mind mapping) پر ہونے والے مباحثہ کے دوران
- ❖ سبق کے دوران، سبق کے آخر میں موجود سوالات کے جوابات پر مباحثہ کے دوران

معلم کو چاہیے کہ وہ طلباء کا کمرۂ جماعت کے اندر اور باہر مشاہدہ کرے۔ معلم کمرۂ جماعت میں طلباء کے ذریعہ سبق کی سماعت، آپسی ردِعمل، اور مباحثہ میں حصہ لینے یا نہ لینے کے طرز کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس مشاہدہ کو ایک آلہ کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔

کمرۂ جماعت کے باہر طلباء کے نظم وضبط، برتاؤ، مختلف نکات ہے، ان کا ردِعمل، تصاویر اتارنا، گیت گانا، کھیل کھیلنا، غذائی عادتیں، صحت مند عادتیں، انفرادی ماحول کی صفائی، اچھے برے کے تمیز کی صلاحیت جیسے نکات کا محاسبہ کیا جاسکتا ہے، اور مشاہدات کے مطابق مختلف مشوروں کے ذریعہ ان کی غلطیوں کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے کمرۂ جماعت اندروباہر معلم ہمیشہ طالب علم کا مشاہدہ کرتے رہنا چاہیے۔

زبانی امتحان (Oral test) :

کمرۂ جماعت میں بچے اکتسابی مواقعوں کے ذریعہ اکتسابی عمل کا مشاہدہ کرنے کے لیے زبانی امتحان معلم کے لیے ایک آلہ کی حیثیت رکھتا ہے، معلم مختلف سوالات کے ذریعہ روزانہ کمرۂ جماعت میں تدریس کے دوران طالب علم موادِ مضمون کو کس حد تک سمجھ سکا ہے۔ واقفیت حاصل کرتا رہتا ہے۔ اس طریقہ کو بھی زبانی امتحان تصور کیا جاسکتا ہے۔ سننا/بولنا جیسی استعداد کے احتساب کے لیے جس طرح مختلف مشاغل کا اہتمام کرتے ہیں، بچے روانی کے ساتھ پڑھنا، پڑھے ہوئے مواد کی تفہیم کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح مضمون ریاضی میں ''زبانی حساب'' سے متعلقہ نکات پر معلم مختلف سوالات کرتے ہوئے طلباء کی استعداد سے متعلق واقفیت حاصل کرتا ہے۔ اس طرح بغیر تحریر کے زبانی پوچھے جانے والے سوالات کا زبانی حل بتلانا ''زبانی امتحان'' کہلاتا ہے۔ اس کو متعینہ وقت کے لیے مختص نہ کرتے ہوئے یہ مسلسل اور جامع انداز میں ہمیشہ جاری رہنے والا امتحان ہونا چاہیے۔

ٹیچر ڈائری (Teacher diary) :

اسکول میں فراہم کیے جانے والے تدریسی تجربات میں' بچوں کی ترقی اس میں حصہ لینے کے طرز کو وقتاً فوقتاً مشاہدہ کے ذریعہ درج کرنے میں معلم کے لیے ٹیچر ڈائری بہت ہی سودمند ثابت ہوتی ہے۔ دوران تدریس' مابعد تدریس طلباء کے ردِعمل کو' بعض کی مخصوص ذہنی صلاحیتوں کو یا بالکل ہی سمجھ نا پانے کی وجوہات کو درج کرنے اوران وجوہات کی متبادل راہیں تلاش کرنے میں یہ معلم کے لیے بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ ٹیچر ڈائری بچوں کی استعداد کے مطابق انہیں تربیت فراہم کرنے کے لیے معلم کو روزانہ بحیثیت ایک آلہ کے استعمال ہوتی ہے۔

2. بچوں کے تحریری نکات

بچے سیکھے ہوئے مواد کو اپنے خیالات سے جوڑتے ہوئے اپنے انداز میں تحریر کرتے ہیں۔ یہ بچوں کے حاصل کردہ استعداد کو سمجھنے کے لیے ایک آلہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ کمرۂ جماعت کے علاوہ گھر میں بچے کن چیزیں سیکھتے رہتے ہیں۔ ان تمام کو تشکیلی احتساب کے تحت ہی لینا چاہیے۔ کمرۂ جماعت میں پڑھائے گئے اسباق سے متعلق کئی باتیں بچے اپنی کاپیوں میں' گھر کے لیے تفویض کردہ کام کو کاپیوں میں اور درسی کتابوں میں لکھتے ہی رہتے ہیں۔ ان تمام کا مشاہدہ کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ بچے کس طرح سیکھ رہے ہیں؟ اس کے مطابق ان کی تفہیم کے صلاحیت اور ترقی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اوران سے کہاں کہاں غلطیاں سرزد ہورہی ہیں؟ غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے خود سے لکھنے کے لیے ان کی مدد کرنے کا موقع فراہم ہوتا ہے۔

(b) درسی کتب میں موجود سوالات' مشقیں :

تشکیلی احتسابی مواقع میں حصہ لیتے ہوئے استعداد کے حصول میں معاون و مددگار درسی کتب تیار کی گئی ہیں۔ لہٰذا بچے درسی کتب میں موجود بہت سارے موضوعات پر بحث ومباحثہ کے بعد انہیں تحریر کرنا پڑتا ہے۔ سبق کے دوران' سبق کے اختتام پر موجود سوالات کے جوابات' مشاغل میں موجود جدولوں کی خانہ پری' معلومات یکجا کرتے ہوئے جدول کی خانہ پری' ضروری رپورٹ تحریر کرنا وغیرہ کا تعلق درسی کتب ہی سے ہوتا ہے۔ سبق کی تدریس مباحثہ کے موقعہ پر اور درسی کتب میں بچوں کے ذریعہ تحریر کردہ جوابات کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے ان کی ترقی کا تخمینہ لگانا چاہیے۔ سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں کیجیے غور کرکے خود سے اپنے انداز میں جواب لکھیں۔ گائیڈ اور کتاب میں دیکھ کر نہ لکھیں۔

(c) بچوں کی ڈائری :

بچوں کے روزانہ کے ردِعمل' سنے ہوئے' دیکھے ہوئے واقعات' تجربات وغیرہ کو درج کی جانے والی کاپی ہی کو بچوں کی ڈائری کہتے ہیں۔

بچوں کی ڈائری کے ذریعہ زبان کی استعداد' ایمانداری' دلچسپیاں' شوق و ذوق اور زبان کا استعمال جیسے امور سے واقف ہوسکتے ہیں۔

(d) انیکڈوٹل ریکارڈ (Anecdotal record) :

کوئی ایک موقع پر یا کسی واقعہ کے دوران طالب علم کے طرز عمل سے متعلق لکھنے کے لیے معلم کو فراہم کردہ ریکارڈ ہی Anecdotal record کہلاتا ہے۔ یعنی کسی خاص موقعہ / واقعہ کے متعلق مختصراً لکھنا' ہر معلم ایک Anecdotal record کا اہتمام کرتا ہے۔

نام طالب علم:......................... جماعت:......................... سیکشن:.........................		
واقعہ اور مقام	واقعہ / موقعہ کی حقیقی معلومات	معلم کی تجاویز اور رائے

معلم کی دستخط

چند مواقع پر بچے اس طرح پیش آتے ہیں کہ بڑے لوگ حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ کسی ایک موضوع کے تئیں بچوں کے مثبت یا منفی ردِ عمل کا جائزہ لینے کے لیے یہ ریکارڈ معاون ہوتا ہے۔

- ❖ بچوں کی صلاحیت کو اجاگر کرنے والی مخصوص گفتگو یا مواقع کے بارے میں لکھنا۔

(e) پورٹ فولیو (Portfolio) :

- ❖ طلباء کے ذریعہ کیے گئے مشاغل کو اکٹھا ان کے مظاہروں اور کارکردگی کے تفصیلات کو محفوظ کرنا ہی پورٹ فولیو ہے۔ جن کو مختلف مراحل میں مظاہرہ کے لیے پیش کیا جا سکتا ہے۔ اسے ہم انفرادی پورٹ فولیو کہتے ہیں۔
- ❖ خاص واقعات، مخصوص صلاحیتوں کے مظاہرہ کو ریکارڈ کر کے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔
- ❖ بچوں کے تحریر کردہ گیت، کہانیاں، بچوں کے ذریعہ گائے گیے نغمے، اتاری گئی تصاویر، خطوط وغیرہ۔

3. منصوبہ کام (Project work)

کمرۂ جماعت میں پڑھنے یا سننے کے ذریعہ سیکھنے اور سکھانے کے بجائے مشاغل انجام دینے اور تجربات منعقد کرتے ہوئے سیکھنے کا موقعہ فراہم کرنے والی سرگرمی ہی منصوبہ کام کہلاتی ہے۔ کمرۂ جماعت میں سننے یا پڑھنے کے ذریعہ سیکھنے کے بجائے مشاغل انجام دیتے ہوئے اور تجربات منعقد کرتے ہوئے سیکھنے کے عمل کو منصوبہ کام کہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ بچوں میں مشاہدہ، تجرباتی مہارتیں فروغ پاتی ہیں۔ تدریسی و اکتسابی مشاغل میں دلچسپی سے حصہ لے سکتے ہیں۔ لسانی اور غیر لسانی موضوعات پر بچے از خود معلومات حاصل کرنے کے لیے منصوبہ کام بہت ہی مددگار ہوتے ہیں۔ منصوبہ کام میں بچوں کے انجام دینے کے طریقے اور تیار کی گئی رپورٹ کی بنیاد پر جانچ کی جائے۔

''دیئے گئے ایک موضوع پر طالب علم / طلباء سیر حاصل گفتگو کر کے اس مسئلہ کا مختلف زاویوں سے تجزیہ کرتے ہوئے جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرنا''۔

یہ چند طلباء کے لیے گروہی مشغلہ کے طور پر بھی منعقد کیا جاسکتا ہے۔اس طریقہ سے طالب علم میں خود اکتسابی' حاصل کیے گئے معلومات کی تصدیق' نئے معلومات' اکھٹا کرنا' نمونے تیار کرنا' وسائل کا تجزیہ کرنا' دوسروں سے گفتگو کرنا وغیرہ خصوصیات فروغ پاتے ہیں۔

رپورٹ کی تیاری (Documentation) :

بچوں کے ذریعہ اکھٹا کیے گئے مواد کی بنیاد پر رپورٹ تیار کرتے ہیں۔بچوں کے ذریعہ منعقد کی جانے والی سرگرمیوں کو تسلسل میں لکھنا ہی رپورٹ ہے۔منصوبہ کام' معلومات کو اکھٹا کرنا وغیرہ۔جیسے نکات کو رپورٹ کی شکل میں تحریر کرنا ہی Documentation یا رپورٹ کی تیاری کہلاتا ہے۔اس کام کو منعقد کرنے کا طریقہ' اکھٹا کی گئی معلومات کو درج کرنا چاہیے۔

4. مختصر امتحان (Slip test)

تشکیلی جانچ میں بچوں کے اکتساب کو ایک مختصر امتحان کی مدد سے بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔تاہم یہ عام یونٹ ٹسٹ نہیں ہوتا ہے۔اس کے لیے قبل از وقت پرچہ سوالات تیار کرلینا' امتحان کے نظام الاوقات کا اعلان کرنا' معین وقت میں ہی اس کا انعقاد کرنا جیسے عوامل اس مختصر امتحان پر لاگو نہیں ہوتے۔وہ امتحان جو معلم کی جانب سے پڑھائے گئے موادِ مضمون سے منتخبہ تعلیمی معیارات کی جانچ کے لیے حسب ضرورت منعقد کیا جائے وہ مختصر امتحان (Slip test) کہلاتا ہے۔اس کے ذریعہ بچوں کے اکتساب کی جانچ کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس امتحان کے لیے قبل از وقت بچوں کو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے۔سوالات کو تختہ سیاہ پر یا چارٹ پر لکھ سکتے ہیں۔کتاب میں دیئے گئے سوالات' مشقوں کو جوں کا توں نہ دیں بلکہ بچوں کو غور و فکر کر کے جوابات کو از خود لکھنے کے قابل سوالات تیار کر کے دینا چاہیے۔

تشکیلی جانچ کب اور کس طرح منعقد کیا جائے؟

- تشکیلی جانچ روزانہ کمرۂ جماعت کی تدریس کا ایک حصہ ہے۔
- تعلیمی سال میں چار مرتبہ اس کے نتائج کو ریکارڈ میں درج کریں۔اگر معلم حقیقت پر مبنی مشاہدات اور اس کا اندراج کرے تو ہی وہ بچوں اور سماج کے لیے انصاف کرنے والا بنے گا۔
- تشکیلی اسسمنٹ

  1. جولائی 2. اگسٹ 3. نومبر اور 4. فروری کے مہینہ میں منعقد کیا جائے۔
- اساتذہ بچوں کے معیارات کے حصول کا جائزہ لیتے ہوئے ان کی ترقی کو متعین کریں۔
- ہر روز بچوں کی ترقی کو درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
- اساتذہ اپنے مشاہدات کی بنیاد پر طلباء کو نشانات دیں۔
- معلم کی ڈائری' نوٹ بکس کی تصحیح' منصوبہ کام کی رپورٹ' جانچ کیے گئے جوابی بیاضات کو شواہد یا ثبوت کے طور پر رکھیں۔
- بچوں کے حاصل کیے گئے نشانات کی بنیاد پر گریڈ دیں۔
- بچوں کی ترقی کو ریٹنگ اسکیل (Rating Scale) کی مدد سے ظاہر کیا جائے۔
- ہم نصابی سرگرمیوں کی جانچ کے لیے گریڈنگ کے ساتھ ساتھ تفصیلی ہدایات بھی دیئے جائیں۔

- مندرجہ ذیل جدول میں بتائے گئے طریقے سے نشانات کے فیصد کی بنیاد پر گریڈ دیں۔

گریڈ	نشانات(100)	گریڈ پوائنٹس
A1	91تا100	10
A2	81تا90	9
B1	71تا80	8
B2	61تا70	7
C1	51تا60	6
C2	41تا50	5
D	35تا40	4
E	0تا34	3

مضمون	بچوں کی شراکت، ردعمل (5 نشانات)	تحریری شواہد (5 نشانات)	منصوبہ کام (5 نشانات)	مختصر امتحان (Slip test) (5 نشانات)	نشانات	گریڈ
اردو	4	4	5	4	17	
گریڈ	B1	B1	A1	B1	A2	A2

تشکیلی جانچ - خصوصیات :

- درس وتدریس کے دوران بچے کس طرح سیکھ رہے ہیں مشاہدہ کرنا۔
- اکتساب کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل کیا جانے والا عمل۔
- اکتساب کو موثر بناتی ہے۔
- اکتساب کی عمل آوری کیسے ہو رہی ہے؟ جیسے نکات کا مشاہدہ کرتی ہے۔
- متعینہ طریقہ کار اور مقاصد پر اثر انداز ہوتی ہے۔
- فروغ دیئے جانے والے نکات کی نشاندہی میں کارآمد ہوتی ہے۔
- تدریسی طریقہ کار اور حکمت عملیوں میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں لانے کے لیے آسان بناتی ہے۔
- بچوں کی ترقی کے لیے کوشش کرتی ہے۔
- مسلسل سیکھنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔
- باریک بینی سے مشاہدہ کرتی ہے۔
- بچوں کی ڈائری، نوٹ بکس وغیرہ کی بنیاد پر جانچ کا عمل جاری رہتا ہے۔

5.15 مجموعی اسسمنٹ (Summative assessment)

طلباء کی جانب سے تدریسی واکتسابی عمل کے ذریعہ سیکھے گئے نکات کی مکمل اور جامع جانچ ہی مجموعی جانچ کہلاتی ہے اس طریقہ میں کورس کی تکمیل کے بعد یا متعین کردہ اسباق کی تکمیل کے بعد بچوں کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کی جانچ کی جاتی ہے۔اس طریقہ کی مدد

سے طالب علم یہ جان سکتا ہے کہ پڑھے گئے مواد سے متعلق اس نے کیا سیکھا؟ کہاں تک سیکھا؟ عام طور پر تحریری (پیپر۔پنسل) امتحان کی شکل میں منعقد کی جانے والی مجموعی جانچ میں صرف درسی کتاب کے مواد سے متعلق جانچ کی جاتی ہے۔ سہ ماہی' ششماہی اور سالانہ امتحانات کے نام سے منعقد کی جانے والی مجموعی جانچ طلباء کی محنتوں اور کوششوں کو نشانات اور رینکس کی شکل میں ظاہر کرتے ہیں۔ یہ صرف کامیابی یا ناکامی کو ہی ظاہر کرتی ہے۔ چونکہ طلباء مواد کو اچھی طرح پڑھ کر اس کا اچھا فہم حاصل کیے ہوتے ہیں۔اس لیے امتحانات میں مظاہرہ کرنے کے لیے کسی قسم کا ڈر خوف اور جھجک نہیں ہوتا۔اس قسم کے داخلی جانچ کا طریقہ امتحانات کے نام پر بچوں کے درمیان ناگوار اور ناپسندیدہ مسابقتی رجحان کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔آیئے !اس کی نوعیت کو مزید گہرائی سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

- ❖ یہ اکتساب کی جانچ کرنے والا ایک طریقہ کار ہے۔
- ❖ عام طور پر سہ ماہی' ششماہی اور سالانہ امتحانات کی شکل میں بچوں کی جانب سے سیکھے گئے مواد کی جانچ کرتی ہے۔
- ❖ تعلیمی معیارات کی بنیاد پر بچوں کی ترقی کا اندازہ لگاتے ہوئے اساتذہ کی جانب سے تیار کردہ پرچہ سوالات پر مبنی، جانچ کرنے کا طریقہ ہے۔
- ❖ امتحانات منعقد کرنے کے لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ مضمون واری متعینہ تعلیمی معیارات کی بنیاد پر سوالیہ پرچہ جات تیار کریں۔

(آیئے حسب ذیل مضمون واری تدریجی قدر کے جدول کا مشاہدہ کریں)۔

تدریجی جدول (Blue - Print)

اردو

جماعت	امور	تشکیلی جانچ					مجموعی جانچ							جملہ
		بچوں کی شراکت	تحریری امور	منصوبہ کام	Slip test	جملہ	سننا، بولنا، توصیف زبانی	پڑھنا		لکھنا	تخلیقی اظہار		لفظیات/زبان شناسی	
								زبانی	تحریری		زبانی	تحریری		
1 - 2	Weightage	25%	25%	25%	25%	100%	20%	10%	20%	40%	10%	-	-	100%
	نشانات	5	5	5	5	20M	10	5	10	20	5	-	-	50M
3 - 5	Weightage	25%	25%	25%	25%	100%	10%	10%	20%	30%	-	10%	20%	100%
	نشانات	5	5	5	5	20M	5	5	10	15	-	5	10	50M
6 - 9	Weightage	25%	25%	25%	25%	100%	10%	-	20%	30%	-	20%	20%	100%
	نشانات	5	5	5	5	20M	10	-	20	30	-	20	20	100M

- ❖ زبانی امتحان کو علیحدہ منعقد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔معلم اپنے مشاہدات کی بنیاد پر یا قبل از وقت درج کردہ تشکیلی جانچ کے نشانات کی بنیاد پر زبانی امتحان سے متعلق تعلیمی معیارات کے لیے مختص کردہ نشانات کو ترقی کے تعین کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
- ❖ تحریری امتحان کے لیے مضمون واری متعینہ تعلیمی معیارات کے تدریجی قدر (Weightage) کی بنیاد پر سوالات تیار کریں۔

- مجموعی جانچ ایک تعلیمی سال میں تین مرتبہ منعقد کی جائے۔ لہٰذا پہلی مجموعی جانچ ستمبر / اکٹوبر، دوسری مجموعی جانچ دسمبر / جنوری اور تیسری مجموعی جانچ مارچ / اپریل کے مہینوں میں منعقد کریں۔ پہلی مجموعی جانچ کا سوالیہ پرچہ تیار کرتے وقت ماہ اکٹوبر تک تکمیل کردہ نصاب کو بنیاد بنائے جائے، اور دوسری مجموعی جانچ کے لیے سوالیہ پرچہ کی تیاری میں ماہ جنوری تک کا تکمیل کردہ نصاب شامل کیا جائے اور اسی طرح تیسری مجموعی جانچ کے پرچہ سوالات مکمل نصابی کتاب کے اسباق پر مبنی ہو۔
- مجموعی جانچ کے پرچہ سوالات کو تیار کرتے وقت تمام اقسام کے سوالات کو اہمیت دی جائے۔ یعنی طویل، مختصر، مختصر ترین اور معروضی سوالات (Objective questions) وغیرہ۔
- ایک تعلیمی معیار سے تعلق رکھنے والے تمام سوالات کو ایک ہی حصہ میں دیئے جائیں۔ منصوبہ کام (Project work) کو پرچہ سوالات میں شامل نہ کیا جائے۔
- سوالات بچوں کے سیکھے گئے تصورات کی بنیاد پر تجزیہ کرنے، منطقی سوچ کو ابھارنے والے، تخلیقی صلاحیت کا اظہار کرنے اور اپنے خیالات کو مربوط کر کے لکھنے کے قابل ہوں۔
- مذکورہ بالا جانچ کے طریقوں میں تشکیلی جانچ کے تحت بچوں کی ترقی کا اندازہ زبانی اور تحریری طور پر کیا جاتا ہے۔ لیکن تحتانوی جماعتوں میں یعنی جماعت اول اور دوم کے طلباء کے لیے زبانی امتحان بھی منعقد کیا جائے۔
- متعینہ نصاب کی بنیاد پر معلم خود پرچہ سوالات تیار کر کے جانچ کریں۔
- دیگر ادارہٗ جات اور افراد کی جانب سے تیار کردہ پرچہ سوالات کو استعمال نہ کریں۔ لیکن معلم اسکول کامپلکس اجلاس میں سوالیہ پرچہ جات کی تیاری سے متعلق دیگر اساتذہ سے بحث کے ذریعہ مدد حاصل کر سکتے ہیں۔
- معلم پرچہ سوالات کی بنیاد پر Primary key کو تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ مجموعی جانچ میں سوالات کی نوعیت از خود لکھنے، تجزیہ کرتے ہوئے جوابات لکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ لہٰذا تمام بچوں کے جوابات ایک جیسے ہونا لازمی نہیں ہے۔
- پرچہ سوالات ایسے ہوں کہ بچے از خود جواب لکھ سکیں۔ درسی کتاب سے نقل کر کے لکھنے کے بجائے ہوسکتا ہے کہ بچوں نے سوچتے ہوئے، غور کرتے ہوئے اپنے تجربات کی بنیاد پر جوابات لکھے ہوں۔ اگر ایسے جوابات صحیح ہوں تو انہیں بھی قبول کریں۔
- ایک تعلیمی معیار سے متعلق تمام سوالات ایک ہی حصہ میں دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس تعلیمی معیار کے لیے کتنے نشانات مختص کیے گئے ہیں؟ بچوں نے کتنے نشانات حاصل کیے ہیں؟ اس بات کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔
- عام طور پر اساتذہ پہلے جس طرح جوابی بیاضات کی جانچ کرتے تھے، اسی طرح اب بھی جوابی بیاضات کو جانچ کر کے نشانات دے سکتے ہیں۔ لیکن ایک طالب علم کا جواب دوسرے طالب علم سے مختلف ہوسکتا ہے۔ لہٰذا ان کا غور سے مطالعہ کرتے ہوئے نشانات دیئے جائیں۔
- جوابی بیاضات کی جانچ کے بعد سوالیہ پرچے کے اوپر دیئے گئے گریڈنگ اور نشانات کو ظاہر کرنے والے جدول میں جملہ نشانات اور گریڈنگ وغیرہ کو درج کیا جائے۔

❖ گریڈنگ کا تعین کرتے وقت طالب علم کے حاصل کردہ نشانات کو مدنظر رکھا جائے۔ درج ذیل جدول میں بتائے گئے طریقے سے نشانات کے فیصد کی بنیاد پر گریڈنگ کی جائے۔

درج ذیل مثال پر غور کیجیے:

رضیہ جماعت ہشتم میں زیر تعلیم ہے۔ حیاتیات کے مجموعی جانچ - 1 میں اس کے حاصل کردہ نشانات، تعلیمی معیارات کس طرح ہیں مشاہدہ کیجیے / غور کیجیے۔

تفصیلات	تعلیمی معیارات						نشانات	گریڈ
تعلیمی معیارات	تصورات کی تفہیم	سوالات کرنا، مفروضہ قائم کرنا	تجربات اور حلقہ عمل کے تجربات	معلومات اکٹھا کرنے کی مہارت / منصوبہ کام	اشکال اتارنا / نمونہ تیار کرنا	توصیف / اطلاق، تنوع		
محصلہ نشانات	20	8	10	6	11	7	62	B2
گریڈ	B2	B1	B2	B2	B2	A1		

مضمون واری تعلیمی معیارات، تدریجی قدروں کا جدول (Weightage tables) کے معلومات کو ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت کے سرپرستی میں ماہرین مضمون کے ذریعہ تشکیل دی گئی مسلسل جامع جانچ کے کتابچہ میں وضاحت کے ساتھ دیا گیا ہے۔ اس کی بنیاد پر پرچہ سوالات کو تیار کرکے اساتذہ مجموعی جانچ کو منعقد کریں۔ مجموعی جانچ کو تعلیمی سال میں تین مرتبہ منعقد کریں (یعنی ستمبر / اکتوبر، ڈسمبر / جنوری، اپریل کے مہینوں میں)۔

5.16 ہم نصابی سرگرمیوں کی جانچ (Assessment of other co-curricular areas)

- ❖ ہم نصابی سرگرمیوں کی جانچ دیگر مضامین کے برخلاف تعلیمی سال میں مجموعی طور پر تین مرتبہ کی جانی چاہیے۔
- ❖ اس کے لیے متعینہ تحریری امتحان نہیں ہوگا۔ اساتذہ کے مشاہدات کی بنیاد پر گریڈنگ دی جانی چاہیے۔
- ❖ ہم نصابی سرگرمیوں میں بچوں کی تعلیم معیارات پر مبنی ترقی کا مشاہدہ کرتے ہوئے نشانات مختص کیے جائیں۔
- ❖ مختلف مواقعوں پر بچوں کے شرکت کرنے کے طریقے، مہارتوں کا اظہار، اختیار کی جانے والی حکمت عملی کا بغور مشاہدہ کرتے ہوئے نشانات اور گریڈنگ دیئے جائیں۔ علاوہ ازیں تفصیلی اشارے بھی اس میں درج کیے جائیں۔
- ❖ ہم نصابی سرگرمیوں کے تحت چار مضامین ہیں۔ ہر مضمون کے تحت پانچ معیارات دیئے گئے ہیں۔ ہر معیار کے لیے 10 نشانات مختص کیے گئے ہیں۔ اس طرح ہر مضمون کے لیے 50 نشانات اور جملہ چار مضامین کے لیے 200 نشانات ہوں گے۔ مثلاً:

سلسلہ نشان	طالب علم کا نام	متوقع استعداد					گریڈ (50 نشانات)
		کھیلوں میں حصہ لینا، جذبہ کھیل (10 نشانات)	یوگا، مراقبہ، اسکاؤٹس گائیڈس NCC، (10 نشانات)	شخصی ماحول کی صفائی، صحتمند عادتیں (10 نشانات)	حفظان صحت ابتدائی طبی امداد (10 نشانات)	صحت، تغذیہ بخش غذا، صحتمندانہ غذائی عادتیں (10 نشانات)	

A1 : Outstanding performance
A2 : Excellent participation and orgranisation of activities
B1 : Have good leaders qualities
B2 : shows interest only in participation
C1 : have required contant knowledge
C2 : Little knowledge about matirials and proceedures
D : Poor performance and interest
E : Not Participated in any activities

5.17 CCE رجسٹرس اور ریکارڈس (CCE - Registers and Records)

متعینہ ماہ میں تکمیل کیے گئے موادِ مضمون کی جانچ کی جائے۔ تشکیلی جانچ کو درس و تدریس کا ایک داخلی حصہ سمجھتے ہوئے طلبہ کو گریڈ دیا جائے۔ مجموعی جانچ میں تحریری امتحان منعقد کر کے گریڈنگ دی جاتی ہے۔ بچوں کے حاصل کیے گئے نشانات کی بنیاد پر 5 امور پر مبنی گریڈنگ اسکیل یعنی A^+، A، B^+، B اور C کی مدد سے طالب علم کی ترقی کو متعین کیا جاتا ہے۔ نشانات کی بنیاد پر بچوں کی گریڈنگ دینے سے ترقی کا اندازہ لگانے کا آسان طریقہ ہے۔

لسانی، غیر لسانی امور کے ساتھ ساتھ ہم نصابی امور جیسے صحت اور جسمانی تعلیم، ثقافتی تعلیم، اقدار پر مبنی تعلیم اور رجحانات کی جانچ کی جاسکتی ہے۔

- ❖ تین موقعوں پر SA^1، SA^2، SA^3 (Summative Assessment) منعقد کرنے کے دوران ہم نصابی سرگرمیوں کی بھی جانچ کی جاسکتی ہے۔ ہم نصابی سرگرمیوں میں نشانات پر مبنی گریڈنگ بچوں کو دی جاتی ہے۔
- ❖ ہر معلم اپنی جماعت یا مضمون کے متعلق الگ CCE رجسٹر منعقد کرنا چاہیے۔ اس میں ہر طالب علم کی ترقی کو درج کرنا چاہیے۔ اس ترقی کو Cumulative Record/Progress میں محفوظ کر کے اولیائے طلباء کے مشاہدے کے لیے روانہ کرنا چاہیے۔
- ❖ Cumulative Record ہر طالب علم کے لیے I to V، VI to X جماعتوں کے لیے منعقد کیا جاتا ہے۔ ہشتم جماعت کے مکمل ہونے پر ایلمنٹری تعلیم کے اختتام پر سند دی جاتی ہے۔ اس Cumulative record میں بچوں کے گذرے ہوئے آٹھ سال کے ہر امور یعنی حاضری، نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں ترقی اور اولیائے طلباء کی سماجی اور معاشی پس منظر کی جھلک نظر آتی ہے۔

5.18 CCE کی عمل آوری - فرائض اور ذمہ داریاں

مسلسل جامع جانچ میں وقتاً فوقتاً تمام مضامین کے تمام تعلیمی معیارات کا مشاہدہ کرتے ہوئے جانچ کی جائے، مضمون واری مشاہدہ کیے گئے نکات کو رجسٹر میں درج کرنے کی ذمہ داری معلم کی ہے۔

- ❖ کمرۂ جماعت کے تمام بچوں کی ذمہ داری معلم کی ہوتی ہے۔
- ❖ اسکول میں CCE کے انعقاد کی ذمہ داری صدر مدرس کی ہوتی ہے، اور ساتھ ہی ساتھ تمام معلم جماعت کی ذمہ داری اور فرائض نبھائیں۔
- ❖ کامپلکس سطح پر CCE کی عمل آوری اور نگرانی کی ذمہ داری کامپلکس H.M کی ہوتی ہے۔
- ❖ اسکول میں CCE کی عمل آوری کے لیے اسکول انتظامی کمیٹی SMC اور صدر مدرس اپنی ذمہ داری نبھائیں۔

- منڈل کی سطح پر CCE کے انعقاد اور عمل آوری کی ذمہ داری M.E.O اور ان کے متعلقہ افراد کی ہوتی ہے۔
- ضلعی سطح پر CCE کے انعقاد اور عمل آوری کی ذمہ داری D.E.O کی ہے۔

5.19 CCE - عمل آوری کے اشارے - شواہد

(CCE - Indicators of implementation - Evidences)

مسلسل جامع جانچ اسکول اور معلم سے تعلق رکھنے والی جانچ ہے۔ پرچہ سوال کی تیاری ٹیچر کی ذمہ داری ہے دیگر افراد یا ادارے جات سے سوالیہ پرچے حاصل نہ کریں۔ بچوں کی ترقی کو مندرجہ بالا 5 Point ریٹنگ اسکیل کی نشانات کی بنیاد پر متعین کرکے درج کرنا چاہیے۔ تعلیمی معیارات میں بچوں کے حاصل کردہ گریڈس کی شناخت کی جائے۔ یعنی A^+،A،B^+،B اور C کی شناخت کی جائے۔ ہر طالب علم کے متعینہ تعلیمی معیارات کے حصول کی کوشش کی جائے۔ اس بات کا تعین کیا جائے کہ ہر طالب علم تعلیمی معیارات کے حصول سے متعلق صلاحیت کا حامل ہوتا ہے۔ بچوں کی ترقی کی بنیاد پر Class یا اسکول کا گریڈ دیا جاتا ہے۔ طلبہ کے حاصل شدہ A^+ اور A گریڈ کے ذریعہ کمرۂ جماعت یا اسکول کا گریڈ معلوم کیا جاتا ہے۔ ہم نصابی سرگرمیوں کی جانچ کے لیے مختلف قسم کے جانچ کے آلات کا استعمال کیا جاتا ہے اور گریڈنگ دی جاتی ہے۔

ہر معلم کی ذمہ داری ہے کہ CCE رجسٹر کا اہتمام کرے۔ جس میں ہر مضمون سے متعلق تعلیمی معیارات پر مبنی ترقی و تفصیل کو گریڈ کی شکل میں درج کیا جائے۔ Cumulative record کا بھی اہتمام کیا جائے۔ اس ریکارڈ کے دو مرحلے ہیں' پہلا مرحلہ جماعت اول تا پنجم' دوسرا مرحلہ جماعت ششم تا دہم۔ ہشتم جماعت کے اختتام کے بعد سند دی جاتی ہے۔ SCERT کی جانب سے CCE کی عمل آوری کے لیے ضروری ہدایات/تربیت' کتابچے تیار کرکے بنیادی سطح پر کام کرکے اساتذہ افسروں اور DCEB کو دیئے گئے ہیں۔ یہ تمام پروگرام S.S.A (راجیو ودیا مشن) اور SCERT کے باہمی ربط سے عمل میں لائے جارہے ہیں۔

CCE کی عمل آوری پر مندرجہ ذیل شواہد پر مشاہدہ کیا جائے جس کے ذریعہ اسکولوں میں CCE کی عمل آوری کے طرز کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

1) اساتذہ کی جانب سے از خود تیار کیے گئے پرچہ سوالات' نوٹ بکس
2) درسی کتب میں بچوں کی خود کی جانچ' منصوبے (سالانہ اور Unit منصوبہ بندی)
3) CCE رجسٹر کا اہتمام
4) معلم کی ڈائری
5) بچوں کی ڈائری
6) پورٹ فولیوز
7) Anecdotes
8) مشاہدے کے Formats (مشاہداتی رپورٹس)
9) چیک لسٹ
10) جوابی بیاضات
11) بچوں کے مظاہرے
12) درسی کتب میں دی گئیں مشقیں' دیئے گئے سوالات کو بچے سوچ کر از خود لکھنا۔
13) منصوبہ کام کی روداد
14) Cumulative record
15) صدر مدرس اور دیگر اساتذہ کا جائزہ اجلاس کا رجسٹر
16) گائیڈس اور دوسرے Study material کا استعمال نہ کرنا۔

6. اسکول کے ایام کار - تدریسی گھنٹے

(School working days - working hours)

6.1 بنیادی سوالات - سوچیے اور اظہارِ خیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)

6.2 پس منظر (Context)

6.3 اسکول کے ایام کار اور تدریسی گھنٹے۔ موجودہ صورت حال

(School working days and working hours - existing situations)

6.4 RTE - 2009 - اسکول کے ایام کار اور تدریسی گھنٹوں سے متعلق سکشن اور تفصیلات- اصطلاحات

(RTE - 2009 : Sections and details on school working day and working hours - Terminology)

6.5 RTE - 2009 کے تحت اسکول کے ایام کار اور تدریسی گھنٹے۔ عمل آوری

(School working days - working hours as per RTE - 2009 Implementation)

6.6 اسکول کے ایام کار۔ تدریسی گھنٹے۔ عمل آواری - رول اور ذمہ داریاں

(School working days - woking hours - Implementation - Roles and responsibilities)

6.7 اسکول کے ایام کار اور تدریسی گھنٹے۔ عمل آواری کے اشارے

(School working days, working hours - Indicators of Implementation)

6.8 اختتام (Conclusion)

بچوں کی نشونما

بچے‘ نفرت سے بھرے ماحول میں نشونما پاتے ہیں تو یقیناً وہ بھی غصہ‘ عناد‘ نفرت وغیرہ کو اپنالیں گے۔ اگر بچے ایسے ماحول میں نشونما پائیں جس میں ان کی بہتر شناخت کی جائے تو وہ بہتر مقاصد کی تکمیل میں کامیاب رہتے ہیں۔ بچے ڈر‘ اور خوف کے ماحول میں اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ بچے قابل یقین اور اعتماد سے پر ماحول میں زندگی گذاریں تو وہ وفاداری‘ سچائی اور ایمانداری کو اپنائیں گے۔ مذاق اور تضحیک کے ماحول میں بچوں کی نشونما ہو تو ان کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ دوستانہ ماحول میں نشونما پائیں تو اپنے آپ کو ایک طلسماتی دنیا میں پائیں گے۔ اگر بچے لاچاری کی حالت میں نشونما پاتے ہیں تو خود کو احساس کمتری میں مبتلا کر لیتے ہیں۔ جب محبت شفقت اور پیار کے ماحول میں نشونما پاتے ہیں تو ایک مکمل فرد بن کر ابھرتے ہیں۔

- ڈوروتی لانولٹ

معلم کی ذمہ داری

اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچے آپ کی بات مانیں تو پہلے آپ بچوں کی بات سننے کے لیے تیار رہیں۔ ان کو نہ پڑھائیں بلکہ سیکھنے اور پڑھنے میں ان کی مدد کریں۔ ہم بچوں سے ہمیشہ ہنستے ہوئے‘ دوستانہ تعلقات کے ساتھ گھل مل کر رہتے ہوئے سیکھنا چاہیے۔ تب ہی بچے آپ کے ساتھ طلبا کی طرح نہیں بلکہ دوستوں کی طرح رہیں گے۔ آپ کے پاس سیکھنے کے لیے‘ خوشیوں کو بانٹنے کے لیے‘ اپنی مشکلات اور مایوسیوں کو سنا کر غم ہلکا کرنے کے لیے وہ خود بہ خود آئیں گے۔

میری نظر میں ایک معلم کی اولین ذمہ داری یہی ہے۔

- کلپکم چاولی‘ بھارتیا ودیا بھون

(ماخوذ - Chaduvu)

نامیاتی تدریس (Organic teaching) سیلویا آسٹن وارنر

سیلویا کا یقین ہے کہ ہر بچے میں عظیم تخلیقی صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں‘ جو بااخلاق ترقی یافتہ اور پرسکون زندگی گذارنے والوں سے کہیں بڑھ کر دھوکہ دہی کے شکار‘ محنت مزدوری کرنے والے افراد میں زیادہ موجود ہوتی ہیں۔ اگر ہم ان کی پوشیدہ تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ اپنی چھوٹی سی دنیا کو مضبوط و محفوظ کر لیں گے۔ ورنہ شدت پسندی ان کا مقدر بن جائے گی۔ تب تباہی و بربادی رونما ہوگی۔ ہر معلم کو ہمیشہ یہ سوچتے رہنا چاہیے کہ بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو کس طرح اجاگر کیا جا سکتا ہے؟ اس کے لیے معلم کو چاہیے کہ وہ ایک فنکار‘ رہنما اور محقق بن جائے۔ اپنے ضمیر کو جگائے۔ سیلویا کے نظریے کے مطابق صرف ایسے ہی اساتذہ تدریسی پیشہ اختیار کر سکتے ہیں۔ اسی لیے وہ درسی کتاب کی مخالفت کرتے ہیں۔ ورک بکس کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ مناسب جذبات‘ احساسات اور ضمیر رکھنے والے اساتذہ ہی تعلیمی میدان کے شہہ سوار ہوتے ہیں۔ سیولیا کے تجربہ کے مطابق بچے کی معلومات اور اس کی روزمرّہ زندگی سے ہی ہمیں جتنی معلومات چاہیے اس کی کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہیں اسی کو سیلویا نے نامیاتی تدریس (Organic teaching) کہا ہے۔

- چدوؤ وگنانم (Chaduvu Vignanam)

6. اسکول کے ایام کار - تدریسی گھنٹے

(School Working Days - Working Hours)

6.1 بنیادی سوالات - سوچیے - اظہارِ خیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)

1) اسکول سے کیا مراد ہے؟

2) اسکول کی آمادگی سے کیا مراد ہے؟

3) اسکول میں کن کن نصابی امور کو عمل میں لایا جائے؟

4) تعلیمی سرگرمیوں کی نوعیت سے کیا مراد ہے؟

5) متعینہ کام کے لیے مقرر کردہ وقت سے کیا مراد ہے؟

6) تدریسی اوقات اور اساتذہ کی آمادگی سے کیا مراد ہے؟

7) تدریس و اکتساب کے دوران اختیار کیے جانے والے اور نہ کیے جانے والے امور؟

8) موثر مانیٹرنگ، رہنمائی ہم نصابی سرگرمیوں کی عمل آوری اور ذمہ داری کی ادائیگی میں صدر مدرس کا کردار کیا ہوتا ہے؟

6.2 پس منظر (Context)

چاہے کتنے ہی وسائل اور تدریسی و اکتسابی اشیاء کیوں نہ ہوں مگر انہیں منصوبہ بند طریقے سے کمرۂ جماعت میں استعمال کرتے ہوئے نتائج اخذ کرنے والے اساتذہ ہی ہوتے ہیں۔ کسی بھی تعلیمی سرگرمی کو کامیاب بنانے کے لیے دستیاب وقت اور وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے موثر منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھنا ضروری ہے۔ تب ہی مقاصد کا حصول اور معیاری تعلیم کی فراہمی ممکن ہو سکتی ہے۔ جس کے لیے دستیاب اسکول کے ایام کار، نصاب، اساتذہ دیگر وسائل وغیرہ کی نشاندہی کرتے ہوئے قبل از وقت جامع منصوبہ تیار کر لیا جائے۔

مدرسے کے تدریسی اوقات صرف اور صرف بچوں کے اکتساب کے لیے ہی ہوتے ہیں، اس لیے مدرسہ کا منصوبہ ایسا ہو جس کے ذریعہ تمام بچے تدریسی اوقات کا مکمل اور بہتر استعمال کر سکیں۔ اساتذہ بھی مدرسے کے اوقات بچوں کی تعلیم کے لیے ہی استعمال کریں تاکہ تھوڑی دیر پڑھانے کے بعد باقی وقت بچوں کو خود پڑھنے کے لیے، گائڈس دیکھ کر پڑھیے، اپنے ساتھیوں کی نوٹ بکس دیکھ کر لکھیے یا کوئی کام مختص کرتے ہوئے جیسے تصاویر اتاریئے، نقشے اُتاریئے، ایک ہی مواد بار بار لکھیے یا سوالات یاد کیجیے جیسی غیر ضروری مشقیں کرواتے ہوئے تدریسی و اکتسابی اوقات کا غلط استعمال نہ کریں۔ اس کے علاوہ کرسی پر بیٹھ کر اخبارات پڑھنا، بچوں کے نوٹ بکس و جوابی بیاض کی تنقیح کرنا، دوپہر کے کھانے سے متعلق رجسٹر، حاضری رجسٹر، مسلسل اور جامع جانچ سے متعلق ریکارڈس اور رجسٹرس وغیرہ لکھنا جیسے کام بھی نہ کریں۔

ایسے کام RTE - 09 کے مطابق اسکول کے اوقات سے قبل یا بعد میں انجام دیئے جائیں۔ کیونکہ اسکول کے اوقات بچوں کا حق ہوتا ہے۔ اس کو ان کی ترقی کے لیے ہی وقف کیے جائیں۔

اسکول کے اوقات کا صد فیصد بہتر استعمال کرنے کے لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ مناسب منصوبہ بندی تیار کرتے ہوئے عمل آواری کریں۔ بچوں کو اکتساب میں پوری طرح منہمک کرنے کے لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ پہلے مناسب مشاغل' بحث ومباحثہ پر مبنی سوالات' اس سے متعلق حکمت عملیاں اور مناسب تدریسی واکتسابی اشیاء پہلے ہی تیار کرلیں۔اس معاملے میں اساتذہ کی آمادگی بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔بچوں سے باہمی ردّعمل یا مباحثے کے دوران تدریسی واکتسابی اشیاءاورتختۂ سیاہ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔اساتذہ اکتساب میں پسماندہ بچوں کی اکتسابی ترقی کے لیے جوابدہ ہوں۔اگر تمام بچے متوقع مقاصد حاصل کر پائیں تو ہی معیاری تعلیم کا حصول ممکن ہوسکتا ہے۔محض 30 یا 40 فیصد بچے متوقع مقاصد کے حصول میں کامیاب ہورہے ہوں تو ایسی تعلیم' معیاری تعلیم نہیں کہلاتی۔

RTE - 2009 کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق مدرسے کے اوقات' کام کے گھنٹے' اسباق کی منصوبہ بندی کے تدریجی جدول میں کی گئی تبدیلیوں سے متعلق ذکر کیا گیا ہے۔اس باب سے متعلق تجاویز حکومت کو پیش کی گئیں ہیں۔

6.3 اسکول کے ایام کار' کام کے گھنٹے - موجودہ صورتِ حال

موجودہ صورتِ حال میں ریاستی سطح پر تحتانوی' وسطانوی اور فوقانوی اسکولوں میں اسکول کے ایام کار مساوی ہونے کے باوجود کام کے گھنٹوں میں فرق پایا جاتا ہے۔

اسکول واری کام کے گھنٹے:

اسکول	کام کے گھنٹے
1. تحتانوی	صبح 9:00 بجے تا شام 3:35 بجے تک (دوپہر 12:15 تا 1:15 ظہرانہ)
2. وسطانوی	صبح 9:00 بجے تا شام 4:05 بجے تک (دوپہر 12:15 تا 1:15 ظہرانہ)
3. فوقانوی	صبح 9:45 بجے تا شام 4:40 بجے تک (دوپہر 12:35 تا 1:45 ظہرانہ)

تمام تحتانوی' وسطانوی اور فوقانوی اسکولوں میں تدریسی اوقات حسب ذیل ہیں۔

تحتانوی اسکول : 5 گھنٹے 10 منٹ (وقفہ کے بغیر)

وسطانوی اسکول : 5 گھنٹے 40 منٹ (وقفہ کے بغیر)

فوقانوی اسکول : 5 گھنٹے 40 منٹ (وقفہ کے بغیر)

اسکول کے ان کام کے اوقات پر سماج تبدیلی کی توقع رکھتا ہے۔کیونکہ

- مختلف وجوہات کی بنا پر بچے/اساتذہ اسکول کو دیر سے آنے یا پہلے چلے جانے سے اسکول کا وقت ضائع ہورہا ہے۔
- خانگی اسکول شام 5:00/4:30 بجے تک کام کررہے ہیں' جب کہ سرکاری تحتانوی اسکول 3:45pm بجے تک ہی کام کررہے ہیں۔اولیائے طلباء اس بات پر بھی بحث کررہے ہیں۔
- تحتانوی جماعتوں کے بچے اسکول ختم ہونے کے بعد جب گھر پہنچتے ہیں تو ان کے والدین گھر میں نہیں ہوتے (یعنی وہ واپس کام سے نہیں لوٹے ہوتے)۔
- اولیائے طلبا کا خیال ہوتا ہے کہ ان کے بچے جتنا زیادہ وقت اسکول میں گزاریں گے اتنا ہی زیادہ وہ علم حاصل کریں گے۔

- اسکول کے کام کے گھنٹے کم ہونے کی وجہ سے ہم نصابی سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے بہت کم وقت دیا جارہا ہے۔
- دوپہر کے اوقات میں وقت کی کمی کی وجہ سے کتب خانے کا انعقاد بھی عمل میں نہیں لایا جارہا ہے۔

6.4 RTE - 2009 ' اسکول کے ایام کار اور تدریسی گھنٹوں سے متعلق سیکشن اور تفصیلات -اصطلاحات

- RTE - 2009 کے مطابق 14- 6 سال عمر کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔
- RTE - 2009 کے تحت مدرسے کے ایام کار اور تدریسی گھنٹوں کو سیکشن 19 اور 25 سے منسلکہ شیڈیول میں بتایا گیا ہے۔
- اس شیڈیول میں تمام بچوں کے معیاری تحتانوی تعلیم فراہم کرنے کے لیے اصول وضوابط اور معیارات متعین کیے گئے ہیں۔
- شیڈیول کے سلسلہ نمبر 3 میں تعلیمی سال کے لیے اقل ترین اسکول کے ایام کار اور تدریسی گھنٹے متعین کیے گئے ہیں۔
- شیڈیول کے سلسلہ نمبر 4 میں اساتذہ کے لیے ایک ہفتہ میں کم از کم کام کے کتنے گھنٹے ہونا چاہیے؟ اس بات کو بھی متعین کیا گیا ہے۔
- اس قانون کے شیڈیول میں متعین کردہ اصول و معیارات پر ہر مدرسہ عمل آوری کرے۔ اگر کوئی اس قانون کا انحراف کرے تب اس مدرسہ کی مسلمہ حیثیت (Recognition) کو رد کردیا جائے۔

RTE - 2009 کا شیڈیول - اس میں موجود نکات :

شیڈیول

(سیکشن 19' 25)

مدرسہ کے قوانین و معیارات

سلسلہ نمبر	عنوان	قوانین و معیارات
.3	تعلیمی سال میں اقل ترین ایام کار/ تدریسی گھنٹوں کی تعداد	i) اول تا پنجم جماعت کے لیے 200 ایام کار۔ ii) ششم یا ہشتم جماعت کے لیے 220 ایام کار۔ iii) اول تا پنجم جماعت کے لیے تعلیمی سال میں 800 تدریسی گھنٹے۔ iv) ششم تا ہشتم جماعت کے لیے ایک تعلیمی سال میں 1000 گھنٹے۔
.4	اساتذہ کے لیے ایک ہفتہ میں کام کے گھنٹے	تدریس کے لیے کم از کم 45 گھنٹے بشمول تیاری کے گھنٹے

قانون میں دی گئی اصطلاحات' وضاحت :

a) **شیڈیول:** شیڈیول کا مطلب قانون RTE - 09 سے متعلق قرار دیا گیا شیڈیول۔

b) **اسکول:** اسکول کا مطلب تحتانوی تعلیم فراہم کرتے ہوئے مسلمہ حیثیت کا حامل اسکول جو اصول وضوابط سے کام کرتا ہے۔

c) **تعلیمی سال:** ایک تعلیمی سال جس میں اسکول کے لیے آغاز سے لے کر اختتام تک حکومت کی جانب سے متعین کی گئی معیار۔

(d) **اسکول کے ایام کار:** ایک تعلیمی سال میں اسکول کے لیے حکومت (RTE - 2009) کی جانب سے متعین کردہ کام کے ایام کار۔

(e) **تدریسی گھنٹے:** مدرسے میں طلبا اور اساتذہ کا تدریسی و اکتسابی عمل میں گزارے جانے والا وقت۔

(f) **اساتذہ کے لیے ایک ہفتہ میں کم ازکم کام کے گھنٹے:** ایک مقرر کردہ ہفتے میں معلم کا تدریسی و اکتسابی عمل میں شامل ہونے کا وقت۔ جس میں معلم کی تیاری کے لیے ضروری وقت بھی شامل کیا گیا ہے۔

(g) **پیریڈ:** متعینہ اوقات میں تدریسی وقت۔

6.5 قانون RTE - 2009 میں بتائے گئے طریقے کے تحت ایام کار، تدریسی گھنٹے عمل آواری

قانون RTE - 2009 کے شیڈیول میں متعین کردہ تدریسی گھنٹے، ایام کار اور اسباق کے تدریجی قدر (Weightage table) ، اساتذہ کے ایک ہفتہ میں اقل ترین کام کے گھنٹوں کو اسکول میں عمل آواری کے لیے اسکول کے اوقات کو RTE - 2009 میں بتائے گئے طریقے سے ذیل کی طرح تبدیل کیا گیا ہے۔(سرکاری احکامات کے لیے سفارشات کی گئی ہیں)۔

پہلے کے اوقات	تبدیل شدہ اوقات
صبح 9.00 تا 12.15	صبح 9.00 تا 12.10
ظہرانہ کا وقفہ 12.15 تا 1.15	ظہرانہ کا وقفہ 12.10 تا 1.10
دوپہر 1.15 تا 3.35	دوپہر 1.10 تا 4.00
ظہرانہ کا وقت ملا کر جملہ وقت 6.35 گھنٹے	ظہرانہ کا وقت ملا کر جملہ وقت 7.00 گھنٹے

تحتانوی مدارس کے لیے مختص کردہ نظام اوقات (School Time Table)

- ☆ 9.00 تا 9.15 - منٹ دعائیہ اجتماع کا اہتمام
- ☆ 9.15 تا 10.00 - پہلا پیریڈ
- ☆ 10.00 تا 10.40 - دوسرا پیریڈ
- ☆ 10.40 تا 10.50 - مختصر وقفہ
- ☆ 10.50 تا 11.30 - تیسرا پیریڈ
- ☆ 11.30 تا 12.10 - چوتھا پیریڈ
- ☆ 12.10 تا 1.10 - وقفہ ظہرانہ
- ☆ 1.10 تا 1.50 - پانچواں پیریڈ
- ☆ 1.50 تا 2.30 - چھٹا پیریڈ
- ☆ 2.30 تا 2.40 - مختصر وقفہ
- ☆ 2.40 تا 3.20 - ساتواں پیریڈ
- ☆ 3.20 تا 4.00 - آٹھواں پیریڈ

مذکورہ بالا طریقہ پر متعلقہ مضامین کے لیے مختص کردہ وقت تدریسی و اکتسابی سرگرمیاں انجام دی جائیں۔

تحتانوی اسکول میں مضمون واری پیریڈس کی تقسیم

شمار	مضمون/نکتہ	موجودہ پیریڈس	تبدیل شدہ پیریڈس
	(الف) لسانی امور		
1	مادری زبان/زبان اول	10 پیریڈس	10 پیریڈس
2	زبان دوم/انگریزی	6 پیریڈس	6 پیریڈس
3	لائبریری - کتابی مطالعہ - ردعمل		2 پیریڈس
	(ب) غیر لسانی امور		
4	ریاضی	12 پیریڈس	10 پیریڈس
5	ماحولیاتی مطالعہ	5 پیریڈس	6 پیریڈس
	(ج) ہم نصابی امور		
6	صحت وجسمانی تعلیم	3 پیریڈس	5 پیریڈس
7	کام اور کمپیوٹر تعلیم	3 پیریڈس	2 پیریڈس
8	اقدار کی تعلیم، حیاتی مہارتیں	1 پیریڈ	3 پیریڈس
9	فنون وثقافتی تعلیم	2 پیریڈس	4 پیریڈس

2. وسطانوی اسکولس کام کے گھنٹے

پہلے کے اوقات	تبدیل شدہ اوقات
صبح 9.00 تا 12.10	صبح 9.00 تا 12.30
ظہرانہ کا وقفہ 12.10 تا 1.10	ظہرانہ کا وقفہ 12.30 تا 1.20
دوپہر 1.10 تا 4.00	دوپہر 1.20 تا 4.30
ظہرانہ کا وقت ملا کر جملہ وقت 7.00 گھنٹے	ظہرانہ کا وقت ملا کر جملہ وقت 7.30 گھنٹے

وسطانوی مدارس کے لیے مختص کردہ نظام اوقات (School Time Table)

- ☆ 9.00 تا 9.15 - منٹ دعائیہ اجتماع کا اہتمام
- ☆ 9.15 تا 10.00 - پہلا پیریڈ
- ☆ 10.00 تا 10.45 - دوسرا پیریڈ
- ☆ 10.45 تا 11.00 - مختصر وقفہ
- ☆ 11.00 تا 11.45 - تیسرا پیریڈ

☆ 11.45 تا 12.30 - چوتھا پیریڈ

☆ 12.30 تا 1.20 - وقفہ ظہرانہ

☆ 1.20 تا 2.05 - پانچواں پیریڈ

☆ 2.05 تا 2.50 - چھٹا پیریڈ

☆ 2.50 تا 3.00 - مختصر وقفہ

☆ 3.00 تا 3.45 - ساتواں پیریڈ

☆ 3.45 تا 4.30 - آٹھواں پیریڈ

مذکورہ بالا طریقہ پر متعلقہ مضامین کے لیے مختص کردہ وقت تدریسی واکتسابی سرگرمیاں انجام دی جائیں۔

وسطانوی اسکول میں مضمون واری پیریڈس کی تقسیم

شمار	مضمون/نکتہ	موجودہ پیریڈس	تبدیل شدہ پیریڈس
	(الف) لسانی امور		
1	مادری زبان/زبان اول	6 پیریڈس	6 پیریڈس
2	زبان دوم	3 پیریڈس	4 پیریڈس
3	زبان سوم انگریزی	6 پیریڈس	6 پیریڈس
4	لائبریری-کتابی مطالعہ-ردعمل	2 پیریڈس	2 پیریڈس
	(ب) غیر لسانی امور		
4	ریاضی	8 پیریڈس	8 پیریڈس
5	جنرل سائنس	6 پیریڈس	6 پیریڈس
6	سماجی علم	6 پیریڈس	6 پیریڈس
7	تجربے کرنا	-	1 پیریڈ
	(ج) ہم نصابی امور		
6	صحت وجسمانی تعلیم	6 پیریڈس	3 پیریڈس
7	کام اور کمپیوٹر تعلیم	2 پیریڈس	2 پیریڈس
8	اقدار کی تعلیم، حیاتی مہارتیں	1 پیریڈ	2 پیریڈس
9	فنون وثقافتی تعلیم	2 پیریڈس	2 پیریڈس
	جملہ پیریڈس	48 پیریڈس	48 پیریڈس

3. فوقانوی اسکولس کام کے گھنٹے

پہلے کے اوقات	تبدیل شدہ اوقات
صبح 9.45 تا 12.55	صبح 9.00 تا 12.50
ظہرانہ کا وقفہ 12.55 تا 1.45	ظہرانہ کا وقفہ 12.50 تا 1.40
دوپہر 1.45 تا 4.45	دوپہر 1.40 تا 4.30
ظہرانہ کا وقت ملا کر جملہ وقت 7.00 گھنٹے	ظہرانہ کا وقت ملا کر جملہ وقت 7.30 گھنٹے

فوقانوی مدارس کے لیے مختص کردہ نظام اوقات (School Time Table)

- ☆ 9.00 تا 9.15 - منٹ دعائیہ اجتماع کا اہتمام
- ☆ 9.15 تا 10.00 - پہلا پیریڈ
- ☆ 10.00 تا 10.40 - دوسرا پیریڈ
- ☆ 10.40 تا 11.20 - مختصر وقفہ
- ☆ 11.20 تا 12.10 - تیسرا پیریڈ
- ☆ 12.10 تا 12.50 - چوتھا پیریڈ
- ☆ 12.50 تا 1.40 - وقفہ ظہرانہ
- ☆ 1.40 تا 2.20 - پانچواں پیریڈ
- ☆ 2.20 تا 3.00 - چھٹا پیریڈ
- ☆ 3.00 تا 3.10 - مختصر وقفہ
- ☆ 3.10 تا 3.50 - ساتواں پیریڈ
- ☆ 3.50 تا 4.30 - آٹھواں پیریڈ

مذکورہ بالا طریقہ پر متعلقہ مضامین کے لیے مختص کردہ وقت تدریسی واکتسابی سرگرمیاں انجام دی جائیں۔

فوقانوی اسکول میں مضمون واری پیریڈس کی تقسیم

شمار	مضمون/نکتہ	موجودہ پیریڈس	تبدیل شدہ پیریڈس
	(الف) لسانی امور		
1	مادری زبان/زبان اول	6 پیریڈس	6 پیریڈس
2	زبان دوم	3 پیریڈس	4 پیریڈس
3	زبان سوم انگریزی	6 پیریڈس	6 پیریڈس
4	لائبریری-کتابی مطالعہ-ردعمل	1 پیریڈ	2 پیریڈس

	(ب) غیر لسانی امور		
4	ریاضی	8 پیریڈس	8 پیریڈس
5	فزیکل سائنس	4 پیریڈس	4 پیریڈس
6	حیاتیات	4 پیریڈس	4 پیریڈس
7	تجربے کرنا	-	1 پیریڈس
8	سماجی علم	6 پیریڈس	6 پیریڈس
9	سماجی علم - دورحاضر، سماجی امور پر مباحثہ	-	1 پیریڈس
	(ج) ہم نصابی امور		
6	صحت وجسمانی تعلیم	6 پیریڈس	3 پیریڈس
7	کام اور کمپیوٹر تعلیم	2 پیریڈس	3 پیریڈس
8	اقدار کی تعلیم، حیاتی مہارتیں	1 پیریڈ	3 پیریڈس
9	فنون وثقافتی تعلیم	1 پیریڈ	3 پیریڈس
	جملہ پیریڈس	48 پیریڈس	48 پیریڈس

6.6 اسکول کے ایام کار - تدریسی گھنٹے - عمل آوری - رول اور ذمہ داریاں

- ❖ اسکول کے ایام کار کی عمل آوری کی نگرانی کرنے کی ذمہ داری معائینہ کرنے والے عہدیداروں کے ساتھ ساتھ صدور مدارس کی بھی ہوتی ہے۔
- ❖ یہ صدر مدرس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اسکول کے نظام الاوقات کی عمل آوری کا معائینہ کرے۔

اس کے لیے صدر مدرس ذیل کے نکات کو پیش نظر رکھے:

- ❖ عام طور پر اسکول میں صدر مدرس زیادہ تجربہ کار ہوتا ہے۔ لہٰذا صدر مدرس کو چاہیے کہ وہ ضرور کسی ایک مضمون / جماعت کی ذمہ داری لے۔
- ❖ دیگر اساتذہ غیر حاضر ہونے پر اس جماعت کی ذمہ داری صدر مدرس کو لینی چاہیے اور نئے موضوعات، اخلاقی اقدار کے متعلق بچوں سے بحث ومباحثہ کرے۔
- ❖ تدریسی گھنٹے اور ان کا بہتر استعمال۔
- ❖ مدرسہ میں دستیاب اساتذہ کے خدمات سے استفادہ کیا جائے۔
- ❖ اساتذہ دستیاب نہ ہونے پر متبادل انتظامات کیے جائیں۔
- ❖ کمرۂ جماعت میں طلبا کو بے کار نہ بٹھایا جائے۔ اس بات کا خیال کیا جائے کہ وہ کتب خانہ اور دیگر وسائل کو استعمال کریں۔
- ❖ تحتانوی سطح میں جسمانی تعلیم، صحت کی تعلیم، آرٹ اور ثقافتی تعلیم، رقص، تصاویر/ تارنا، موسیقی، اقدار پر مبنی تعلیم اور معاونِ

حیات کی مہارتوں سے متعلق پیریڈس کے لیے دستیاب اساتذہ کو مختص کرنا۔

- اگر خصوصی وجوہات کی وجہ سے مدرسہ کے ایام کار میں کمی ہونے پر متبادل طور پر اسکول کام کرنے کا منصوبہ تیار کرلیا جائے۔
- مضمون واری تدریجی قدر میں مختص کردہ پیریڈس کی تعداد کو کم ہونے نہ دینا۔
- معلم مدرسہ کو غیر حاضر ہونے پر بچوں کو اپنی ہدایات دی جائیں کہ وہ ازخود ایسے پروگراموں کو انعقاد کرلیں۔جس کی صدارت صدر مدرس کے ذمہ ہوگی۔
- معلم کی آمادگی اور تدریس سے متعلق تیار کردہ منصوبہ کا جائزہ لینا اور ضروری ہدایات پیش کرنا۔
- مدرسے میں منعقد کیے جانے والے مختلف پروگرامس، تہواروں اور جلسوں کے لیے مناسب وقت کو مختص کرلیا جائے۔
- ان تہواروں کے انعقاد کے لیے قبل از وقت منصوبہ تیار کرلیا جائے اور انعقاد کی ذمہ داری متعلقہ اساتذہ کو سونپے جائیں۔ہم نصابی سرگرمیوں کے لیے صدر مدرس ایک منصوبہ تیار کرے اور کسی ایک معلم کو انچارج کی ذمہ داری دے۔

تدریسی اوقات کو موثر طور پر استعمال کرنے کے لیے سب سے پہلے اساتذہ آمادہ ہونے کی ضرورت ہے۔اس کے مطابق مناسب تیاری کرلی جائیے۔اس کے لیے

- قبل از وقت عملی منصوبہ (Action plan) تیار کرلیا جائے جو قابل عمل ہو۔
- اس بات کا خاص خیال رکھا جائے جائے کہ اکتسابی مشاغل بچوں کے سطح کے مطابق ہوں۔
- مناسب تدریسی واکتسابی اشیاء کو دسترس میں رکھ لیں۔
- تدریسی اوقات کے بہتر استعمال کے لیے ہم اساتذہ اور ماہرین مضمون کے صلاح ومشورے قبول کریں۔
- ہر روز مطالعہ کی عادت بنالیں۔مطالعہ کیے گئے نئے نکات کو Teaching notes میں لکھ کر بچوں کو سمجھائیں۔

اقل ترین تدریسی واکتسابی اشیاء (TLM) جو معلم کے پاس موجود ہوں:

- درسی کتب
- تدریس کیے جانے والے مضامین کا نصاب (Syllabus)
- گذشتہ پانچ سال میں مہیا کیے گئے ماڈیول (Modules)
- اساتذہ کی ڈائری
- مسلسل اور جامع جانچ کا رجسٹر
- حوالہ جاتی کتابیں/لغات/رسالے
- کہانیوں کی کتابیں، کتب خانے کی کتابیں
- ایکاڈمک گائڈنس رجسٹر (Academic Guidance Register)
- سالانہ یونٹ منصوبہ
- حوالہ جاتی کتابیں، فائدہ مند کتابیں

- جس اسکول میں بہترین اور ذمہ دار اساتذہ پائے جاتے ہیں اس اسکول کو ایک مثالی اسکول کہا جاتا ہے۔ کئی ایسے مثالی اساتذہ بھی ہے جو اسکول کے اوقات سے زائد وقت کام کرتے ہوئے تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے معیاری تعلیم فراہم کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اور چند ایسے اساتذہ بھی ہیں جو اسکول کے اوقات کا تدریس و اکتساب کے عمل سے ہٹ کر غلط استعمال کرتے ہوئے دیگر سرگرمیوں میں وقت صرف کرتے ہیں اور قیمتی اوقات کو ضائع کرتے ہیں۔ جب کہ چند اساتذہ ایسے بھی ہیں جو منصوبہ بند طریقے سے اسکول کے اوقات کا صحیح استعمال کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور عجیب کشمکش میں مبتلا رہتے ہیں۔ بلا سبب دباؤ کا شکار ہوتے ہیں۔

تدریسی گھنٹوں کے بہتر استعمال کے لیے کمرۂ جمات میں اختیار کیے جانے والے اقدامات:

- بچوں کو انفرادی اور گروہی کام فراہم کیے جائیں۔
- کمرۂ جماعت میں منعقد کیے جانے والے تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کی تفصیلات ڈائری میں لکھ لیں۔ متوقع اور حصول طلب نتائج اخذ کرنے کے لیے ضروری تبدیلیاں اور ردّ عمل بھی درج کرلیں۔
- اس بات کو یقینی بنائیں کے تمام بچے تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں میں حصہ لیں اور بچوں کی شراکت داری کو زیادہ اہمیت دیں۔
- تختہ سیاہ پر بحث کیے جانے والے نکات اور تصورات لکھ کر کمرۂ جماعت میں بحث و مباحثہ کروائیں۔
- طلباء کی جانب سے حاصل ہونے والے جوابات تختہ سیاہ پر لکھیں۔ مدرس کو چاہیے کہ وہ کبھی تختہ سیاہ کے قریب اور کبھی طلباء کے قریب جا کر ان کی رہنمائی کرتے ہوئے چابک دستی کے ساتھ اکتسابی عمل منعقد کریں۔

اسکول کے اوقات کو مکمل طور پر تدریس کے لیے وقف کرنا ہو تو اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اپنی کارکردگی اور پیشہ وارانہ مہارتوں کو مزید سوارنے کی کوشش کریں۔ جس کے لیے چھٹیوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عام طور پر ایک تعلیمی سال میں اسکول کے ایام کار کے علاوہ 145 تا 165 ایام مختلف تعطیلات پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان دنوں تدریسی طریقہ کار میں تیزی سے رونما ہونے والی تبدیلیوں، نصابی کتب اور حوالہ جاتی کتب کا گہرا مطالعہ کرتے ہوئے فہم و آگہی حاصل کرنے کی ضرورت ہے، تفہیم طلب نکات کو اپنے ساتھیوں سے مباحثہ کے ذریعہ تبادلہ خیال کریں اور اپنی نوٹ بک میں لکھ لیں۔ چونکہ درسی کتب بچوں کے لیے ہوتی ہیں۔ اس لیے درسی کتب کے علاوہ زائد مواد اور معلومات حاصل کر کے مثالوں کے ذریعہ تدریس کریں۔ درسی کتاب میں موجود اقدار کے علاوہ مزید اقدار سے جوڑتے ہوئے تدریس کریں۔

6.7 اسکول کے ایام کار، تدریسی گھنٹے - عمل آوری کے اشارے

- اسکول میں ایام کار کو ظاہر کرنے والے چارٹ کا پایا جانا۔
- مختلف مضامین کے تدریجی قدر (Weightage table) ظاہر کرنے والے چارٹ موجود ہوں۔
- نظام الاوقات کے مطابق تدریس ہو۔
- اساتذہ واری نظام الاوقات کا چارٹ موجود ہو۔
- اساتذہ کے غیر حاضر ہونے پر متبادل اقدامات سے متعلق رجسٹر کا انعقاد۔
- اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اپنے فرصت کے اوقات کو تدریس کی تیاری کے لیے استعمال میں لائیں۔

- کسی بھی جماعت کے بچوں کو بے کار نہ بٹھائیں۔ کسی نہ کسی کام میں یا ازخود اکتساب میں مشغول رکھیں۔
- ہم نصابی سرگرمیوں کو موثر طریقہ پر منعقد کرنا۔
- اسکولی سطح پر مختلف تہواروں، اجلاس، جشن اور خصوصی ایام کا انعقاد عمل میں لانا۔

6.8 اختتام

مفت اور لازمی تعلیم کے حصول کے لیے RTE - 2009 قانون کو پابندی کے ساتھ عمل میں لایا جائے۔ اس قانون میں کیے گئے سفارشات یعنی اسکول کے ایام کار، کام کے گھنٹے وغیرہ کو ریاستی پیمانے پر تمام اسکولوں (سرکاری اور خانگی) میں پابندی کے ساتھ عمل میں لایا جائے۔ بچوں کے لیے مختص کردہ تدریسی وقت کا صد فیصد استعمال کیا جائے اور اسی کی بنیاد پر اساتذہ کی آمادگی بھی ہو۔ تمام کمرۂ جماعتوں میں موافق اکتسابی، آزادانہ، دوستانہ اور خوشگوار ماحول پیدا کیا جائے، سالانہ منصوبہ کے تحت مناسب عملی منصوبہ (Plan of action) تیار کرتے ہوئے تمام بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کوشش میں اسکول کے صدر مدرس اپنا فعال کردار ادا کرتے ہوئے دیگر اساتذہ کے لیے مثالی رہنما ہونے کا ثبوت دے۔

میں اپنے آپ کو بچوں کے لیے وقف کرتا ہوں

بچوں کو پڑھانے کے لیے ان سے محبت اور لگاؤ پیدا کرنا ضروری ہے۔ تب ہی ہم بچوں میں محنت، خوشی، دوستی اور انسانیت کا جذبہ پیدا کر سکتے ہیں۔ ہر بچے کے دل کو ٹٹولا جائے۔ ان کے خواہشات، دلچسپیوں اور خوشبوں کی قدر کی جائے۔ بچوں سے پیار اور محبت کے اظہار کے لیے خود ایک بچہ بن جائے۔ بچوں سے محبت اور پیار کے اظہار کا مطلب محبت سے بات کرنا، گفتگو کرنا، ان کے ساتھ مل جل کر کام کرنا اور بچوں میں گھل مل جانا ہے۔ تب ہی بچوں کو ہم اپنے خاندان، اسکول، کام، علم اور مادرِ وطن سے محبت کرنے کے قابل تیار کر سکیں گے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچے کے خاندان کا ایک فرد بن جائے اور اس کے لیے ایک ماں کا کردار بھی ادا کرے۔

- سوہومولین سکی (Suhumulin ski)

☆☆☆

7. اسکول انتظامی کمیٹی

(School Management Committee)

7.1 بنیادی سوالات - سوچیے - اظہارِ خیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)

7.2 پس منظر (Context)

7.3 اسکول کس کا ہے؟ اس کی ذمہ داری کون لیں؟ کیوں؟
(To Whom the school belongs. To whom the school is accountable and Why?)

7.4 اسکول انتظامیہ سے کیا مرداہے؟ (What is School Management?)

7.5 RTE-2009 میں اسکول انتظامی کمیٹی کے متعلق بیان کیے گئے سکشن ، معلومات - کمیٹی کی تشکیل - فرائض
(RTE - 2009 About SMC - Formation of SMCs and SMCs Roles and Responsibilities)

7.6 قانون RTE-2009 اصطلاحات - وضاحت
(RTE - 2009 Terminology - Description)

7.7 اسکول انتظامی کمیٹی کی تشکیل سے قبل کی صورتحال
(Situation before SMCs comes into Existence)

7.8 اسکول انتظامی کمیٹیوں کی کیا ضرورت ہے؟ ہمیں ان کا کیوں خیر مقدم کرنا چاہیے؟
(Why SMCs and Why should we welcome SMCs)

7.9 اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس - موجودہ صورتحال - اثر
(SMC Meetings - Present Situations and its Impact)

7.10 اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس - عمل آوری - طریقہ کار
(Conducting SMC Meetings - Proceedures)

7.11 اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس میں بحث کیے جانے والے نکات - عمل آوری
(Items to be discussed in the SMC Meeting and its Implementation)

7.12 اسکول انتظامی کمیٹی کے افعال - عمل آوری - ہدایات
(Functional aspects of SMCs - Implementation)

7.13 اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس کی مؤثر عمل آوری - اشارے
(Indicators of Implementation for Effective Conduct of SMC Meetings)

7.14 اختتام (Conclusion)

حقوقِ اطفال - اسکول

بچوں سے لیا جانے والا ہر کام مزدوری کے تحت آتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کام کرنے والا ہر بچہ، بچہ مزدور کہلاتا ہے۔ اسکول ترک کرنے والے بچے کبھی نہ کبھی مزدوری یا کام ضرور کریں گے۔ تب ہمیں دو قسم کے بچے نظر آئیں گے۔ پہلی قسم محنت کرنے والے یعنی بچہ مزدور اور دوسری قسم مکمل طور پر اسکول میں تعلیم حاصل کرنے والے۔ اسی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ اسکول سے دور رہنے والے بچے یقیناً بچہ مزدور کہلائیں گے۔

ہم یہ جانتے ہیں کہ بچپن ہر بچے کا حق ہوتا ہے اسی طرح اپنی نشو و نما کے لیے پوشیدہ صلاحیتوں اور قابلیتوں کو اجاگر کرنے والے، تمام مواقع کا استعمال کرنا بھی بچے کا حق ہوتا ہے۔ چاہے کام کسی بھی شکل میں کیوں نہ ہو وہ بچے کی حق تلفی ہی کہلائے گا۔

اگر ہم مان لیں کہ اسکول میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے ہی محنت اور مزدوری سے دور رہتے ہیں، تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ مکمل طور پر بچے تعلیم حاصل کریں تو ہی ان کے حقوق کی حفاظت ہوگی۔ اس بیان سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسکولس کا اہم مقصد بچوں کو محنت و مزدوری سے دور رکھنا اور ان کے بچپن کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ واضح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ حقوقِ اطفال کی حفاظت کرنا، بچہ مزدوری کے نظام کو ختم کرنا اور سب کو تعلیم فراہم کرنا ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ اگر اس کی کسی کڑی کو فراموش کرتے ہوئے دوسرے پر توجہ دی جائے تو مسائل الجھتے جائیں گے اور تمام کوششیں ناکام ہو جائیں گی۔

اگر ہم اولیائے طلبا کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو جائیں کہ بچوں کا محنت و مزدوری کرنا لازمی نہیں ہے ان کے مستقبل کے لیے نقصاندہ ہے تو بچوں کو اسکول میں داخل کروانے کا عمل خود بخود جاری رہے گا۔ تب سماج کو اسکول سے زیادہ توقعات کی امید رہے گی۔ جس کے سبب سماج اسکول کے تئیں اپنی توجہ بہتر طور پر مرکوز کر سکے گا۔

- ماڈی پوڑی ناگرجنا (ماخوذ از چدوؤ)

7. اسکول انتظامی کمیٹیاں
School Mangement Committees

7.1 بنیادی سوالات -سوچیے - اظہارِخیال کیجیے
(Basic Questions - Think and Reflect)

1. اسکول کے اغراض ومقاصد کیا ہیں؟

(What is the purpose of the school - aims and objectives?)

2. اسکول کس کا ہے؟(To whom the school belongs?)

3. اسکول کے بہتر نظم اور متوقع مقاصد کو حاصل کرنے کی کون ذمہ داری نبھائیں؟ کیوں؟

(Who should take responsiblity for effective functioning of school and achieving it's aims and why?)

4. SMC کس لیے؟اوراس کی ضرورت کیا ہے؟(Why SMC? What is its purpose?)

5. اسکول کے نظم (Management) سے کیا مراد ہے؟اس میں کون سے پروگرام شامل ہیں؟

(What is school management? What are the major activities in school management?)

6. SMC کے فرائض وذمہ داریاں کیاں ہیں؟

(What are the roles and responsibilities of SMC?)

7. اسکول کی ترقی میں SMC کے افراد کی مؤثر نمائندگی کے لیے اسکول کے صدر مدرس اور دیگر اساتذہ کا کیا رول ہے؟

(What is the role of H.M and Teachers for effective involvment of SMC members in school developmnet?)

8. اسکول انتظامی کمیٹیوں کی مؤثر کارکردگی کے اشارے کیا ہیں؟

(What are the indicators of effective functioning of SMCs?)

7.2 پس منظر (Context)

ہندوستان میں زمانہ قدیم سے بچوں کی تعلیم کی ذمہ داری سماج اپنے ذمے لے کر اپنی نگرانی میں مدرسوں کو چلایا کرتے تھے۔ یہ لوگ اقدار پر مبنی معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے بہترین اساتذہ کا تقرر کرتے تھے۔ مدرسہ کا نظم، اساتذہ کے تقررات، ان کے گذر بسر کی ذمہ داری متعلقہ گاؤں کے اولیائے طلبہ، سماج کے ذمہ دار آپس میں تمام مل کر کامیابی کے ساتھ منظّم کیا کرتے تھے۔ اس قسم کی تعلیم بہت ہی موثر و کامیاب ہوا کرتی تھی۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد سماج کی اس ذمہ داری کو حکومت نے اپنے سر لے لیا۔ اس کی وجہ سے آہستہ آہستہ مدرسہ کے نظم میں سماج کی شراکت داری کم ہوتی گئی۔ رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت آ گئی کہ مدرسہ کے نظم میں انکا وجود ہی ختم ہوگیا۔ اب مدرسہ کی تمام تر ذمہ داری صرف اور صرف صدر مدرس کے ذمہ آ گئی۔ اور صدر مدرس صرف اعلیٰ عہدیداران کو ہی جوابدہ رہ گیا ہے۔ صدر مدرس کا خیال ہے کہ

اعلیٰ عہدیدار ہی بچوں کے متعلق سوالات کرنے کے اہل ہیں۔ دیہی علاقوں میں موجود غریب اولیائے طلبہ کو ایسے مواقع فراہم نہیں کیے جا رہے ہیں کہ وہ مدرسہ جا کر یہ معلوم کر سکیں کہ ان کے بچے کس طرح پڑھ رہے ہیں؟ مدرسہ کس طرح کام کر رہا ہے؟ اور معلم اپنی ذمہ داریوں کو کس طرح نبھا رہے ہیں؟ مدرسہ ان تمام امور کی ذمہ داری نہیں نبھا رہا ہے۔ غریب اولیائے طلبہ اور ناخواندہ لوگ پست ہمتی کی وجہ سے مدرسہ والوں سے مدرسے کے نظم سے متعلق استفسار نہ کرنے سے وہ مدرسہ سے دور ہو رہے ہیں۔

عوام کی خاطر سماج میں مختلف اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تمام سماجی اداروں میں اولین فوقیت مدرسہ کو ہی دی گئی ہے۔ کسی بھی سماج کی تمام تر ترقی کا دارومدار اس سماج کی تعلیمی حالت پر منحصر ہوتا ہے۔ لہٰذا عوام کو تعلیم کے حصول کے لیے حکومت نے مدارس کا قیام عمل میں لایا۔ دورِ حاضر میں حکومتی انتظامیہ کے ساتھ ساتھ خانگی انتظامیہ نے بھی مختلف قسم کے اسکولس قائم کیے ہیں۔ اسکول اور سماج کا اٹوٹ رشتہ ہوتا ہے۔ کسی بھی ادارہ میں عوام کی شراکت ضروری ہے۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ کسی بھی ادارہ یا پروگرام میں عوام کی شراکت داری ہو تو اس کے بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

7.3 اسکول کس کا ہے؟ اس کی ذمہ داری کون لیں؟ کیوں؟

(To Whom the school belongs. To whom the school is accountable and Why?)

مدرسہ سماج کی اکائی ہے۔ سماج سے متعلق تمام بچے مدرسہ میں داخلہ لے کر اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہی سماج کی ترقی کے لیے جدوجہد کرتی ہوتی ہے۔ مدرسہ ہی ایک اچھے مستقبل کے شہری کو تیار کرنے والا ہوتا ہے۔ لہٰذا اسکول کو سماج کی تمام تر ذمہ داری قبول کرنا چاہیے۔ تعلیم سے متعلق تمام تر ذمہ داری کو نبھانے والے مدرسہ کا تعلق تمام سماج سے ہوتا ہے۔ سماج کے ہر ایک فرد کی شراکت داری سے ہی مدرسہ کا قیام عمل میں آتا ہے۔ لہٰذا مدرسے کی سرگرمیوں میں، مدرسہ کی ترقی میں عوام کی شراکت داری ضروری ہے۔

اسکول کی ذمہ داری کون لیں؟ اس کی ذمہ داری کیوں لیں؟

طلبا میں ہمہ جہتی ترقی کے حصول کے لیے اسکول کا قیام عمل میں لایا گیا۔ لہٰذا اسکول سماج کے لیے، سماج میں موجود افراد کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔

اسکول میں کام کرنے والے، سماج کے شراکت دار، مدرسے کی ذمہ داری کو نبھانے والے افراد کے طور پر اور تمام تر سماج کی ذمہ داری نبھانے والے ہوں۔ مدرسہ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کی ضمانت دے۔ اسکول کے مختص کردہ مقاصد کے حصول کے لیے کی جانے والی کوشش کے متعلق سماج کو بروقت معلومات دیتے رہنا چاہیے۔ مدرسے سے متعلق مسائل کا سماج ہی حل تلاش کرے۔ اسی طرح سماج سے متعلق مسائل کی بحث اور اس کا حل مدرسہ میں ہی ہونا چاہیے۔

7.4 اسکول کا انتظامیہ سے کیا مراد ہے؟ (What is School Management?)

تعلیمی مقاصد کو مدرسے کے ذریعہ حاصل کرنے کے لیے تعلیمی نصاب اور دیگر پروگراموں کو بہتر انداز میں منصوبہ بنا کر مناسب تیاری اور مؤثر عمل آوری کے ذریعہ بروقت ہم نے کہاں تک حصول طلب مقاصد حاصل کیا ہے اس کا تخمینہ کر کے مناسب ترقی حاصل کرنے کے لیے اسکول انتظامیہ ہی معاون ہوتا ہے۔

اسکول حصول طلب مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مختلف سرگرمیاں انجام دیتا ہے۔ مختص کردہ نصاب اور مختلف عنوانات کی عمل آوری، اساتذہ اپنے پیشہ کے تئیں اپنی ذمہ داری کو بہتر انداز میں انجام دینے کے لیے صدر مدرس ہی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس کا معائنہ

کرے۔ کیا طلبہ نے حصول طلب استعداد کو حاصل کیا ہے؟ یا نہیں؟ یہ تمام امور مختلف مضامین کے لحاظ سے صدر مدرس اساتذہ کے ساتھ جائزہ اجلاس کو منعقد کریں۔ مدرسے کے مختلف سرگرمیاں بچوں کی ترقی، مدرسہ کی ترقی میں سماج کا حصہ، اولیائے طلبہ، SMC وغیرہ سلسلہ وار اجلاس ضرور منعقد کریں۔ مدرسہ کے اوقات، ایام کار، اساتذہ، طلبہ کی حاضری وغیرہ پر صدر مدرس دھیان دے اور ذمہ داری لیں۔ اختراعی پروگراموں، ماہرین مضامین ماہرین ثقافتی پروگرام یعنی فنکار، پیشہ ور ماہرین کو مدارس میں مدعو کر کے مختلف پروگراموں کو منعقد کریں۔ مدرسہ میں نئی سرگرمیاں، اور نئی جھلک نظر آئے۔ مدرسہ کا ماحول طلبہ میں جوش وولولہ پیدا کرے۔

انتظامی امور کے افعال:(Management Tasks)

- اسکول کے حصول طلب مقاصد کی بنیاد پر مدرسہ کی مختلف سرگرمیوں کی تشکیل و منصوبہ بندی کرنا۔
- کون سے مقاصد پر عمل آوری اور اور نتائج کا تجزیہ اور اعادہ کرنا۔
- اسکول کی ترقی کے لیے ترقیاتی منصوبہ کی تیاری اور اس کا انعقاد کرنا۔
- حکومتی اسکیموں/ پروگراموں کا فہم حاصل کر کے اس پر عمل آوری کرنا۔
- بچوں کو معیاری تدریس اور Brain Storming پر مبنی مشاغل کو مباحثہ کے ذریعہ اکتساب فراہم کیا جائے۔
- تعلیمی طور پر پسماندہ اور آگے رہنے والے بچوں کو مساوی مواقع بہم پہنچا کر انھیں آگے بڑھانے کی کوشش کرے۔
- بچوں کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور سماجی ترقی پر غور وفکر کرنا اور مناسب پروگراموں کو تشکیل دینا، عمل آوری کرنا اور ان کی جانچ کرنا۔
- نصابی سرگرمیاں، غیر نصابی تعلیمی سرگرمیوں کے انعقاد کی ذمہ داری نبھا کر مختلف کاموں کی تقسیم اور عمل درآمد کرنا۔
- معیاری تدریس، معیاری اکتساب پر غور وفکر، عمل آوری اور نگرانی کرنا۔
- اساتذہ کی تیاری، سالانہ، یونٹ/منصوبہ سبق، Teaching notes، تدریسی و اکتسابی اشیاء (TLM) کی تیاری اور تصویریں۔
- اسکول میں موجود وسائل کا فہم اور اس کا استعمال کرنا۔ مثلاً کتب خانہ کی کتابیں، اساتذہ کی حوالہ جاتی کتابیں، سنیہا بالا کارڈس، سائنسی آلات، کھیل کی اشیاء، نقشے، گلوب، چارٹس، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور کمپیوٹر وغیرہ۔

7.5 RTE-2009 میں اسکول انتظامی کمیٹی سے متعلق دیئے گئے دفعات، تفصیلات- کمیٹی کی تشکیل، فرائض:

(RTE - 2009 About SMC - Formation of SMCs and SMCs Roles and Responsibilities)

اسکول انتظامی کمیٹی کی تشکیل:

- RTE-2009 دفعہ (1)2 کے تحت مدرسہ انتظامی کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی جائے۔
- مفت ولازمی تعلیم کو بچوں کے حقوق کی دفعہ 19 کے مطابق قانون کے نافذ العمل ہونے کے چھ مہینے کے اندر غیر امدادی مدارس کے علاوہ ہر اسکول میں اسکول انتظامی کمیٹی کی تشکیل ضرور عمل میں لائیے۔

(f) دفعہ (2)21 کے مطابق اسکول انتظامی کمیٹی مندرجہ ذیل فرائض انجام دیتی ہے۔

A) اسکول کی کارکردگی کا جائزہ لینا۔

B) اسکول کی ترقی کا منصوبہ تیار کرنا، سفارشات پیش کرنا۔

C) متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت یا دیگر وسائل کے ذریعہ حاصل کردہ وسائل کے استعمال کا جائزہ لینا۔

D) سفارش کردہ دیگر فرائض کو انجام دینا۔

❖ دفعہ (2)21 کے A سے D میں متعین کیے گئے Clause میں پیش کیے گئے فرائض کے علاوہ مندرجہ ذیل فرائض مدرسہ انتظامی کمیٹی کو انجام دینا ہوگا۔

- پڑھنا، لکھنا، ریاضی کے علم کا فہم جیسے امور، بچوں کے سیکھنے کے عمل کو ہر کمرۂ جماعت سے متعلقہ طلبا سے بے ترتیبی سے انتخاب کر کے مظاہرہ کروائیں۔
- اسکول کے اطراف و اکناف میں 6 تا 14 سال عمر کے تمام بچوں کی فہرست تیار کرنا۔ اسکول کے باہر موجود بچوں کو اسکول میں داخلہ دلوانے کے لیے مناسب اقدامات اختیار کریں۔

❖ دفعہ 24 میں A سے E تک کے Clause (اساتذہ کے فرائض، مسائل کا حل) دفعہ 28 میں اساتذہ کے خانگی ٹیوشن پر روک پر عمل آوری کرنا۔

A) اسکول کو وقت پر حاضر ہونا اور باقاعدگی اختیار کرنا۔

B) متعینہ وقت پر نصاب کو مکمل کرنا۔

C) اسباق میں موجود دستور کے اقدار، بچوں کی ہمہ جہتی ترقی اکتساب کو روزمرہ زندگی سے انطباق کرنا، مسلسل جامع جانچ جیسی امور کی جھلک نظر آئے۔

D) بچوں کے سیکھنے کی صلاحیت کا اندازہ لگا کر اس کے مطابق اضافی تدریس، Additional teaching ان کی سطح کے مطابق تدریس مہیا کریں۔

E) اولیائے طلبہ کو بروقت طلبا کی حاضری ان کی سطح اور ان کی ترقی سے متعلق معلومات بروقت دیتے رہیں۔

F) کوئی بھی معلم خانگی ٹیوشن، خانگی تدریسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔

❖ اسکول کے habitation کے تحت آنے والے علاقوں کے بچوں کا داخل کروانا، ہر روز اسکول کو باقاعدگی کے ساتھ حاضر ہونے کے لیے اقدامات کریں۔

❖ RTE-2009 شیڈول میں بتائے گئے قوانین ومعیارات کی عمل آوری کا جائزہ لیں۔

مثلاً: 1) تحتانوی سطح میں معلم اور طلبا کی نسبت 1:30، فوقانوی سطح میں 1:35 ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ تحتانوی سطح میں 150 سے زائد طلبا ہوں اور فوقانوی سطح میں 100 طلبا سے زائد ہوں تو مستقل صدر مدرس ہونا چاہیے۔ اگر تحتانوی سطح میں 200 سے زائد طلبا ہوں تو 1:40 نسبت کے لحاظ سے معلم اور طلبا کا ہونا ضروری ہے۔

2) فوقانی سطح پر مصوری، جسمانی صحت کی تعلیم اور پیشہ وارانہ تعلیم کے لیے Part time اساتذہ کی موجودگی۔

3) مختلف موسموں کے لیے موزوں عمارت کا ہونا، بقدر ضرورت کمرہ جماعتوں کا ہونا، معذور بچوں کے لیے ریمپ، بیت الخلاء، محفوظ پینے کے پانی کی سہولت، باورچی خانہ، کھیل کا میدان اور Compound Wall ہونا چاہیے۔

4) تدریس کے لیے ہفتہ میں کم از کم 45 گھنٹے، معلم کی تیاری کے لیے زائد گھنٹے مختص کیے جائیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ تحتانوی سطح کی جماعتیں سال میں 200 ایام کار، 800 تدریسی گھنٹے اور فوقانوی سطح کی جماعتیں 220 ایام کار، 1000 تدریسی گھنٹے کام کریں۔

5) اسکول میں ضروری تدریسی اشیاء، کتب خانہ اور کھیل کود کی اشیاء پائی جانی چاہیے۔

- بچوں کے حقوق کے سلسلہ میں چھوٹی سی غلطی بھی خاص کر جسمانی ذہنی اذیت ان کے داخلہ کی مخالفت کرنا، دفعہ (2)3 کے مطابق جو چیزیں ہمارے لیے ضروری ہیں انھیں حاصل کرنا جیسے امور کو بروقت مقامی حکومت کے علم میں لانا۔
- دفعہ 4 کے امور (عمر کے لحاظ سے مخصوص تربیت کا اہتمام کرنا) کی عمل آوری کے لیے جن امور کی ضرورت ہو اس کو پیش نظر رکھ کر منصوبہ تیار کرنا اور نگرانی کرنا۔
- مخصوص مراعات کے مستحق طلبا کی شناخت کرنا، انھیں اسکولوں میں داخلہ دلانا، اکتسابی سہولیات بہم پہنچانا نگرانی کرنا اور وہ اسکول کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے مجاز بنانا اور ان کو ایلمنٹری تعلیم مکمل کروانا۔
- اسکول میں دوپہر کے کھانے کی اسکیم کی عمل آوری کی نگرانی کرنا۔
- اسکول کے سالانہ اخراجات کا کھاتہ (U.C بھی شامل ہو) اور آمدنی کی تفصیلات کا بھی خاال رکھے۔
- اسکول کو حاصل ہونے والے گرانٹس کو بنک میں مدرسہ انتظامی کمیٹی کے چیر پرسن، ممبر کنوینر کے مشترکہ کھاتے میں جمع کریں اس کھاتہ کو ہر سال وقت ضرورت Audit کرنے کے لیے دسترس میں رکھیں۔ ہر سال مالیہ فراہم کرنے والی authtority (حکامِ مجاز) کو خرچ کے استعمال سے متعلق صداقت نامہ پیش کرنا چاہیے۔ گرانٹ کے استعمال کی نگرانی کرنا اور روداد لکھنا چاہیے۔
- اسکول انتظامی کمیٹی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (Chartered Accountant) یا لوکل فنڈ آڈیٹر (Local Fund Auditor) یا معاون متعلقہ آڈیٹر کے ذریعہ کھاتوں کو تنقیح (Audit) کروانا چاہیے۔
- اسکول میں داخلہ لینے والے تمام بچے اس اسکول کی تمام جماعتوں کی تعلیم مکمل کرنے یا تعلیم جاری رکھنے کی ترغیب دیں۔
- اپنے متعلقہ اسکول کے ایسے بچے جن کی تعلیم مکمل ہوگئی ہو ان تمام کو قریبی اسکولوں میں اعلیٰ جماعتوں میں داخلہ دلوائیں تا کہ Drop out کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔
- متعلقہ جماعتوں میں حصول طلب اقل ترین اکتسابی صلاحیتوں کو اسی تعلیمی سال میں حاصل کریں۔
- اسکول کا ترقیاتی منصوبہ تشکیل دے کر اس پر عمل آوری کریں۔
- بچوں کی ترقی کا بروقت جائزہ لے کر ضروری اقدامات کریں۔
- دوپہر کے کھانے کی اسکیم کی عمل آوری کا جائزہ لیں۔

- درسی کتب، یونیفارم اورنوٹ بکس مناسب وقت پر مہیا کروائیں۔
- اسکول کی تھوڑی بہت بھی اگر ترقی ہوتو اس کی سراہنا کریں، کمزوریوں کو منظر عام پر نہ لائیں۔
- بچوں کی مختلف سرگرمیوں اور ثقافتی سرگرمیوں کا مظاہرہ کرنا۔
- مختص کردہ ایجنڈہ کے تحت اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس کو منعقد کریں۔
- School day اور قومی تہواروں کے انعقاد کے مواقع پر اپنا تعاون پیش کریں۔
- اس بات کا خیال رکھیں کہ تحفظ حقوق اطفال پامال نہ ہوں۔

اسکول انتظامی کمیٹی کی تشکیل کے لیے اصول وضوابط:

اس کمیٹی کی تشکیل ذیل میں دیئے گئے طریقہ پر کی جاسکتی ہے۔

- قانون RTE-2009 کے سیکشن 19 ذیلی سیکشن (1) کے مطابق ہر اسکول میں (مسلمہ خانگی اسکولوں کے علاوہ) اسکول انتظامی کمیٹی کا قیام ضرور عمل میں لائیں۔
- I-V، I-VII، I-VIII جماعتوں پر مبنی تحتانوی اور وسطانی اسکولوں میں VI-VIII جماعتوں کے لیے وسطانوی اسکول انتظامی کمیٹی کا قیام عمل میں لائیں۔
- تحتانوی، وسطانوی اسکولوں میں تشکیل دیئے گئے انتظامی کمیٹیوں کے منڈل سطح کے عہدیدار، دوسرے اسکولوں کی انتظامی کمیٹیوں کو ضلعی تعلیمی افسر (DEO) جب تک کہ ردنہ کرے اسکول انتظامی کمیٹی اپنے کام انجام دیتی رہے۔

الف) اراکین کا انتخاب:

- ہر جماعت سے متعلقہ اولیائے طلبہ/ سرپرست سے تین اراکین کا انتخاب کریں۔ان تینوں میں سے دوخاتون اراکین ہونا چاہیے۔ان تینوں میں کم ازکم ایک رکن ناموافق حالات میں زندگی بسر کرنے والے طبقات کا فرد ہواور دوسرا فرد پسماندہ طبقے سے تعلق رکھتا ہو۔
- کسی بھی جماعت میں اگر طلبا کی تعداد چھ سے کم ہوتو کسی اور جماعت یعنی اعلیٰ/ نچلی جماعت کو مربوط کرتے ہوئے انتخاب کیا جائے۔
- منتخب کردہ اراکین کی معیاد 2 سال ہوتی ہے۔
- تمام سیکشن اور میڈیم کو مجموعی طور پر ایک ہی جماعت کے طور پر تصور کریں۔
- اگر منتخب کردہ رکن سے تعلق رکھنے والا بچہ اسکول ترک کردیتا ہے تو ان کی جگہ پر مقررہ وقت میں نئے رکن کا انتخاب کریں۔

ب) خصوصی مدعوئین:

- اسکول کے صدر مدرس یا ان کی جگہ انچارج کی ذمہ داری نبھانے والے معلم ممبر کنوینز ہوگا۔
- منڈل تعلیمی افسر (MEO) کی جانب سے مزید ایک اور معلم کو منتخب کیا جاتا ہے۔عام طور پر ان دونوں میں کوئی ایک خاتون ہونا چاہیے۔
- جس علاقے میں اسکول پایا جاتا ہے،اس علاقے کا کارپوریٹر/کونسلر/ وارڈ ممبر خصوصی مدعوئین ہوں گے۔
- جس علاقے میں اسکول پایا جاتا ہے،اس علاقے کا آنگن واڑی کارکن بھی خصوصی مدعوئین میں شامل ہوگا۔

- متعلقہ گاؤں/ وارڈ کے صدر برائے انجمن نسواں۔

ج) **کوآپٹیڈ اراکین (Co-opted Members):**

- اسکول کو تعاون دینے والے ماہرین تعلیم، غیر سرکاری اداروں کے اراکین اور فلسفیوں میں سے کسی دو کو منتخب کر کے اسکول انتظامی کمیٹی کے اراکین کے طور پر Co-opt کرلیں۔
- اسکول کے تحت آنے والے Habitation سے متعلق علاقے کے سرپنچ / میونسپل چیرمین/ میئر/ اسکول کمیٹی کے اجلاس میں حاضر ہوسکتے ہیں۔

د) **چیرمین، نائب چیرمین کا انتخاب:**

- ہر جماعت سے منتخب کردہ اراکین سے کسی ایک کو چیرمین کے طور پر اور دوسرے کو نائب چیرمین کے طور پر منتخب کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں میں سے کوئی ایک خاتون ہونا ضروری ہے۔ چیرمین، نائب چیرمین میں سے کسی ایک کا تعلق کمزور طبقات سے تعلق رکھنے والا ہو یا ناموافق حالات میں زندگی گذارنے والے طبقے سے تعلق ہو۔

ھ) **انتخاب کا طریقہ:**

- ہر تعلیمی سال کی شروعات کے ایک ماہ بعد اسکول میں صدر مدرس، اولیائے طلبا/ سرپرستوں کے ساتھ ایک سالانہ عام اجلاس منعقد کریں۔
- اس اجلاس میں اولیائے طلبا/ سرپرست اور اسکول کے تمام اساتذہ حاضر ہوں۔
- گذشتہ تعلیمی سال میں منعقد کیے گئے تعلیم سے متعلقہ اکتسابی مشاغل سے متعلق مدرسہ کی مجموعی رپورٹ اور امثال کے تعلیمی سال میں عمل کیے جانے والے امور کا منصوبہ پیش کریں۔
- اسکول کی ترقیاتی سرگرمیوں اور ان کے رفقاء کے امور کو یکجا کر کے پیش کریں۔
- ہر طالب علم کے ماں اور باپ دونوں اجلاس میں شریک ہوسکتے ہیں۔مگر ان دونوں میں سے صرف ایک کو Vote دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔
- ایک سے زائد جماعتوں میں اگر بچے پڑھ رہے ہوں تو ہر جماعت کے انتخابات میں اولیائے طلبہ میں سے کوئی ایک شریک ہوسکتا ہے۔
- صدر مدرس انتخابات کو منعقد کرے۔
- انتخابات منعقد کرنے کے لیے کم از کم 50% اولیائے طلبہ/ سرپرستوں کی حاضری ضروری ہے۔
- ہاتھ اٹھا کر، اپنی رائے کا اظہار کر کے انتخاب کروایا جاتا ہے۔ غیر معمولی حالات میں خفیہ بیالٹ کا استعمال کر سکتے ہیں۔
- ہر دو ماہ میں ایک مرتبہ اسکول انتظامی کمیٹی کا اجلاس منعقد کریں۔ پہلا اجلاس تعلیمی سال کے شروعات میں اور آخری اجلاس تعلیمی سال کے اختتام پر منعقد کریں۔ آخری اجلاس میں تعلیمی سال کے مجموعی تعلیم سے متعلق ترقی اور سرگرمیوں کا جائزہ لیں۔
- اسکول انتظامی کمیٹی کا کوئی بھی رکن خصوصی ایجنڈا کے تحت اجلاس کو منعقد کرنے کی سفارش کے تو چیرمین کی اجازت طلب کر کے صدر مدرس خصوصی اجلاس کا انعقاد کرے یا آئندہ منعقد ہونے والے اجلاس کے ایجنڈے میں ان امور کے مباحث کے لیے موقع فراہم کرے۔

- اسکول انتظامی کمیٹی کے اراکین کو دوپہر کے کھانے کی اسکیم کی کمیٹی، تعلیمی امور کے جائزہ کمیٹی، گرانٹس کے تحفظ کی کمیٹی جیسے ذیلی کمیٹیوں میں انھیں شامل کریں۔
- اسکول انتظامی کمیٹی ذیلی کمیٹیوں کے اجلاس کی تفصیلات رجسٹر میں درج کر کے تمام اراکین کے مطالعے کے لیے ان کی دسترس میں رکھیں۔
- اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس میں ہر جماعت سے چند طلبا کا انتخاب کر کے پڑھنا، لکھنا، امور اربع سے متعلق ان کی سطح کا مظاہرہ کروائیں۔اسی طرح طلبا اور اساتذہ کی حاضری کا جائزہ لے کر اس میں بہتری کے لیے اقدامات کریں۔
- Habitation کے تحت آنے والے علاقوں میں 6 تا 14 سال کی عمر والے بچوں کی تفصیلات اکٹھا کرنا، سروے منعقد کرنا، ہر بچہ متعلقہ جماعت میں داخلہ لے کر اپنی تعلیم جاری رکھے اور ایسے بچے جو نقل مقام کرتے ہیں، اور اس کے علاوہ مخصوص ضروریات کے حامل بچوں کو مخصوص تربیت مہیا کرنے والے اسکولوں میں داخلہ دلوائیں، ان تمام امور کی ذمہ داری اسکول انتظامی کمیٹی کی ہی ہے۔
- صدر مدرس اور چیرمن کے نام پر بینک میں کھاتہ کھولیں۔ اسکول کو ملنے والے گرانٹس، عطیات اس کھاتہ میں جمع کریں اور تمام کا مشورہ لے کر تجاویز کا اندراج کر کے گرانٹس کو خرچ کریں۔ رسیدوں کو محفوظ رکھ کر ان کی Audit کروائیں۔
- مخصوص طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد سے مراد درج فہرست قبائل (SC) اور درج فہرست طبقات (ST) ، لاوارث، نقل مقام کرنے والے اور سڑکوں پر زندگی بسر کرنے والے بچے، مخصوص ضروریات کے حامل بچے، HIV کا شکار لوگ۔
- پسماندہ افراد سے مراد اقلیتیں (Minority) اور ایسے افراد جن کی سالانہ آمدنی -/7000 سے کم ہو۔

RTE-2009 دفعہ (1)21 کے تحت تشکیل دی گئی اسکول انتظامی کمیٹی کم از کم دو ماہ میں ایک مرتبہ اپنا اجلاس منعقد کر کے اسکول کی ضروریات، بچوں کی ترقی سے متعلق مسائل وغیرہ سے متعلق مباحثہ کر کے اجلاس میں تجاویز کو روداد کی شکل میں درج کر کے اس کو تمام لوگوں کی دسترس میں رکھیں۔ روداد میں لکھی گئی تجاویز کی عمل آوری کی نگرانی کریں۔

7.6 قانون RTE – اصطلاحات – وضاحت:(RTE - 2009 Terminology - Description)

- دفعہ (1)21 کے مطابق تمام اسکول مقامی حکومت کے ذریعہ منتخب کردہ عوامی نمائندوں، اس اسکول میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کے اولیائے طلبہ یا سرپرست، اساتذہ کی مدد سے اسکول انتظامی کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائیں۔ مزید برآں پسماندہ طبقات، مخصوص طبقات کے بچوں کے اولیائے طلبا/سرپرستوں کو قرعہ اندازی کے ذریعہ نمائندگی فراہم کریں۔
- دفعہ (2)21 کے مطابق' اسکول انتظامی کمیٹی اسکول کی کارکردگی کی نگرانی اور منصوبہ تیار کرنے کی سفارش کرتی ہے۔
- دفعہ 22، دفعہ 21، ذیلی دفعہ (1) کے مطابق تشکیل دیئے گئے اسکول انتظامی کمیٹی کے پیش کردہ سفارشات کو ہر اسکول میں ذیل کے طریقے پر اسکول کی ترقی کے منصوبے کو تیار کریں۔

قانون میں اسکول انتظامی کمیٹی سے متعلق استعمال کی گئی اصطلاحات کی وضاحت کا جائزہ لیں گے۔

- **بچہ:** 6 تا 14 سال کی عمر والے لڑکے اور لڑکیاں۔
- **والدین:** بچوں کے فطری یا سوتیلے یا وہ ماں/ باپ جنھوں نے بچے کو گود لیا ہے۔
- **اسکول:** تحتانوی تعلیم کو فراہم کرنے والے مسلمہ (Recognised) اسکول حسب ذیل ہیں:

الف) متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت کے ذریعہ قائم کردہ انتظامیہ یا اس کے کنٹرول میں موجود اسکول۔

ب) تمام تر اخراجات کا کچھ حصہ یا مجموعی امداد کے طور پر متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت سے حاصل کرنے والے امدادی اسکول

ج) مخصوص زمرہ (Category) کا اسکول۔

د) اپنے اخراجات کو متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت سے کسی قسم کی امداد نہ حاصل کرنے والے غیر امدادی اسکول۔

- **سرپرست:** لڑکے/لڑکیوں کی حفاظت کی ذمہ داری رکھنے والے افراد، یہ فطری طور پر سرپرست ہوسکتے ہیں، عدالت یا قانونی طور پر تسلیم شدہ یا متبنیٰ لیے گئے سرپرست ہوسکتے ہیں۔
- **پسماندہ طبقات کے بچے:** متعلقہ حکومت کے اعلامیہ کے ذریعہ صراحت کردہ مجموعی طور پر کم سالانہ آمدنی والے والدین یا سرپرستوں سے تعلق رکھنے والے بچے۔
- **ناموافق خالات میں زندگی گزارنے والے طبقات سے تعلق رکھنے والے بچے:** درج فہرست اقوام، درج فہرست قبائل، سماجی و تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات یا متعلقہ حکومت کی جانب سے صراحت کردہ طبقہ، سماجی و تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات یا متعلقہ حکومت کے اعلامیہ کے ذریعہ صراحت کردہ سماجی، تہذیبی، معاشی، جغرافیائی، لسانی، صنفی یا کوئی اور وجوہات کی بنیاد پر ناموافق حالات سے نمٹنے والے طبقوں سے متعلق بچے۔
- **مقامی حکومت:** مجلس بلدیہ یا میونسپل یا ضلع پریشد یا شہری پنچایت یا پنچایت چاہے کوئی بھی نام سے منسوب ہو اسکول کے نظم و نسق سے متعلقہ تمام تر ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے یا نافذ العمل قانون کے تحت کوئی بھی گاؤں، شہر یا Town میں بطورِ مقامی حکومت کام کرنے کے اختیار کے حامل ادارے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

زائد ذمہ داریاں:

1) اسکول انتظامی کمیٹی مخصوص مراعات کے مستحق بچوں کی شناخت کریں ان کو مناسب تربیت دیں۔ بچے جس جماعت میں داخلہ لیتے ہیں اگر اس جماعت کے مختلف مضامین میں ان کی ذہنی سطح ان مضامین کے مطابق نہ ہوں تو اس جماعت میں ان کو برقرار رکھنے اور اکتسابی سطح کو حاصل کرنے کے لیے ضروری مخصوص تربیت بہم پہنچائے۔ اس کے لیے بچوں کی عمر داخلہ لیے گئے جماعت اور وہ کسی جماعت کی ذہنی سطح کے مطابق نہ ہوں، اگر وہ اس جماعت میں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے قابل نہ ہوں تو خصوصی تربیتی مراکز (STC) میں داخل کریں۔ خصوصی تربیتی مراکز (STC) مخصوص تدریسی و اکتسابی اشیاء کے ذریعہ تدریسی لائحہ عمل کو اختیار کرتے ہوئے بچوں کو اس جماعت کی سطح تک پہنچانے کے لیے کام کرتے ہیں۔ یہ اقامتی طرز پر (RSTC) غیر اقامتی (NRSTC) بھی ہوسکتے ہیں۔

2) خصوصی تربیت دینے کے بعد بچوں کو ان کی عمر کے مطابق جماعت میں داخلہ دیں۔ جتنا جلد ممکن ہو دو سال کے اندر بچے کو اس قابل بنائیں کہ وہ متعلقہ جماعت میں داخلہ لے سکے۔ اس ذمہ داری کو اسکول انتظامی کمیٹی اپنے ذمہ لے۔

3) اسکول کے باہر موجود بچوں کی شناخت کرنے اور ان معلومات کو اکٹھا کرنے کے لیے رضا کارانہ تنظیم، سماجی و شہری ادارے وغیرہ مستعدی سے حصہ لینے کے لیے اسکول انتظامی کمیٹی مناسب اقدامات کرے۔

- اسکول کے habitation میں آنے والے علاقوں کے تمام اسکولی عمر کے بچوں کی تفصیلات اساتذہ، آنگن واڑی کارکن، رضا کارانہ تنظیم کے ذریعے اسکول حاصل کرلے۔ ہر مکان سے اسکولی عمر کے بچوں کی معلومات اولیائے طلبا بہتر انداز میں مہیا کرنے کے لیے اسکول انتظامی کمیٹی کے اراکین ذمہ داری لیں اور معلومات کو حاصل کرنے میں وہ بھی حصہ دار بنے۔

4) اسکول سے باہر موجود بچوں کے لیے خصوصی تربیت:

- ❖ اسکول سے باہر موجود بچوں کو اسکول میں داخلہ دلانے کے بعد اگر وہ متعلقہ جماعت کی سطح کے قابل نہ ہوں تو انھیں خصوصی تربیتی مراکز (STC) میں داخلہ دلوا کر اس قابل بنائیں کہ وہ متعلقہ جماعت میں برقرار رہ سکیں۔

5) مخصوص مراعات کے مستحق بچوں سے متعلق اسکول انتظامی کمیٹیوں اور دیگر سماجی اداروں کو تربیت دیں۔

- ❖ اس سچائی سے سماج کو واقف کرواتے ہوئے یہ پیغام دیا جائے کہ خصوصی مراعات کے مستحق بچے بدقسمت اور لاچار نہیں ہوتے، بلکہ ان کی رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے نعم البدل کے طور پر سہولیات فراہم کیے جائیں تو وہ بھی عام بچوں کی طرح اپنے آپ کو ثابت کریں گے۔ ثقلِ سماعت کا شکار بچوں کو سمعی آلات فراہم کرتے ہوئے ان کے اندر احساس بیدار کیا جائے کہ وہ بھی عام بچوں کی طرح ہیں۔ سماج کو یہ پیغام بھی دیا جائے کہ ایسے بچے تعلیمی طور پر پسماندہ نہیں ہوتے بلکہ وہ بھی خصوصی مہارتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ اگر انھیں خصوصی تربیت دی جائے تو وہ بھی تعلیمی اعتبار سے قابل ہو سکتے ہیں۔

6) اسکول انتظامی کمیٹی کے چیرمن کو چاہیے کہ وہ اپنے حلقے میں موجود خصوصی مدارس اور تمام خانگی مدارس کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ تربیتی علاقوں میں موجود پسماندہ طبقات اور عام طبقات کے بچوں کی فہرست تیار کرلیں۔

- ❖ اسکول انتظامی کمیٹی کے چیرمن اپنے حلقے میں موجود اسکولوں یعنی سرکاری، مقامی ادارے، امدادی اسکول، خانگی اسکول اور غیر امدادی ادارے اور دیگر تمام ادارے (Novavidyalayas، اقامتی مدارس) وغیرہ اور ان اداروں میں زیر تعلیم پسماندہ طبقات اور عام طبقات کے بچوں کی تفصیلات بھی اکٹھا کرتے ہوئے اہتمام کیا جائے۔

7.7 اسکول انتظامی کمیٹی کی تشکیل سے قبل کی صورت حال:

(Situation before SMCs comes into Existence)

سابق میں اسکول تعلیمی کمیٹی قانون 1998 کے مطابق اسکول تعلیمی کمیٹیوں، دیہی تعلیمی کمیٹیوں اور اکیڈیمک مانیٹرنگ کمیٹیوں کے قیام کے باوجود ان کے فرائض، ذمہ داریاں اور عمل آوری کے معاملہ میں کسی قسم کی قانونی نگرانی، رہنمائی اور کنٹرول نہ ہونے کے سبب سطحی نتائج ظاہر ہوئے۔

RTE-2009 کی عمل آوری میں اسکولوں کا مرکزی کردار ہوتا ہے۔ اسی لیے اسکول عوام کی امیدوں کے مطابق بہترین کارکردگی ظاہر کریں تو ہی ان کی بقا رہتی ہے اور متوقع تعلیمی مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

سابق میں قائم کی گئی تعلیمی کمیٹیوں سے یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ عوامی شراکت داری اور دیگر خدمات کو قانونی موقف نہ دینے کی وجہ سے تعلیمی کمیٹیوں کا انعقاد اور ان کی عمل آوری برائے نام ہو کر رہ گئی ہے۔

اسکول کے نظم اور ترقی میں عوامی شراکت داری کے لیے ایک قانونی کمیٹی کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے عوامی دلچسپی کے مدنظر RTE-2009 قانون کا قیام عمل میں لایا گیا اور اس میں اسکول انتظامیہ کمیٹی کو قانونی موقف دیتے ہوئے انھیں محدود حقوق اور ذمہ داریاں فراہم کی گئی۔

کمیٹی کو قانونی موقف حاصل ہونے کے بعد اپنے اختیارات کو مزید بہتر اور ذمہ داری کے ساتھ اسکول کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

7.8 اسکول انتظامی کمیٹی کی کیا ضرورت ہے؟ SMC کا ہم کیوں خیر مقدم کریں؟

(Why SMCs and Why should we welcome SMCs)

SMCs کے ذریعہ اسکول کی ذمہ داری قبول کرنے والے گاؤں کے شہریوں، دانشوروں، تعلیم یافتہ افراد اور اولیائے طلبہ کی مدد حاصل کرتے ہوئے اساتذہ بہ آسانی اسکول کے متعینہ مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔ اسکول کو فراہم کی جانے والی سہولیات، اسکولی عمر کے بچوں کو داخلہ دلوانے اور Drop outs کو دوبارہ اسکول میں داخل کروانے کے معاملے میں مقامی افراد کی مدد حاصل کرتے ہوئے اساتذہ ثمر آور نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اسکول انتظامی کمیٹی کی تشکیل کرتے ہوئے اسکول کی ذمہ داریوں کو کامیاب طریقے سے عمل میں لانے کی کوشش کریں۔ اسی لیے SMCs کا خیر مقدم کیا جائے۔ مقامی طور پر رونما ہونے والے مسائل کو ان کی مدد سے حل کرنا چاہیے۔ سہولیات کی فراہمی، داخلے، حاضری اور معیاری تعلیم کے حصول میں SMCs کی مدد حاصل کرنا چاہیے۔

- ❖ اسکول کے اوقات کو مکمل طور پر تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنا۔
- ❖ تبدیلیاں لانے اور مزید سنوارنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مقدور بھر کوشش کرنا۔
- ❖ بچوں کی معیاری تعلیم کی ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے SMC اجلاس کے دوران اولیائے طلبہ کے سامنے بچوں کی کارکردگی کا مظاہرہ کرنا۔
- ❖ حاصل کردہ گرانٹس سے متعلق دیگر ساتھی اساتذہ سے مشاورت کر کے فیصلے لینا اور گرانٹس کا استعمال کرنا۔
- ❖ CCE کی عمل آوری، CCE ریکارڈس، Commulative Record کا اہتمام، حقوقِ اطفال کا فہم، بچوں کی فطرت ضروریات اور اکتسابی نوعیت کا فہم وغیرہ پر عمل آوری کرنا۔

اسکول میں زیرِ تعلیم بچوں کے اولیائے طلبا کو مدعو کرتے ہوئے مختلف موضوعات یعنی (داخلے، حاضری، ترقی، سہولیات کی فراہمی وغیرہ) پر بحث کرتے ہوئے اسکول میں منعقد کیے جانے والے مختلف پروگراموں میں ان کی شمولیت کو یقینی بناتے ہوئے اسکولوں کو مزید کارکرد بنایا جا سکتا ہے۔ اسکولوں میں تیزی سے کم ہونے والی طلبا کی تعداد کی اس موجودہ صورت حال میں اسکول انتظامیہ کو شراکت دار بنایا جائے تو بہ آسانی مسائل حل کیے جا سکتے ہیں۔ SMC سے بحث کرتے ہوئے بچوں کی ترقی میں حائل ہونے والی رکاوٹوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔

اسکول کی تمام سرگرمیوں میں SMCs کو شراکت دار بنایا جائے تو بہت حد تک اساتذہ کا بوجھ بھی کم ہو جائے گا۔ سماجی اراکین سے اساتذہ کا ربط اسکولوں کے لیے سودمند ثابت ہوتا ہے۔ اولیائے طلبہ سے ملاقات کے معاملے میں اساتذہ کو ہی پہل کرنی چاہیے۔ اور شخصی طور پر SMC اجلاس میں شرکت کے لیے مدعو کرنا چاہیے۔ بچوں کی تعلیمی کارکردگی سے اولیائے طلبہ کو واقف کروایا جائے تو ہی اولیائے طلبہ دلچسپی کے ساتھ مسلسل اجلاس میں حاضر ہوتے رہیں گے، کون کس سے ملاقات کرے، اس بحث میں پڑنے کے بجائے ثمر آور سماجی تعلقات اہم ہیں۔ اولیائے طلبہ سے ملاقات کے کسی بھی موقع کو ضائع نہ کیا جائے۔

تعلیم اور سماج سے متعلق مختلف سروے، مقامی طور پر منائے جانے والے جشن اور پروگرامس میں حصہ لیتے ہوئے اسکول اور سماج کے درمیان ثمر آور تعلقات کو فروغ دینا چاہیے۔

باقاعدگی اور تسلسل کے ساتھ SMC اجلاس منعقد کرتے ہوئے اسکول کی صورت حال اور ضروریات سے متعلق بحث کی جائے تو اسکول کو مزید آراستہ کرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔اسکول کا ترقیاتی منصوبہ تیار کرکے اس پر عمل آوری کی جائے تو اسکول کی تمام ضروریات کی پابجائی کرتے ہوئے تعلیمی مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں،جس کی مدد سے کمیٹی اراکین کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ باقاعدگی سے اجلاس میں حاضر ہونے اور اسکول کی ترقی میں شراکت دار بننے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے۔تب ہی کمیٹیاں حکومت،سماج اور اسکول کے درمیان کوارڈینیٹر (Co-ordinator) کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کریں گے۔

اسی لیے اسکولوں کو منصوبہ بند طریقے سے کام کرنے اور متعینہ مقاصد کے حصول کے لیے مسلسل مقامی نگرانی ضروری ہے۔جس کے مدنظر SMC کا قیام ضروری سمجھا گیا۔یہ غور طلب امر ہے کہ کیا موجودہ SMCs متذکرہ بالا مقاصد کے تحت کام کررہی ہیں؟ جہاں اسکول انتظامی کمیٹیاں پوری مستعدی کے ساتھ کام کررہی ہیں وہاں ثمرآور نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

- ❖ مختلف مقابلوں کے پروگراموں کی عمل آوری، Quiz، تحریری وتقریری مقابلے، کھیل کود، تہذیبی وثقافتی پروگرام، لائبریری تقاریب/ مطالعہ کی تقاریب، کتابی جائزہ وغیرہ۔
- ❖ داخلی تعلیمی منصوبے کی سرگرمیوں کے ذریعہ بچوں میں مختلف پہلوؤں کے ذریعہ ہمہ جہتی ترقی ہوتی ہے۔
- ❖ اساتذہ اپنے پیشہ وارانہ ترقی کے لیے مناسب سرگرمیوں میں حصہ لیں۔کتابی جائزہ، مباحثہ، سیمینار وغیرہ میں شرکت کریں۔
- ❖ اسکول کی ترقی کے لیے اولیائے طلبہ، معاشرے کے افراد کو شریک کریں۔ان کی امداد وتعاون کی امید رکھتے ہوئے ایک مثالی اسکول تیار کرنا۔
- ❖ اسکول کی سالانہ سرگرمیوں اور حاصل کی گئی ترقی پر احتساب کیا جائے۔
- ❖ سالانہ رپورٹ تیار کریں۔

7.9 اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس - موجودہ صورت حال - اثر:

(SMC Meetings - Present Situations and its Impact)

آیئے! ریاست میں زیادہ سے زیادہ اسکولوں میں اسکول انتظامی کمیٹیوں کی حالت کس طرح ہے مشاہدہ کریں گے۔

- ❖ SMC کا جلاس منعقد کرنے کے لیے اساتذہ، صدر مدرس دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کررہے ہیں۔
- ❖ کمیٹی کے اراکین کے اوقاتِ کار کے لحاظ سے اجلاس منعقد نہیں کیے جارہے ہیں۔
- ❖ اراکین کو قبل از وقت اطلاع نہیں دی جارہی ہے۔
- ❖ ایسے بھی اراکین ہیں جن کو اجلاس کی اطلاع ہونے کے باوجود وہ شرکت نہیں کرتے۔
- ❖ اسکول انتظامی کمیٹی کو اپنے ذمہ داریوں اور فرائض پر بہتر فہم کا نہ ہونا۔
- ❖ اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاسوں کو برائے نام منعقد کیا جارہا ہے۔
- ❖ اسکول انتظامی کمیٹی کے اراکین کو اپنی رکنیت سے متعلق ہی فہم نہ ہونا۔

- کمیٹی کے اراکین کے درمیان اتحاد نہ ہونا، مناسب فیصلے نہ لے پانا۔
- مقررہ ایجنڈہ کی عدم تشکیل۔
- مقررہ ایجنڈے کے مطابق اجلاس کا نظم نہ کر پانا۔
- دوپہر کے کھانے کی اسکیم، گرانٹس، اساتذہ وطلبہ کی حاضری، جیسے امور پر مباحثہ کو برائے نام منعقد کرنا۔
- بچوں کی ترقی سے مراد پڑھنا، لکھنا، امور اربع جیسے امور کو طلبہ کے ذریعہ اولیائے طلبہ کے سامنے بہتر مظاہرہ نہ کرنا۔
- بچوں کی ترقی سے متعلق مباحثہ نہ کر پانا۔
- اسکول کو منظور کردہ گرانٹس کی تفصیلات اور اخراجات کی تفصیلات نہ بتلانا۔
- کئی ایک اسکولوں میں اجلاس منعقد نہ کرنے کے باوجود روداد لکھ کر بعد میں اراکین کی دستخط لی جارہی ہے۔

موجودہ صورت حال - اثر:

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس رسمی طور پر انجام دیے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ کمیٹیوں کے قیام کے باوجود اراکین اپنی ذمہ داری کو بہتر انداز سے انجام نہ دینے کی وجہ سے اسکول میں موجودہ صورت حال، ترقی، ضروریات وغیرہ کمیٹی کے اراکین کو معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اسکول کی ترقی میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ اسکول کس طرح چلے؟ بچے کیسے تعلیم حاصل کررہے ہیں؟ جیسے امور سے متعلق سوالات کرنے کے لیے ذمہ دار ادارے کی عدم موجودگی کی وجہ سے اسکولوں میں اساتذہ کے جوابدہ ہونے کی کمی نظر آتی ہے۔ اس کی وجہ سے آج بھی تقریباً 40% بچے تحتانوی اسکولوں میں پڑھنے اور لکھنے سے قاصر ہیں۔ لہٰذا اسکول، بچوں کی تعلیم میں امتیازی سلوک کے لیے اولیائے طلبہ اور سماج کو جوابدہ ہونا چاہیے۔

صدر مدرس کے موثر انداز میں کام کرنے کا طریقہ اس کی قائدانہ صلاحیت، ذمہ داری کا احساس اور اسکول میں انجام دی جانے والی مختلف سرگرمیوں کے ذریعہ پتہ چلتا ہے۔ کیا وہ مثالی شخصیت کا حامل ہے؟ اچھا قائد، تبدیلی اور بہتری کے لیے مسلسل تڑپ رکھنے والا، اور ذمہ داری کا احساس رکھتا ہے۔

اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس کو پابندی سے منعقد کرتے ہوئے مقرر کردہ ایجنڈے کے مطابق بحث ومباحثہ کرکے بہتر نتائج حاصل کرنے والے کئی ایک اسکول ہماری ریاست میں موجود ہیں۔

> کسی طالب علم کے والد یہ سوال کرے کہ ہماری لڑکی کس طرح پڑھ رہی ہے؟ کیا وہ روزانہ اسکول حاضر ہورہی ہے؟ جیسے سوالات اگر کسی معلم سے پوچھے جائیں تو اگر وہ یہ کہے کہ آپ کی لڑکی کون ہے؟ اس کا کیا نام ہے؟ اس طرح کے سوالات اگر ایک معلم کررہا ہو تو اندازہ لگائیے کہ اس اسکول کی کارکردگی کس طرح ہوگی؟ غور کیجیے۔ اگر ایک معلم جس جماعت کی تدریس کررہا ہوں تو اس جماعت کے تمام بچوں کے نام، ان کے اولیائے طلبہ، ان کے خاندان کے پس منظر سے متعلق معلومات رکھنا چاہیے۔ اگر بچوں کا پس منظر معلوم ہو تب بچوں کی کمرہ جماعت میں، اسکول میں پیش آنے والی مشکلات کو بہ آسانی دور کیا جاسکتا ہے۔ عوامی شراکت داری کے ذریعہ ترقی یافتہ اسکولس کی مثالیں جابجا ملتی ہیں۔ سری وجیانند نامی معلم شہر گنٹور کے تحتانوی اسکول میں جب پہلی مرتبہ اپنی خدمات

دینی شروع کیں تو اس وقت صرف 50 طالب علم موجود تھے۔ مگر اب اس اسکول میں طلبا کی تعداد 600 تک پہنچ چکی ہے۔ انھوں نے اولیائے طلبہ، سماج کے افراد، بزرگوں سے بہتر تعلقات کو استوار کیا جس کی وجہ سے یہ ممکن ہو سکا۔ اس علاقے میں مختلف پروگراموں کو گاؤں میں منعقد کیے جانے والے جلسے، تقاریب (جاترا) میں حصہ لینا، بچوں کو بزرگوں سے متعلق سماجی امور کے تعلق سے مناسب مشورے دینا اوران کی مدد کرنے (صحت، زراعت سے متعلق امور میں کس سے ملنا ہے، کیا کرنا ہے وغیرہ............) کے ذریعہ اسکول کو سماج سے منسلک کیا گیا۔ اسکول کو ضروری بنیادی سہولیات فراہم کر پائے۔ سماج سے تعلق رکھنے والے افراد کو مدعو کرنے کے ساتھ ہی وہ اسکول کے مختلف پروگراموں میں شرکت کر کے اسکول کے مختلف پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور انداز میں اپنا تعاون پیش کیا۔ سماج کے افراد کو صدر مدرس پر اعتماد اور اچھے تاثرات موجود ہوں تو وہ اپنے بچوں کو اور اپنی ذمہ داری کو اسکول کو سونپتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمیں جب بھی موقع ملے گاؤں جا کر اولیائے طلبہ سے ملاقات کر کے اچھے برے حالات جانتے رہیں۔

7.10 اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس - عمل آوری - طریقے:

(Conducting SMC Meetings - Proceedures)

RTE-2009 کے مطابق ہر دو ماہ میں ایک مرتبہ اسکول انتظامی کمیٹی (SMC) کا اجلاس منعقد کرے۔

ماقبل اجلاس:

- اجلاس کی تاریخ اور وقت کا تعین اس طرح کریں کہ کمیٹی کے اراکین کے لیے مناسب ہوں۔
- اجلاس کا ایجنڈہ تیار کر لیں (مقامی وسائل کے مطابق)۔
- کم از کم تین دن قبل اجلاس سے متعلق کمیٹی اپنے اراکین کو تاریخ، وقت اور ایجنڈے پر مبنی دعوت نامے دے کر رسید حاصل کریں۔
- صدر مدرس خود شخصی طور پر بات کرے اور ان سے ملاقات کر کے اجلاس میں شرکت کرنے کی دعوت دے۔
- صدر مدرس/ اساتذہ ایجنڈے سے متعلق امور سے متعلق ضروری ریکارڈس، رجسٹرس اور مظاہراتی مواد تیار کر لیں۔
- ایسی جگہ اجلاس کے لیے منعقد کریں جو اراکین کو دائرے کے شکل میں بیٹھنے اور بچوں کے مظاہرے کے لیے موزوں ہوں۔ پینے کے پانی اور دیگر سہولیات مہیا کی جائیں۔

دورانِ اجلاس:

- معلم اجلاس میں حاضر ہونے والے اراکین کی SMC حاضری کے رجسٹر میں دستخط کروائیں۔
- گذشتہ ماہ کی گئی تجاویز کی عمل آوری پر جائزہ لیں۔
- ایجنڈے کے نکات کا مظاہرہ کریں۔ صدر مدرس نکات واری مباحثہ کا آغاز کرے۔
- بحث کیے گئے تمام امور کو روداد رجسٹر میں بروقت تحریر کریں۔
- بچوں کی ترقی کا مظاہرہ راست طور پر طلبہ سے ہی کروائیں اور مباحثہ بھی کروائیں۔ اولیائے طلبہ کو اظہار خیال کرنے کا موقع فراہم

کریں۔یعنی تختہ سیاہ پر بچوں سے لکھوانا، پڑھوانا اور امور اربع جیسے امور اولیائے طلبہ/SMC اراکین کریں۔

- ❖ طلبہ کی حاضری، دوپہر کے کھانے کا نظم اور اکتسابی سطح، گرانٹس کا استعمال، اسکول کی ضروریات پر مباحثہ ہو۔آئندہ اختیار کی جانے والی سرگرمیوں کا تعین کیا جائے اور انھیں روداد رجسٹر میں درج کریں۔
- ❖ مباحثہ میں آئے ہوئے ہر نکتے سے متعلق اختیار کیے جانے والے اقدامات کے تحت یہ یقین کرلیا جائے کہ کس شخص کو کون سی ذمہ داری سونپی جائے۔
- ❖ اسکول کے باہر موجود بچوں کو پھر سے اسکول میں داخلہ دلوانے کے لیے کمیٹی کے اراکین اور اساتذہ کو ذمہ داری تفویض کریں۔
- ❖ دعائیہ اجتماع میں حاضر ہونے والے اور دوپہر کے کھانے کا مشاہدہ کرنے والی کمیٹی کے اراکین کے ناموں کا تعین کیا جائے۔
- ❖ کمیٹی کے اراکین اسکول کے لیے ضروری سہولیات بہم پہنچانے عطیات جمع کرنے کے لیے اساتذہ کا ساتھ دیں۔
- ❖ جاریہ ماہ کے مخصوص دنوں (مثلاً Mother's Day، جشن تعلیم وغیرہ) کی خصوصیات سے متعلق وضاحت کریں۔انھیں مدعو کریں اور منصوبہ تشکیل دیں۔
- ❖ اسکول کے ماحول، دوپہر کے کھانے کے نظم کو کمیٹی کے اراکین کے ذریعہ مشاہدہ کروایا جائے۔
- ❖ روداد رجسٹر میں تجاویز اور ترقی سے متعلق تحریر کرکے جو اراکین اس میں شرکت کیے ہیں ان کی دستخط بھی لیں۔
- ❖ آئندہ ہونے والا اجلاس کے ایجنڈے کو تشکیل دیں۔

مابعد اجلاس:

- ❖ قرارداد (Resolution) کی ایک نقل منڈل ایجوکیشنل آفیسر کو دیں۔
- ❖ قرارداد میں پیش کیے گئے امور کی عمل آوری پر کمیٹی نگرانی کرے۔اس کے لیے صدر مدرس ذمہ داری لیں۔
- ❖ مسلسل اسکول کو غیر حاضر بچوں کے اولیائے طلبہ سے ملاقات کرکے بچوں کو اسکول بھیجنے کے لیے توجہ دلوائیں۔

7.11 SMC اجلاس میں مباحثے کے نکات اور ان کی عمل آوری:

(Items to be discussed in the SMC Meeting and its Implementation)

- ❖ گرانٹس کا استعمال۔
- ❖ اسکول کے باہر موجود بچوں کی شناخت کرکے وجوہات کا پتہ لگا کر پھر سے انھیں اسکول میں داخلہ دلوانا۔
- ❖ مخصوص مراعات کے مستحق طلبا کی شناخت کرکے مناسب اقدامات کرنا۔
- ❖ ہر طالب علم تمام مضامین میں جماعتی سطح کے مطابق ہیں یا نہیں مشاہدہ کرکے ان کو اس جماعتی سطح کے قابل بنانے کے لیے اساتذہ سے تبادلہ خیال کرکے مناسب اقدامات کرنا۔اس کے لیے بچوں کی ترقی، زبان، ریاضی، انگریزی وغیرہ میں ان کی صلاحیتوں کا اولیائے طلبہ کے سامنے مظاہرہ کرنا۔
- ❖ اس بات کا خیال رکھیں کہ اساتذہ پر غیر تدریسی فرائض کا بوجھ نہ پڑے۔
- ❖ معلم باقاعدگی کے ساتھ روزانہ اسکول آکر تدریس کرنے کے لیے اقدامات کرنا۔
- ❖ بچوں کو داخلہ دینے سے انکار کرنا، مفت سہولیات مہیا نہ کرنا، بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی کرنا جیسی شکایتوں کو مقامی افسر کی نظر

میں لایا جانا چاہیے۔

- ❖ اس بات کا خیال رکھیں کہ دوپہر کا کھانا معیاری ہو۔ بچوں سے پوچھ کر معلوم کرنا اور نگرانی کرنا۔
- ❖ اسکول انتظامی کمیٹی کے Account کا نظم کرنا۔
- ❖ بچوں کے حقوق، سہولیات کے مطابق شکایتوں کا مشاہدہ کرنا۔
- ❖ مخصوص مراعات کے مستحق بچوں کی تعلیم مکمل کرنے کے لیے ضروری سہولیات مہیا کرنا۔
- ❖ اس بات کا خیال رکھنا کہ بچے اسکول کو غیر حاضر نہ رہیں۔
- ❖ اس بات کا خیال رکھنا کہ دوپہر کے کھانے کی اسکیم، یونیفارم اور درسی کتابیں جیسے حکومت کی جانب سے مہیا کیے جانے والی سہولیات کی مناسب تقسیم اور استعمال عمل میں آ رہی ہے یا نہیں۔
- ❖ اسکول کی جانب سے منعقد کیے جانے والے جائزہ اجلاس میں شریک ہو کر اس کی ترقی میں معاون ہونا۔

7.12 اسکول انتظامی کمیٹی کی کارکردگی - عمل آوری - اشارے:

(Functional aspects of SMCs - Implementation)

ہم نے قانون RTE-2009 اسکول انتظامی کمیٹی کے فرائض و ذمہ داریوں سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ آیئے یہ دیکھیں کہ اسکولوں میں اس سلسلے میں بہتر طور پر کام انجام دیئے جا رہے ہیں یا نہیں۔ ذیل کے نکات اس بات کا اشارہ دیتے ہیں:

- ❖ اسکول کا ترقیاتی منصوبہ دسترس میں ہو۔ منصوبے کے مطابق متعینہ مدت میں تمام کام مکمل ہوں۔
- ❖ ماہانہ اجلاس کے انعقاد کا رجسٹر۔
- ❖ دعوت نامے کی تقسیم کا رجسٹر۔
- ❖ حاضری کا رجسٹر اور روداد کا رجسٹر۔
- ❖ روداد میں شامل نکات پر عمل آوری۔
- ❖ گرانٹس کا بہتر استعمال ہونا، سماج کے افراد کے ذریعہ تنقیح کروانا۔
- ❖ Cash book، رسیدوں کی موجودگی۔
- ❖ خریدی گئی اشیاء کا اسکول کے دسترس میں رہنا۔
- ❖ بچے اسکول کو روزانہ حاضر ہونا۔
- ❖ بچے اسکول کے باہر نہ ہوں۔
- ❖ تمام مضامین میں بچے جماعت سے متعلقہ اکتسابی سطح کے مطابق ہونا۔
- ❖ اساتذہ بروقت اسکول میں حاضر رہنا، مکمل تدریسی اوقات کو کمرہ جماعت میں صرف کرنا۔
- ❖ سماج کے ذریعہ اسکول کو گرانٹس، امداد وغیرہ مہیا کی گئی ہو، اسکول کے لیے مہیا کی گئی سہولیات کی وجہ سے اس کی ترقی کا مظاہرہ دکھائی دینا۔

- اسکول میں تمام مہیا کی گئی سہولیات کی وجہ سے اس کی ترقی کا مظاہرہ دکھائی دینا چاہیے۔
- اسکول تمام بنیادی سہولیات سے آراستہ رہنا۔
- دوپہر کے کھانے کی اسکیم پر باقاعدہ عمل آوری ہونا۔
- یونیفارم، درسی کتابیں تمام طلبا کے پاس دستیاب رہنا۔

7.13 اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس کا انعقاد - اشارات:

(Indicators of Implementation for Effective Conduct of SMC Meetings)

- اسکول کا ترقیاتی منصوبہ دسترس میں ہو اور منصوبے کے مطابق تمام کام مکمل ہوں اور اسکول ترقی کی طرف گامزن ہو۔
- دعوت نامے کا رجسٹر موجود ہو۔ اس سے متعلقہ رسید موجود ہو۔
- روداد رجسٹر - حاضری رجسٹر۔
- مقررہ ایجنڈے کے نکات کا رجسٹر۔
- اسکول انتظامی کمیٹی کے اراکین کی فہرست کا اسکول کی دیوار پر آویزاں ہونا۔
- گذشتہ اجلاس کے اہم نکات ظاہر کرنے والے چارٹس اسکول کے دسترس میں ہونا۔
- اسکول کے مسائل حل کرنے کی ذمہ داری نبھانے والے تمام کمیٹی کے اراکین کی تفصیلات موجود ہوں۔
- اسکول کے ایسے علاقے جو habitation کے تحت آتے ہوں 6-14 سال عمر کے تمام بچوں کی تفصیلات کا رجسٹر۔
- بچوں کی سرگرمیاں، ترقی کے مظاہرے۔
- سماج سے حاصل کردہ عطیات، اشیاء اور دیگر امداد سے متعلق تفصیلات۔
- اساتذہ وقت پر اسکول آنا اور مکمل تدریسی وقت کمرۂ جماعت میں گزارنا۔

7.14 اختتام (Conclusion)

SMCs کو چاہیے کہ وہ قانون کے تحت مختص کی گئی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے نہایت مستعدی سے اپنے فرائض کو نبھائیں، مسلسل اسکول کا معائنہ کرتے ہوئے باقاعدگی کے ساتھ اجلاسوں میں حاضر ہوتے ہوئے اسکول کے موجودہ حالات پر مکمل فہم حاصل ہوتا ہے۔ تب ہی اسکول ہر شعبہ میں ترقی کر کے متعینہ مقاصد کا حصول کر پائے گا۔

اسکول انتظامی کمیٹی کے ممبر کنوینر صدر مدرس اور اسکول کے تمام اساتذہ، اسکول انتظامی کمیٹی کے اراکین سے مسلسل ربط میں رہتے ہوئے باقاعدگی کے ساتھ اجلاس کا انعقاد عمل میں لاکر اسکول کی ترقی کے لیے انتظامی کمیٹی مستعدی سے اپنا رول ادا کرنا بہت ضروری ہے۔

اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس کو بار بار کامیابی سے منعقد کرنا دراصل صدر مدرس اور اساتذہ کی دلچسپی پر منحصر ہوتا ہے۔ SMC کو اساتذہ کے فرائض اور اسکول کے پروگراموں میں رکاوٹ نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ طلبہ اور اولیائے طلبہ موجود نہ ہوں تو اسکول کا وجود ہی مشکل میں پڑ جائے گا اس لیے بچوں کی ترقی کے لیے بنیادی طور پر اپنی ذمہ داری نبھائیں۔

سماج سے تعلق رکھنے والے افراد کا تعاون، اسکول انتظامی کمیٹی کے اشتراک کے ذریعہ اسکولوں کو ہر طرح سے مستحکم کیا جاسکتا ہے۔

8. اسکول کا ترقیاتی منصوبہ

(School Development Plan)

8.1 بنیادی سوالات - سوچیے - اظہارِ خیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)

8.2 پس منظر (Context)

8.3 اسکولس کا قیام کیوں عمل میں آیا؟ اولیائے طلباء طلباء اور سماج، اسکول سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟
Why Schools have been established. What are the expectations of Society, parents and children from school)

8.4 RTE - 2009 - مدرسہ کا ترقیاتی منصوبہ (RTE - 2009 - School Developmetn Plan)

8.5 اسکول کا ترقیاتی منصوبہ-شامل نکات-منصوبہ کی تیاری-عمل آوری
(SDP - Items to be included, Preparing plans and its Implementation)

8.6 SDP اسکول کا ترقیاتی منصوبہ کی ضرورت کیا ہے؟ کیوں تیار کیا جائے؟
(Why SDP and Why to development?)

8.7 SDP اسکول کے ترقیاتی منصوبہ کی موجودہ صورت حال اور اس کا اثر
(SDP - Existing situation and its Impact)

8.8 (SDP) اسکول کی ترقیاتی منصوبہ کی عمل آوری۔ ذمہ داری۔ صدر مدرس SMC کے چیرمین اور اراکین
(SDP - Implementation - Roles and Responsibilities - HM, Chairman and Members of SMC)

8.9 (SDP) اسکول کا ترقیاتی منصوبہ۔ عمل آوری کے اشارے
(SDP - Indicators of implementation)

8.10 اسکول کے ترقیاتی منصوبے کے اہم امور (Items under SDP)

8.11 (SDP) اسکول کے ترقیاتی منصوبہ کا نمونہ فارمیٹ (SDP Model Format)

8.12 اختتام (Conclusion)

استاد اور شاگرد کا رشتہ

تدریس کا سب سے اہم مرحلہ کونسا ہے؟ استاد اور شاگرد کے درمیان ایک مستحکم فطری دوستانہ‘ مشفقانہ رشتہ ہوتا ہے۔ مگر معلم اس قابل تبھی ہوتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بچہ بنا کر بچوں سے گھل مل جائے۔

اساتذہ سے متعلق بچوں کے تجربات کیسے ہونے چاہیے؟ بچے اساتذہ کو اپنا ساتھی سمجھیں‘ بچوں کے تئیں جوابدہ ہونا اساتذہ کے لیے ممکن ہے؟ ہاں! ایسے اساتذہ کے لیے ممکن ہے جو دل کی گہرائیوں سے ان کے معصوم بچپن کو اپنے بزرگی اور بڑکپن میں جذب کر لیتے ہیں۔

کیا استاد اور شاگرد کے درمیان دوستانہ رویہ ہی کافی ہے؟ نہیں۔ روحانی لگاؤ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر نہ اساتذہ اپنے شاگردوں کو کچھ دے سکتے ہیں۔ اور نہ ہی شاگرد معلم سے کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

- رابندر ناتھ ٹائیگور

بچے اسکول میں داخلہ لینے کے بعد سے ہی وہاں کا ماحول پر کشش ہو تب ہی وہ اس مقام کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ خاص کر جب انہیں محسوس ہو کہ وہ اساتذہ کی نگرانی میں محفوظ ہیں تو ہی وہ پوری آزادی‘ نزاکت‘ لطافت بے خوف اور بے جھجھکی سے ردّ عمل ظاہر کر سکیں گے۔ ان میں اکتساب کا عمل مسلسل چلتا رہے گا تب کہیں جا کر وہ نہ صرف تدریس و اکتساب سے متعلق بلکہ اپنے اطراف و اکناف کے حالات سے متعلق فطری تجسس‘ توجہ اور خوشی کے ساتھ سیکھنے کی کوشش کریں گے۔ آزادانہ اظہار خیال کریں گے۔ بحث کریں گے۔

بے خوف‘ بلا جھجھک‘ کسی دباؤ کا شکار ہوئے بغیر‘ سوچنے غور کرنے کی قوت وصلاحیت کو فروغ دینا ہی تعلیم کہلاتا ہے۔ ایسے حدود کے دائرے سے باہر نکل کر ہی سیکھنا ممکن ہوتا ہے۔

- جڈّو کرشنا مورتی

8. اسکول کا ترقیاتی منصوبہ
(School Development Plan)

8.1 بنیادی سوالات -سوچیے - اظہارِخیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)

1) اسکول کی ترقی سے کیا مراد ہے؟ (What is meant by school development?)

2) اسکولوں کی موجودہ صورت حال کیا ہے؟ جائزہ لیجیے۔

(What is present situation of school functioning, Situation analysis?)

3) اسکول کی ترقی کے لیے کن حکمت عملیوں اور وسائل کی ضرورت ہوتی ہے؟

(What strategy and resources are required for school development)

4) اسکول کے ترقیاتی منصوبے سے کیا مراد ہے؟ اور اس کی ضرورت کیوں ہے؟

(What is SDP and why is it required?)

5) اسکول کا ترقیاتی منصوبہ کس طرح تیار کیا جائے؟ اس میں کون کون شرکت کریں؟

(How to develop SDP? Who will participate?)

6) اسکول کے ترقیاتی منصوبہ کی تیاری-عمل آوری-اثر-جانچ کے مراحل

(SDP development - Implementation - Impact evaluation and steps?)

7) اسکول کے ترقیاتی منصوبہ کی عمل آوری میں مختلف اشخاص کی ذمہ داریاں

(What are the roles and responsibilities of the persons in the implementation of SDP?)

8) اسکول کے ترقیاتی منصوبہ کی موثر عمل آوری کو ظاہر کرنے والے اشارے (Indicators of implementation)

8.2 پس منظر (Context)

اسکول کے اپنے متعینہ مقاصد کے حصول کے لیے ضروری وسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے انھیں اکٹھا کر کے اس پر عمل آوری کی ذمہ داری نبھانے والے افراد کی شناخت کرتے ہوئے مقررہ وقت میں تمام لوگوں کی شراکت داری کے ساتھ مقاصد کے حصول کے لیے قبل از وقت غور وفکر کرتے ہوئے ترقی کا اندازہ لگاتے ہوئے ترقی کے حصول کے لیے تیار کیا جانے والا منصوبہ ہی ''اسکول کا ترقیاتی منصوبہ'' کہلاتا ہے۔

8.3 اسکولس کا قیام کیوں عمل میں لایا گیا؟ اولیائے طلباء اور سماج، اسکول سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟
(Why Schools have been established. What are the expectations of Society, parents and children from school)

سماجی ضروریات کی تکمیل کے لیے دستوری ایماء پر عوام کے لیے قائم کیا گیا ادارہ ہی اسکول ہے۔ اسکول سے مراد صرف جغرافیائی علاقہ، عمارت اور شئے نہیں ہے بلکہ اسکول ترقی سے متعلق ہوتا ہے۔ اسکول میں چند ایسے مشاغل، تعلیمی سرگرمیاں اور پروگرام منعقد کیے جائیں جو انسانی رشتوں کو مستحکم کرنے والے، متوقع نتائج اخذ کرنے والے ہوں۔ اسکول سماج کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔ اسکول، سماج کے لیے ضروری افراد اور ذمہ دار شہریوں کی طرح بچوں کو تیار کریں۔ اسی لیے اسکولس سماج پر مکمل طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اسکول نہ صرف اسکولی عمر رکھنے والے بچوں کے لیے تعلیم حاصل کرنے کا مقام نہ ہو بلکہ وہ بچوں کی جسمانی، ذہنی نشو نما، مستقبل کے ذمہ دار شہری کے طور پر تیار کرنے اور سماجی ضروریات کی تکمیل کرنے والے افراد کے طور پر بچوں کو تیار کرنے کی ذمہ داری نبھائیں۔ محض چند مضامین میں بچوں کو مہارتوں کو فروغ دینے کی بجائے ان کی صلاحیتوں کی شناخت کرتے ہوئے ان کو مزید سنوارنے کا عمل اسکول میں کیا جائے۔ اس بات کو یاد رکھیں کہ اسباق کی تدریس، ان کی تکمیل، امتحانات منعقد کرتے ہوئے نشانات اور گریڈس مختص کرنا، جیسے امور، اسکول کی ذمہ داریوں کا محض ایک چھوٹا سا حصہ ہیں۔ بچوں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے بچوں کی صلاحیتوں کی شناخت کر کے فروغ دینے کے لیے مناسب تدریسی و اکتسابی عمل اختیار کرتے ہوئے ہمہ جہتی ترقی کا حصول ہی مدارس کا اہم مقصد ہوتا ہے۔ اسی مقصد کے تحت اساتذہ کو اسکول میں چلائی جانے والی سرگرمیوں کی مناسب منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔ جس کے لیے ہر مدرسہ کو ایک ترقیاتی منصوبہ ترتیب دینا لازمی ہے۔ اس طرح مدرسہ کا منصوبہ تیار کر کے اس پر مناسب عمل آوری کے لیے متوقع مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

اولیائے طلباء اسکول سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟

عام طور پر اولیائے طلباء مدارس سے درجہ ذیل توقعات رکھتے ہیں۔

- ان کے بچے خوشی سے اچھی تعلیم حاصل کریں۔ سیکھیں اور ایک اچھے شہری بن کر ابھریں۔
- ان کے بچوں کو سزائیں نہ دی جائیں۔
- اساتذہ ہر روز مدرسہ آئیں اور بچوں کو بہتر اور موثر طریقہ سے تعلیم دیں۔
- ان کے بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ، کھیل کود، گیت، نغمے اور اخلاقی اقدار پر مبنی تعلیم دی جائے۔
- ان کے بچوں کی دلچسپیوں اور مہارتوں کے مطابق تدریسی و اکتسابی عمل کیا جائے۔
- والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ بچے اچھی تعلیم کو حاصل کریں۔ اچھی عادات اور معاون حیات مہارتوں کو اپنائی اور وہ یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ اسکول متذکرہ بالا نکات ان کے بچوں کو فراہم کرے۔

بچے اسکول سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟

- سزائیں نہ دی جائیں، پیار، محبت و شفقت سے بھر پور ماحول کو جو محفوظ بھی ہو اور حوصلہ افزائی بھی ہو۔
- ہماری ترقی کے لیے اساتذہ کوشش کریں۔ یعنی اس طرح پڑھائیں کہ ہم اچھی طرح سمجھ سکیں۔
- کھیل کود ہو، ہم جماعت ساتھیوں اور ہم عمروں کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع دیا جائے۔
- ہماری شناخت ہو اور ہم کو اہمیت دی جائے۔
- مدرسہ میں منعقد کردہ سرگرمیوں میں پوری آزادی، وقار اور دوستانہ ماحول میں ہمارے خیالات کی قدر ہو۔
- اپنے طور پر اکتساب حاصل کرنے، سیکھنے، سنورنے کا ماحول مہیا ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔

سماج اسکول سے کس قسم کے توقعات رکھتا ہے؟

- سماجی ضروریات کی تکمیل ہو۔
- بچوں کو تخلیق کار کے طور پر تیار کیا جائے۔
- بچے انسانی اقدار کے پاس دار بنیں اور آزادی اور مساوات کا رجحان ان میں پایا جائے۔ ہر ایک ساتھ عزت سے پیش آنے کا جذبہ فروغ دیا جائے۔

❖ اپنے پیروں پر آپ کھڑے ہونے کے قابل بنایا جائے۔

❖ مستقبل کے ذمہ دار شہری اور وسائل کے طور پر فروغ دیا جائے۔

ہر اسکول کو چاہیے کہ وہ متذکرہ بالا نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے چند مقاصد کو متعین کرتے ہوئے اسکول کا ترقیاتی منصوبہ تیار کرلیں۔ جس کے لیے موجود صورتحال کا جائزہ، حاصل کی جانے والی ترقی، دستیاب وسائل، اکٹھا کیے جانے والے وسائل، وقت حکمت عملیاں وغیرہ کی بنیاد پر اسکول کی ترقی کا منصوبہ تیار کرلیا جائے۔

8.4 RTE - 2009 - اسکول کا ترقیاتی منصوبہ

(RTE - 2009 - School Development Plan)

RTE - 2009 کے سیکشن 21، ذیلی سیکشن (1) کے مطابق ہر مدرسہ میں اسکول انتظامیہ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ذیلی سیکشن (2) کے مطابق اس کو انتظامی کمیٹی حسب ذیل فرائض انجام دے گی۔

a) اسکول کی کارکردگی کا معائنہ کرنا۔

b) اسکول کا ترقیاتی منصوبہ تیار کر کے سفارش کرنا۔

c) متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت یا دیگر کسی ذرائع سے حاصل ہونے والے مالی وسائل کے صحیح استعمال کی نگرانی کرنا۔

d) سفارش کیے گئے دیگر ذمہ داریوں کو انجام دینا۔

❖ اسکول ترقیاتی منصوبہ سے متعلق RTE - 2009 کے سیکشن (22) سے ذیلی سیکشن (1) کے مطابق ہر مدرسہ کو چاہیے کہ اسکول انتظامیہ کمیٹی کی سفارش کے مطابق اسکول ترقیاتی منصوبہ تیار کرلے۔

❖ ذیلی سیکشن (2) کے مطابق موقع و محل کے اعتبار سے منصوبے کی عمل آوری کے لیے حاصل ہونے والے گرانٹس کے ذیلی سیکشن (1) کے مطابق اسکول کا ترقیاتی منصوبہ اس کے لیے اساس ہوتا ہے۔

8.5 اسکول کا ترقیاتی منصوبہ۔شامل کیے جانے والے نکات۔منصوبہ بندی۔عمل آوری

(SDP - Items to be included, Preparing plans and its Impementation)

RTE - 2009 کے مطابق مدرسے سے مراد تحتانوی تعلیم کو فراہم کرنے والے سرکاری، نیم سرکاری، مقامی انتظامیہ کے تحت ادارے ہوتے ہیں۔

اسکول تمام بچوں کے لیے تعلیم کے حصول کا مرکز ہوتا ہے۔اسکول بچوں کے خواہشات، رجحانات، میلانات، دلچسپیاں، سوچ وفکر کو ابھارنے والا مقام ہوتا ہے۔اسکول اک ایسا مقام ہوتا ہے جہاں بچے آزادانہ ماحول میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں، اپنے ساتھیوں اور اساتذہ سے مشاورت اور بحث کرتے ہیں، اپنے معلومات بانٹتے ہیں، نامعلوم اور ناواقف موضوعات سے متعلق تحقیق اور تلاش کرتے ہوئے اکتساب حاصل کرتے ہیں۔بچوں کی ہمہ جہتی ترقی ان کی سماجی ضروریات کی تکمیل، بچوں کو اچھا شہری بنانے دستور میں متعین کردہ مقاصد کے حصول اور سماجی ضروریات کی تکمیل کے لیے منظم طور پر کام کرنے والا ادارہ ہی اسکول کہلاتا ہے۔

اسی لیے اسکول کو متذکرہ بالا مقاصد حاصل کرنے کے لیے مثبت رجحان اور رہنمایانہ اُصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اسکول کے اپنے متعینہ مقاصد کے حصول کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟ ترقی کی صورتِ حال کیا ہے؟ مکمل طور پر مقاصد کے حصول کے لیے کیسی کوشش کی جائے؟ جیسے نکات کے جواب محض اور محض اسکول ترقیاتی منصوبہ پر منحصر ہوتے ہیں۔

جس کے مدنظر اسکول انتظامی کمیٹی کو چاہیے کہ وہ ہر سال اسکول کا ترقیاتی منصوبہ تیار کرے۔ جس کے لیے پہلے ''گرام سبھا'' منعقد کیا جائے اور حسبِ ذیل افراد کو مدعو کیا جائے۔

- ❖ مدرسے میں داخلہ لینے والے بچوں کے اولیائے طلباء مقامی اداروں کے عوامی قائدین' خواتین کی تنظیمیں' مقامی افراد' مقامی علاقے میں تعلیم کے لیے کام کرنے والی فلاحی وامدادی تنظیموں کے اراکین وغیرہ۔

اسکول ترقیاتی منصوبے سے مراد

- ❖ اسکول کی ترقی کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔
- ❖ اسکول کے حصول طلب مقاصد،ضروریات کی شناخت اور وسائل کو مہیا کرنے والا ہو،مقاصد کے حصول کے لیے منصوبہ پر عمل آوری کی جائے۔
- ❖ تعلیم وتدریس سے متعلق نکات پر بحث۔ موجودہ صورتِ حال۔ آگے کس طرح بڑھنا جیسے نکات ہ شامل کیے جائیں۔
- ❖ مقرر کردہ وقت میں عمل آوری کرتے ہوئے متعینہ مقاصد حاصل نے والا ہو۔
- ❖ ذمہ داریوں کی تقسیم اور مقررہ وقت میں حاصل کیے جانے والے امور شامل ہوتے ہیں۔
- ❖ منصوبہ کو اولیائے طلباء' اساتذہ اور سماج کو شراکت دار بنا کر عمل آوری کرتے ہوئے ترقی حاصل کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہو۔
- ❖ متعینہ مقاصد کے حصول اور وقتاً فوقتاً معائنہ / نگرانی کرتے ہوئے جائزہ لینا۔ ذیل کے نکات بھی منصوبے میں شامل کرلیں۔
- ❖ اسکول کے لیے ضروری درسی کتابوں کی تعداد (جماعت واری)
- ❖ تمام موسموں کے لیے پائیدار مضبوط عمارت۔
- ❖ پینے کے پانی کی سہولت۔
- ❖ یونیفارم
- ❖ بچوں میں اقل ترین تعلیمی استعداد جیسے پڑھنا' لکھنا' ریاضی کے امورِ اربع وغیرہ کو تمام بچوں میں فروغ دینا۔
- ❖ دوپہر کے کھانے میں تغذیہ بخش غذا کی فراہمی۔
- ❖ کھیل کا میدان۔
- ❖ بچوں میں خوشی' جوش وخروش پیدا کرنے کے لیے مختلف اکتسابی مشاغل۔
- ❖ خصوصی مراعات کے مستحق بچوں کے لیے سہولیات کی فراہمی۔
- ❖ تمام جماعتوں کے بچوں میں تمام مضامین کی استعداد کو فروغ دینا۔

اسکول کی ترقی سے متعلق کہاں اور کس چیز کو اہمیت دینی ہے وغیرہ جیسے نکات کا اسکول ترقیاتی منصوبہ عکاس ہوتا ہے۔ اسکول کے تمام بچوں کو دوستانہ' خوشگوار خوشی اور مسرت سے بھرپور ماحول فراہم کرنے میں اسکول ترقیاتی منصوبہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اسکول ترقیاتی منصوبے میں شامل کیے جانے والے نکات۔ اہمیت دیئے جانے والے نکات:

- ❖ بچوں کے داخلے۔ ٹہراؤ۔ حاضری۔

- اسکول کے لیے طبعی سہولیات کی فراہمی۔موجود وسائل کا استعمال۔
- اساتذہ کا تقرر
- وسائل کو مہیا کرنا۔صحیح استعمال کرنا۔
- منصوبہ سبق کو ممکن حد تک مقاصد کے حصول کے لیے عمل میں لایا جائے۔
- معیاری تعلیم فراہم کرنا۔بچے جماعت واری متعین کردہ استعداد کو حاصل کرنا۔
- حقوقِ اطفال کی حفاظت کرنا۔
- تمام بچوں کو مساوی مواقع فراہم کرنا۔
- اولیائے طلباء اور سماج کی شراکت داری کو بڑھانا۔
- اولیائے طلباء کو اپنے بچوں کی ترقی سے روشناس کرایا جائے۔اس کا مظاہرہ کیا جائے۔
- شیڈیول میں بتایئے گئے معیارات کے مطابق زائد طبعی سہولیات اور اشیاء فراہم کرنا۔
- مدرسے میں پاکی صفائی، حفاظت، صحت وتندرستی وغیرہ کو اہمیت دینا۔
- بچوں کی جسمانی معذوری کو قبل از وقت نشاندہی کرتے ہوئے خصوصی اہمیت دنیا۔
- اساتذہ کی آمادگی اور پیشہ وارانہ مہارتوں کو فروغ دینا۔
- معیاری تعلیم کی تدریس کے لیے فی الحال عمل میں لائی جانے والی حکمتِ عملیاں، مضامین کی نوعیت اور بچوں کی فطرت کے عین مطابق تدریسی حکمت عملیوں میں تبدیلیاں لانا۔
- زائد موضوعات کی تدریس کے مطلوب مالی ضروریات کو سالانہ منصوبے میں شامل کیا جائے۔
- وسائل کی نشاندہی کرنا۔صحیح استعمال کرنا۔
- اسکولی سرگرمیوں اور ترقی میں اسکول انتظامیہ کمیٹی اور سماج کی شراکت داری۔
- خصوصی تربیتی اداروں کے لیے ضروری گرانٹس، مفت کتابیں، یونیفارمس اور اسکول کی دیگر ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے زائد مالی ضروریات وغیرہ کو ہر سال اسکول ترقیاتی منصوبے میں شامل کیا جائے۔اسکول کی دیگر ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے زائد مالی ضروریات وغیرہ کو ہر سال اسکول ترقیاتی منصوبے میں شامل کیا جائے۔

متذکرہ بالا کی بنیاد پر تیار کیے گئے اسکول ترقیاتی منصوبہ اسکول انتظامی کمیٹی کے چیر پرسن، کنویز کی دستخط کے ساتھ مالیاتی سال کے ختم ہونے تک ریاستی حکومت یا مقامی حکومت کو پیش کر دیا جائے۔

اسکول کے ترقیاتی منصوبے کی تیاری۔عمل آوری:

ایک اسکول کی موجودہ تعلیمی صورتِ حال، اسکول کی ضروریات، وہاں دستیاب ہونے والے وسائل جیسے مختلف امور سے متعلق اس علاقے کے عوام اور اولیائے طلباء کو اچھا فہم ہوتا ہے۔اس لیے اسکول کے ترقیاتی منصوبے کی تیاری میں اولیائے طلباء اور مقامی افراد کو شراکت دار بناتے ہوئے ذمہ داری کا احساس اجاگر کیا جائے تو ہی متعینہ مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

جس کے لیے RTE - 2009 کی جانب سے اسکول انتظامیہ کمیٹیوں کو ترقیاتی منصوبے کی تیاری اور عمل آوری میں مناسب مقام عطا کیا ہے۔صدرِ مدرس کی سرپرستی میں مقامی عوامی قائدین اور اولیائے طلباء کے اشتراک سے منتخب کی گئی اسکول انتظامیہ کمیٹی، اراکین اور

تعلیمی دلچسپی رکھنے والے افراد کی مدد سے مدرسے سے متعلق موضوع واری جزوی منصوبے کے نقل تیار کرلی جائے۔

- منصوبے کی تیاری سے قبل،
- منصوبہ کس طرح تیار کیا جائے؟
- منصوبے کی تیار کے دوران......اور
- منصوبے کی تیاری کے بعد کیے جانے ولاے امور کی نشاندہی کریں۔ جس کے لیے ذمہ داریوں کو آپس میں تقسیم کرتے ہوئے منصوبہ تیار کریں۔

اسکول کا ترقیاتی منصوبہ' اولیائے طلباء' اساتذہ' سماج' اسکول انتظامی کمیٹی کے اراکین آپس میں مل بیٹھ کر مشاورت اور بحث کے ذریعہ متفقہ رائے کے ساتھ تیار کریں۔ ان میں یہ احساس بے دار کیا جائے کہ انہیں اپنی اسکول کے لیے ترقیاتی منصوبہ تیار کرنے کا بہترین موقع میسر ہوا ہے تا کہ وہ پہل کرتے ہوئے اپنا محرک کردار ادا کرسکیں۔

منصوبے کی تیاری سے قبل: اسکول کا ترقیاتی منصوبہ تیار کرنے کی اہم ذمہ داری ممبر کنو ینر یعنی صدرِ مدرس کی ہوتی ہے۔

- اساتذہ کی مدد سے اسکول انتظامی کمیٹی کو چاہیے کہ اس علاقے میں پائے جانے والے اسکولی عمر کے بچوں کے داخلے' حاضری' بچوں کی سطح' ترکِ مدرسہ ہونے والے بچے' اسکول سے باہر بچوں کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ مدرسے کی ضروریات' تعلیمی صورتِ حال اور دیگر مسائل سے متعلق معلومات دست رس میں رکھیں۔
- ممبر کنوینر کی حیثیت سے صدرِ مدرس کو چاہیے کہ اسکول انتظامی کمیٹی کے چیرمن' اور نائب چیرمن کی منظوری سے اجلاس کی تاریخ' وقت اور مباحثے کے نکات متعین کر کے کمیٹی کے دیگر اراکین اور اولیائے طلباء کو پہلے ہی تحریری شکل میں مطلع کر دیا جائے۔
- اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ آنگن واڑی ورکر' وارڈ ممبران / کونسلر' خواتین تنظیم کی صدر خاتون ہیلتھ ورکر اجلاس میں ضرور شریک رہیں۔
- اراکین کو پہنچائی گئی اطلاع کی نقل محفوظ کرلیں۔
- اجلاس منعقد کرنے کے لیے ضروری سامان' تیاریاں یعنی (کرسیاں' پینے کا پانی' منٹس رجسٹر' ایجنڈے کے نکات' اراکین کا حاضری رجسٹر وغیرہ) مقررہ وقت سے پہلے ہی کر لیے جائیں۔

اجلاس کے دوران---

- اسکول انتظامی کمیٹی کے چیرمن کی صدارت میں ممبر کنوینر یعنی صدر مدرس جلسہ منعقد کریں گے۔
- دعائیہ اجتماع کے بعد صدرِ مدرس اسکول کی ترقیاتی رپورٹ پیش کریں گے۔ متعلقہ پروفارمہ میں درج کردہ تفصیلات پیش کریں گے۔ موجودہ صورتِ حال کیا ہے اور مزید کیا حاصل کرنا ہے؟ جیسے نکات پر روشنی ڈالیں گے۔ دستیاب وسائل اور اختیار کی جانے والی حکمت عملیاں بتائیں گے۔
- اسکول سے تعلق رکھنے والے ہر معاملے کی خوبیوں' کمزوریوں' مختلف مواقعوں اور رکاوٹوں پر تفصیل سے بحث کریں۔
- اسکول کے ترقیاتی منصوبے میں اہمیت کے اعتبار سے دیئے گئے نکات کے حصول اور عمل میں لائی جانے والی حکمت عملیوں سے متعلق تمام اراکین سے بحث اور گفتگو کرتے ہوئے فیصلے لیے جائیں۔
- منظور شدہ تمام نکات کی عمل آوری کے لیے اختیار کی جانے والی خصوصی حکمت عملیاں' وسائل اکھٹا کرنا' ذمہ داریوں کی تقسیم تکمیل کے لیے مقرر کردہ مدت' عطیہ دہندگان کی تفصیلات وغیرہ کا متعلقہ پروفارمے میں تذکرہ کیا جائے۔

- اسکول کے ترقیاتی منصوبے کی تیاری کے لیے منعقد کیے جانے والے اجلاس میں لیے جانے والے فیصلوں کو شروع تا آخر منٹس رجسٹر میں درج کر لیں اور تمام اراکین سے ان کی منظوری کے طور پر دستخط کروائے جائیں۔
- ترقیاتی منصوبے کی تیاری کے لیے منعقد کیے گئے اجلاس میں شرکت کرنے والے اولیائے طلباء اور ذمہ داریوں کو قبول کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا جائے۔ ہر ماہ کے آخر میں منصوبے کی عمل آوری کی نوعیت معلوم کرنے کے لیے اجلاس میں شرکت کرنے کا مشورہ دیں۔صدرِ مدرس اس یقین دہانی کے ساتھ جلسے کا اختتام کریں کہ آئندہ اجلاس کی تاریخ اور وقت آپ کو تحریری طور پر معلوم کرایا جائے گا۔

اجلاس کے بعد:

- اسکول کے ترقیاتی منصوبے میں تمام اراکین کی جانب سے منظور شدہ نکات کی عمل آوری کے لیے اختیار کی جانے والی حکمت عملیاں' ذمہ داریاں' تکمیل کے لیے مقرر کردہ مدت اور عطیہ کنندگاں کی تفصیلات کا ایک Statement تیار کر کے مدرسے میں مظاہرہ کیا جائے۔
- اسکول کے ترقیاتی منصوبے کی ایک نقل اعلیٰ عہدیداروں کو روانہ کی جائے۔
- ذمہ داریاں قبول کرنے والوں اور رضا کارانہ مدد کرنے والوں سے تعلقات برقرار رکھتے ہوئے وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جائے۔اسکول کی ترقی کے لیے تمام افراد جواب دہی قبول کریں۔
- اسکول کا ترقیاتی منصوبہ ہر تعلیمی سال کے اوائل میں تیار کر لیا جائے۔ 1 جولائی سے عمل میں لاتے ہوئے ہر ماہ جائزہ اجلاس منعقد کیا جائے۔ ماہِ نومبر میں ترقی کا جائزہ لے کر بحث و مشاورت کے بعد منصوبے کے اہم نکات پر عمل آوری اور مقاصد کے حصول کو یقینی بنائیں۔

8.6 SDP کی ضرورت کیا ہے؟ کیوں تیار کیا جائے؟ (Why SDP and Why to develop?)

منصوبے کے بغیر کوئی کام نہیں کیا جاسکتا! اگر کر بھی لیا جائے تو مثبت نتائج اخذ نہیں کیے جاسکتے۔منصوبے کی مدد سے مقاصد کے حصول میں درپیش ہونے والے مسائل قبل از وقت معلوم کیے جاسکتے ہیں اور دور اندیشی کے ساتھ حل بھی کیے جاسکتے ہیں۔ایک مدرسے کا اہم مقصد' صد فیصد داخلے' حاضری' جماعت واری اور مضمون واری سطح کا حصول ہوتا ہے۔مگر اس کے لیے ضروری وسائل افراد اور گرانٹس کے حصول کے لیے ایک منظّم منصوبے کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر کوئی نکتہ مطلوبہ سطح پر نہ ہو تو وجوہات تلاش کرتے ہوئے مناسب اقدامات کرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔اگر بچوں میں متعین کردہ تعلیمی معیارات نہ پائے جائیں تو تمام اساتذہ' درسی کتابیں' حاضری' اساتذہ کی آمادگی' تدریسی و اکتسابی اشیاء' اپنائی گئی حکمت عملیاں اور مختلف جائزہ اجلاس کا مشاہدہ کرتے ہوئے معیارات کے حصول اور بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے حصول میں مدرسے کا ترقیاتی منصوبہ مددگار ثابت ہوتا ہے۔اس لیے ہر اسکول کو چاہیے کہ وہ اسکول کا ترقیاتی منصوبہ تیار کرنے اور منصوبے پر عمل آوری کے لیے مختلف حکمت عملیوں کو اپنائے۔

اسکول کے ترقیاتی منصوبے کی تیاری میں مدنظر رکھے جانے والے اہم نکات:

ہر تعلیمی سال تمام موضوعات (یعنی وسائل' معیار' حاضری وغیرہ) کی موجودہ صورتِ حال کو مدنظر رکھتے ہوئے اس تعلیمی سال میں حصول طلب مقاصد کا تجزیہ کرتے ہوئے تعین کر لیا جائے۔سابق میں کیا حاصل کیا گیا؟ فی الحال کیا حاصل کیا جائے؟ جیسے مقاصد کو تعین کرتے ہوئے مقررہ مدت میں کن مقاصد کو حاصل کرنا ہے جیسے نکات' منصوبہ میں شامل کر لیں اور ذمہ داریوں کو آپس میں بانٹ لیں۔

موجودہ صورتِ حال کا تجزیہ:

حاضری' تدریسی معیار' طریقہ تدریس' بچوں کی ترقی' مدرسے میں موجود وسائل کا استعمال' کھیل کود' گیت نغمے وغیرہ میں طلبہ کی سطح کیا ہے؟ کیا ان تمام امور میں بچے متوقع سطح کے مطابق ہیں؟ یا نہیں؟ کن امور میں پچھڑے ہوئے ہیں؟ اس کے اسباب کیا ہیں؟ متذکرہ امور کے مدنظر ہم نے کہاں تک اسکول کے مقاصد حاصل کیے ہیں؟ جیسے تمام سوالات کے ذریعہ تجزیہ کرلیا جائے۔

اسکول کی ترقیاتی منصوبہ کی تیاری کے دوران خوبیوں' خامیوں' مواقعوں اور رکاوٹوں سے متعلق بحث کی جائے۔ جس موضوع میں مناسب ترقی نظر نہ آئے اس پر زور دیا جائے۔ منصوبہ میں اس علاقے کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے نت نئے پروگرام (Innovative programme) کی عمل آوری سے ہونے والی ترقی اور کی جانے والی تبدیلیوں پر بحث کی جائے۔ سالانہ منصوبہ میں شامل کیے گئے نکات پر وقتاً فوقتاً تجزیہ کرتے ہوئے ترقی کے حصول کے لیے مناسب تبدیلیاں بھی کی جائیں۔

اسکول انتظامیہ کمیٹی کے تمام اراکین قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے بچوں میں معیاری تعلیم کو فروغ دینے' وسائل کا صحیح استعمال کرنے اور از خود جانچ جیسے اہم نکات پر زور دیتے ہوئے مدرسے کے ترقیاتی منصوبہ کی تیاری میں اپنی شراکت داری کو یقینی بنائیں۔

منصوبہ مقامی طور پر ہی کیوں تیار کیے جائیں؟

مرکزی سطح پر تیار کیے جانے والے منصوبے مقامی مسائل اور ضرورتوں کی شناخت نہیں کر سکتے' اور مقامی وسائل سے ناواقف ہوتے ہیں۔ ذمہ داریوں کو سونپنے کے معاملے سے نابلد ہوتے ہیں' اسی لیے ایسے منصوبوں کی عمل آوری میں مقامی افراد کا تعاون نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ مقامی افراد اس باب سے بھی ناواقف ہوتے ہیں کہ یہ منصوبے انہیں کے لیے بنائے گئے ہیں۔ جس کے سبب منصوبے متوقع کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ مدرسوں کی ترقی اور ضرورتوں کی تکمیل میں بھی رکاوٹیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ مقامی ضروریات کی تکمیل' مسائل کا حل اور منصوبوں کے مقاصد کے حصول کے لیے مقامی شراکت داری ضروری ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے اندر یہ شعور بیدار ہوتا ہے کہ یہ منصوبہ ان ہی کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ منصوبہ میں مختص کردہ ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے جوش و خروش کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ مقامی افراد کی شراکت داری اور وسائل کا صحیح استعمال منصوبے کی کامیابی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

مقامی سطح پر اولیائے طلباء اور عوام کی شراکت داری سے تیار کیے جانے والے منصوبوں میں اسکول کے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے بنیادی ضروریات کی تکمیل اور ذمہ داریوں کی تقسیم جیسے امور میں شفافیت نظر آتی ہے۔ مقررہ مدت میں مقاصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ احساس بھی پیدا ہوتا ہے کہ یہ مدرسہ ہمارا ہے۔ اس لیے اسکول کے ترقیاتی منصوبے کا اہم مقصد اسکول کے مسکن (Habitation) کے دائرے میں پائے جانے والے تمام بچے کسی قسم کی امتیاز کا شکار ہوئے بغیر اسکول میں داخلہ لیتے ہیں اور بغیر کسی رکاوٹ کے معیاری تحتانوی تعلیم کو مکمل کرتے ہیں۔ جس کے لیے تمام ضروری نکات کی نشاندہی کرتے ہوئے منصوبے کو عمل میں لایا جائے۔

8.7 SDP کی موجودہ صورتِ حال اور اس کا اثر (SDP - Existing situation and its Impact)

اولیائے طلباء اسکول کے ترقیاتی منصوبے میں شامل ہو کر اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تو مدرسہ تمام شعبوں میں ترقی حاصل کرے گا۔ آیئے! ترقیاتی منصوبہ کی تیاری اور عمل آوری کی موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لیں۔

- اسکول کی کارکردگی کا مشاہدہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔
- اس بات کا مشاہدہ بھی کسی کی جانب سے نہیں کیا جارہا ہے کہ تعلیمی مقاصد کے حصول میں یہ مدرسہ کہاں تک کامیاب ہے؟

اور مقاصد کے حصول کے لیے مدرسہ میں کن معیاری پروگراموں کی عمل آوری ہورہی ہے؟

- ❖ معیاری تدریس اور بچوں کو سوچنے اور غور کرنے پر آمادہ کرنے والے مشاغل جیسے نکات کے لیے اساتذہ کی آمادگی کی نوعیت کیا ہے؟ کس قسم کے ٹیچنگ نوٹس تیار کیے جارہے ہیں؟ وغیرہ پر صدر مدرس اور دیگر متعلقہ عہدیدار توجہ نہیں دے رہے ہیں۔
- ❖ اسکول اپنے طور پر کسی قسم کا منصوبہ تیار کرنے میں ناکام ہیں۔
- ❖ محض صدرِ مدرس اور دو تین اساتذہ اسکول میں بیٹھ کر ضروریات کی نشاندہی کرتے ہوئے منصوبہ تیار کررہے ہیں۔
- ❖ گراما سبھا میں بحث نہیں کی جارہی ہے۔ محض چند افراد کی جانب سے تیار کردہ نکات کو قبول کرکے دستخط کرواتے ہوئے منظوری حاصل کی جارہی ہے۔
- ❖ مقامی وسائل کے استعمال کو نظرانداز کرتے ہوئے صرف حکومت کی جانب سے حاصل ہونے والے گرانٹس اور اس کے حصول سے متعلق سوچتے ہوئے منصوبہ تیار کیا جارہا ہے۔
- ❖ اولیائے طلباء اور مقامی افراد کو کوئی اطلاع دیئے بغیر منصوبے کی تیاری عمل میں لائی جارہی ہے۔
- ❖ اکثر مدارس نصاب کی تکمیل کو اپنا اولین مقصد سمجھ کر کام کررہے ہیں۔
- ❖ معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے اختیار کیے جانے والے اقدامات منصوبے میں شامل نہیں کیے جارہے ہیں۔ وقتی فوائد کے حصول کو اہمیت دی جارہی ہے۔

اثرات (Impact) :

- ❖ حصول طلب اور مطلوبہ مقاصد کا واضح اور مکمل فہم نہ ہونے کی وجہ سے ان کے حصول کی کوشش نہیں کی جارہی ہے۔
- ❖ مقامی افراد کی شراکت داری نہ ہونے کے سبب ان کے اندر یہ احساس بیدار نہیں ہو پارہا ہے کہ ''یہ اسکول ہماری ہے''۔
- ❖ اسکول اور طلباء کی ضروریات کو نظرانداز کرتے ہوئے منصوبے میں شامل نہیں کیا جارہا ہے۔ جس کے سبب ضروریات کی تکمیل نہیں ہو پارہی ہے۔
- ❖ مدرسے کی ترقی کے لیے سماج اپنی ذمہ داریوں پر توجہ نہیں دے رہا ہے۔
- ❖ مقامی وسائل کو اکٹھا کرکے ان کا صحیح استعمال نہیں کیا جارہا ہے۔
- ❖ بچوں کے داخلے' حاضری' ٹھہراؤ اور معیار جیسے امور کی عمل آوری میں منصوبے کے اثرات نظر نہیں آتے۔
- ❖ تعلیمی معیارات پر مبنی معیاری تعلیم کی فراہمی نہیں ہو پارہی ہے۔

8.8 SDP کی عمل آوری - ذمہ داریاں - صدرِ مدرس، SMC چیرمن، اراکین

(SDP - Implementation - Roles and Responsibilities - HM, Chairman and Members of SMC)

تمام شعبوں میں مدرسے کی ترقی وترویج اور مقاصد کے حصول کے لیے تیار کیے گئے مدرسے کے سالانہ ترقیاتی منصوبے کی عمل آوری

میں صدر مدرس، دیگر اساتذہ، SMC چیئرمین اور اراکین کو اہم کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

❖ اجلاس میں بحث کیے گئے نکات پر عمل آوری کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جائے۔ مطلوبہ سطح تک مقاصد کا حصول نہ ہو پائے تو اس کی وجوہات کی نشاندہی کرتے ہوئے تکمیل کی کوشش کی جائے۔ برموقع، برمحل، موجودہ صورتِ حال، حاصل کی گئی ترقی اور حصول طلب مقاصد کا جائزہ لیا جائے۔ ترقی اور وسائل جیسے امور کو مدنظر رکھتے ہوئے طویل مدتی اور مختصر مدتی مقاصد کو مختلف موقعوں پر متعین کر لیے جائیں اور حصول کی کوشش کی جائے۔

صدر مدرس (ممبر کنوینر) کے فرائض۔ ذمہ داریاں:

❖ تیار کیا گیا اسکول کا ترقیاتی منصوبہ اسکول میں تمام افراد کی دسترس میں رکھا جائے۔

❖ منصوبے میں شامل کیے گئے نکات کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے ہوان کی موثر عمل آوری کے اقدامات کیے جائیں۔

❖ منصوبے میں متعین کردہ مقاصد اور ضروریات کے مدنظر حاصل کی گئی ترقی کا وقتاً فوقتاً مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

❖ شناخت کردہ ضروریات اور متعین کردہ مقاصد کی تکمیل کے بعد تمام اراکین کو اس کی تفصیلات سے آگاہ کرایا جائے۔

❖ منصوبے میں شامل ترتیب وار اہمیت کے حامل چند نکات پر عمل آوری نہ ہو پائے تو دوسرے اجلاس میں بحث کرتے ہوئے اس کا حل تلاش کیا جائے۔

❖ ہر ماہ منعقد کیے جانے والے اجلاس میں اسکول انتظامیہ کمیٹی اور اولیائے طلباء کو حاصل کی گئی ترقی سے متعلق آگاہ کرایا جائے۔

❖ وسائل کے صحیح استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

❖ اجلاس کی روداد، اہم نکات، لیے گئے فیصلے، منصوبے کے مقاصد کے حصول میں ہوئی کامیابی سے متعلق اعلیٰ عہدیداروں کو وقتاً فوقتاً آگاہ کیا جاتا رہے۔

اسکول انتظامی کمیٹی چیئرمین کے فرائض۔ ذمہ داریاں:

اسکول ترقیاتی منصوبے کے مطابق چیئرمین/چیئرپرسن کی حسب ذیل ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔

❖ حکومت کی جانب سے حاصل ہونے والے گرانٹس کے صحیح استعمال کو یقینی بناتے ہوئے اسکول ترقیاتی منصوبے کے مطابق خرچ کیے جائیں۔

❖ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اسکولی عمر کے تمام بچے 100% مدرسے میں داخلہ لیں اور روزانہ اسکول آئیں۔

❖ بچوں کی اکتسابی صلاحیتوں جائزہ لیں اور مقاصد متعین کرتے ہوئے جماعت واری استعداد کے حصول کے لیے اجلاس میں بحث کریں۔

❖ منصوبے میں شامل کیے گئے اسکول کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لیے کوشش کریں۔

❖ دوپہر کے کھانے میں تغذیہ بخش معیاری غذا کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

❖ طلباء کو فراہم کی جانے والی سہولیات جیسے درسی کتابیں، یونیفارم وغیرہ کی مناسب وقت میں فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

- اسکول کی سلانہ آمدنی اوراخراجات کی نگرانی کی جائے۔
- حقوقِ اطفال کی حفاظت کے لیے منصوبہ تیار کریں اوراس کی عمل آوری میں اہم کرداراداکریں۔
- اجلاس میں اولیائے طلباءاوراراکین کی شرکت کویقینی بنائیں۔

اسکول انتظامی کمیٹی اراکین کے فرائض - ذمہ داریاں:

اسکول انتظامی کمیٹی کی جانب سے تیار کردہ منصوبے کی منظّم عمل آوری کرتے ہوئے مدارس کومزید کارکرد بنایا جاسکتا ہے۔ترقیاتی منصوبے کی منظّم عمل آوری کے لیے کمیٹی کے اراکین کی شراکت داری ضروری ہوتی ہے۔کمیٹی اراکین کوحسبِ ذیل فرائض اور ذمہ داریاں نبھانے ہوں گے۔

- اسکول کی ضروریات کی نشاندہی کرتے ہوئے تکمیل کی کوشش کریں۔
- اساتذہ کے مسائل کوحل کرنے کی کوشش کریں۔
- ترکِ مدرسہ بچوں کودوبارہ داخلہ دلوانے کی کوشش کریں۔
- اس بات کوذہن نشین کرلیں کہ اراکین کے مابین اتحادواتفاق کا فقدان اسکول کی ترقی میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔
- تعلیم کی اہمیت کوسمجھیں اوراس کا فہم حاصل کریں۔
- تمام اراکین حاضری اورنظم وضبط کے اصولوں پرسختی سے کاربندرہیں۔
- مذہب' سیاست' ذات پات' طبقات اور علاقوں میں کمیٹی کوتقسیم نہ کریں اورنہ ہی گروہ بندی کوفوقیت دیں تمااراکین صرف اورصرف مدرسے کی ترقی کواہمیت دیں۔
- ''تعلیم کاحصول بچوں کاحق ہے۔تعلیم فراہم کرنا بڑوں کی ذمہ داری ہے'' کی بنیاد پرمنصوبے کی عمل آوری میں مدد کرتے ہوئے اہم کرداراداکریں۔

8.9 SDP - عمل آوری کے اشارے (SDP - Indicators of implementation)

اسکول کے ترقیاتی منصوبے کی عمل آوری اوراس کی نوعیت سے واقف ہونے کے لیے ذیل میں بتایئے گئے اشارے مددومعاون ثابت ہوں گے۔

- اسکول کے ترقیاتی منصوبے سے تعلق اسکول کے تمام اساتذہ اورکمیٹی کے تمام اراکین کومکمل فہم ہوتا ہے۔جاریہ تعلیمی سال میں کون سی سرگرمیاں انجام دی گئیں؟ مزید کیاحاصل کرناہے؟وغیرہ کی وضاحت کرنے کے قابل ہوں۔
- تشکیل دیا گیااسکول ترقیاتی منصوبہ اسکول میں دستیاب رہے۔
- جائزہ اجلاس کا حاضری رجسٹر۔
- جائزہ اجلاس میں لیے جانے والے فیصلوں کارجسٹر (Resolution register)۔
- وسائل کے حصول اوراستعمال کاریکارڈ۔
- ذمہ داریاں قبول کرنے والوں کی تفصیلات۔
- ترقیاتی رپورٹ پرمبنی ریکارڈ۔(Review کی بنیادپر)

❖ انتظامیہ کمیٹی کے اراکین اور اولیائے طلباء کو دیئے گئے اطلاعات کے تفصیلات۔

متعینہ مقاصد کے حصول کے لیے مناسب اور موزوں منصوبہ تیار کرتے ہوئے' آپس میں ذمہ داریوں کو تقسیم کرلیں۔تمام لوگوں کے باہمی تال میل کے ذریعہ مختلف پروگرامس منعقد کرتے ہوئے ثمر آور نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

8.10 SDP میں شامل کیے گئیے نکات (Items under SDP)

a) طلباء کی تفصیلات:

1. داخلے 2. حاضری 3. ٹھہراؤ

b) معیاری نکات:

4. معیاری تعلیم کی تدریس۔تدریسی واکتسابی سرگرمیاں

ا) اردو	ب) ہندی
ج) انگریزی	د) ریاضی
ہ) ماحولیاتی مطالعہ/سائنس	و) سماجی علم

5. ہم نصابی سرگرمیوں کا انعقاد

ا) آرٹ۔ثقافتی تعلیم	ب) صحت وجسمانی تعلیم (کھیل کود)
ج) کام۔کمپیوٹر کی تعلیم	د) اخلاقی تعلیم۔معاون حیات مہارتیں

6. اساتذہ کی امادگی۔منصوبہ بندی۔اساتذہ کی ڈائیری:

7. وسائل کا صحیح استعمال:

ا) لائبریری کتب	ب) حوالاجاتی کتب
ج) تدریسی واکتسابی اشیاء	د) T.V
ہ) ریڈیو	و) اسنیہا بالا کارڈس
ز) سائنسی اشیاء	ح) چارٹس' نقشہ جات' نمونے وغیرہ۔

8. طلباء کی اقل ترین سطح:

ہر جماعت اور ہر مضمون کے لیے اقل ترین سطحیں (پڑھنا۔لکھنا۔ریاضی کے امورِاربع)

9. تمام مضامین کے لیے جماعت واری متعین کردہ تعلیمی معیارات: تعلیمی معیارات کی بنیاد پر متوقع نتائج

10. مسلسل اور جامع جانچ کی عمل آوری: (CCE رجسٹر' Cumulative records)

c) وسائل اور بنیادی سہولیات کی فراہمی۔استعمال:

11. وسائل اور بنیادی سہولیات

ا) اسکول کی عمارت' کمرے۔	ب) بجلی کی سہولت
ج) پینے کی پانی کی سہولت	د) بیت الخلاء

12. بچوں کے سہولیات

ا) درسی کتب

ب) یونیفارم

ج) دوپہر کا کھانا

د) اسکالرشپس

ہ) کھیل کود کے اشیاء

14. انجام دیئے جانے والی سرگرمیاں

ا) SMC اجلاس، بچوں کی ترقی کا مظاہرہ

ب) مدرسے کا سالانہ جلسہ

ج) بچوں کی قابلیت پر مبنی مقابلے

د) ہم نصابی سرگرمیاں

ہ) دیگر مقابلے

13. گرانٹس کا استعمال

ہ) Compound Wall

و) فرنیچر

ز) سرسبز وشادابی۔ پاکی، صفائی

ھ) کھیل کود کے اشیاء

ا) SSA

ب) RMSA

ج) دیگر

d) مدرسے میں انجام دی جانے والی سرگرمیاں/ پروگرام:

14. اسکول کی سرگرمیاں: (School Activity programme)

☆ منعقد کیے جانے والے امور

(a) SMC اجلاس بچوں کی ترقی کا مظاہرہ (b) اسکول کا سالانہ جشن

(c) بچوں کی صلاحیتوں کے مقابلے (e) Intra Curricular prgramme دیگر مقابلے

8.11 نمونہ SDP فارمیٹ (SDP Model format)

سلسلہ نشان	موضوع	موضوع واری، موجودہ صورت حال، تجزیہ	نشانہ	حکمت عملی اور وسائل	ذمہ داری قبول کرنے والے افراد	وسائل/ معیاد	جانچ کیے گئے/ نہیں کیے گئے نکات

❖ صدر مدرس، ساتھی اساتذہ اور SMC اراکین آپس میں مشاورت کرتے ہوئے اوپر کے جدول میں دیئے گئے نکات سے متعلق عمل آوری کی صورتِ حال اور حاصل کی گئی ترقی سے متعلق تفصیلات درج کریں۔ رونما ہونے والے مسائل کا ذکر بھی کریں۔

8.11 اختتام (Conclusion)

صدر مدرس، اور ساتھی اساتذہ منظّم منصوبہ بندی اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ مدارس کے متعین کردہ مقاصد کے حصول کی کوشش کریں۔ مدرسہ بچوں کے لیے محفوظ مقام ہوتا ہے۔ یہ مقام بچوں کے تصورات اور تخیلات کو سنوارتے ہوئے ان کے خوابوں کی تعبیر ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ ہمیں اسکول کی بھلائی کے لیے سوچتے رہنا چاہیے۔ اور اس کی بقاء کے لیے پہل کرنی چاہیے۔

9. مانیٹرنگ اور جائزے
(Monitoring and Reviews)

9.1 بنیادی سوالات - سوچیے اور اظہارِ خیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)

9.2 پس منظر (Context)

9.3 مانیٹرنگ - موجودہ صورت حال (Monitoring - Existing Situation)

9.4 RTE-2009 - مانیٹرنگ (RTE-2005 on Monitoring)

9.5 اسکولس - دیگر تعلیمی ادارے اور ان سے وابستہ افراد کی کارکردگی کی مانیٹرنگ - طریقہ
(Monitoring the functional aspects of schools, educational institutes, offices, and related persons - procedures)

9.6 مانیٹرنگ - فرائض - ذمہ داریاں (Monitoring - Roles and Responsibilities)

9.7 مانیٹرنگ کیے جانے والے شعبے - امور
MEO, Dy.E.O., DIET/CTE/DEO. (Areas and Items of Monitoring pertaiing to MEO, Dy.E.O., DIET/CTE/DEO)

9.8 مانیٹرنگ کے دوران مشاہدہ کیے جانے والے رجسٹرس ، ریکارڈس - اسکول - اسکول کامپلکس - DIET-MRC - وغیرہ
(Registers and Records to be observed doing monitoring – School, School Complex, MRC, DIET etc.)

9.9 اداروں اور انفرادی کارکردگی کا جائزہ
(Review of performance of institutions and individuals)

9.10 مانیٹرنگ اور جائزوں کا انعقاد - عمل آوری کے اشارے - ثبوت
(Monitoring and reviews - Indicators of implementation and evidence)

9.11 اختتام (Conclusion)

آج کا انسان بہت تیزی سے زوال کی طرف گامزن ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جدید سائنسی ترقی نے کئی مسائل کا حل تلاش کرلیا ہے لیکن حیرت کی بات ہے کہ ہم باطنی طور پر کھوکھلے ہوتے جارہے ہیں۔ آج ہم ترقی اور انسانیت کے درمیان پیدا ہونے والے عدم توازن کے سبب تباہی کے دور میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اب ہماری بقاء اور وجود کو قائم رکھنے کے لیے عظیم اخلاقی اقدار اور روحانی انقلاب کی ضرورت ہے۔

-سروے پلی رادھا کرشنن

اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ ہم بہت قابل اور باصلاحیت ہیں مگر صرف اپنی قابلیت، صلاحیت اور محنت کی بنیاد پر سب کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے تو یہ خام خیالی ہے۔ ہماری تمام تر کامیابی کا انحصار تو محض بچوں کی شراکت داری پر موقوف ہے۔ تدریسی واکتسابی اشیاء تیار کرنا کوئی جادوئی علم نہیں ہے۔ اگر لگن اور دلچسپی ہو تو ہر کام انجام دیا جاسکتا ہے۔ ایک چھوٹے سے مشغلے کو کئی اشکال میں پیش کیا جاسکتا ہے اور کئی مضامین کی تدریس کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اساتذہ میں تخلیقی صلاحیت موجود ہو۔ جن اساتذہ میں تخلیقی صلاحیت کا فقدان ہوتا ہو تو ایسے اساتذہ نہ بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرسکتے ہیں اور نہ ہی انھیں تدریسی واکتسابی عمل میں شراکت دار بنا سکتے ہیں۔

- ایکالویا

بچوں کی دنیا

چھوٹے بچوں کی دنیا ان ہی کی طرح چھوٹی ہوتی ہے۔ ان کی خواہشات، دلچسپیاں، مسرتیں اور تمنائیں بھی چھوٹی ہوتی ہیں وہ چاہے کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہوں مگر ان کی دنیا ان کے لیے جنت سے کم نہیں ہوتی۔ ہم جیسے بزرگ محسوس یا غیر محسوس طریقے سے بچوں کو ان کی دنیا سے دور کرتے جارہے ہیں۔ ان کی دنیا کو ہم تنگ نظری سے دیکھتے ہیں۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ہماری یہ وسیع دنیا اور مستقبل ان کی چھوٹی اور حسین دنیا پر ہی منحصر ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم بھی ان کی دنیا میں قدم رکھ کر ان کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر ان کی خوشیوں میں شریک ہوتے اور لطف اندوز ہوتے۔ اس بات پر ہم کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

- رابندرناتھ ٹیگور

9. مانیٹرنگ

(Monitoring)

9.1 بنیادی سوالات - سوچیے - اظہارِ خیال کیجیے (Basic Questions - Think and Reflect)

1. اسکول کی مانیٹرنگ اور تعلیمی مانیٹرنگ سے کیا مراد ہے؟

   (What is school monitoring ? What is educational monitoring?)

2. مانیٹرنگ کیوں ضروری ہے؟ (What is the purpose of monitoring?)

3. کس کی مانیٹرنگ کی جائے؟ (What to monitor and how?)

4. مانیٹرنگ سے کیا مراد ہے؟ (What is quality monitoring?)

5. بہتر مانیٹرنگ کرنے کے لیے مانیٹرنگ کرنے والے عہدیداروں کو کس طرح کی مہارت ضروری ہے اس کے لیے وہ کس طرح اپنے آپ کو تیار کریں؟

   (What preparation and expertise is required on the part of monitoring staff ?)

6. تعلیم کے معیار کو بلند کرنے میں مانیٹرنگ کس طرح مددگار رہوتی ہے؟

   (Role of monitoring in improving quality of education ?)

7. اسکول کی سطح پر دی جانے والی پیشہ وارانہ مدد سے کیا مراد ہے؟ (What is on job support ?)

8. کون کس کی مانیٹرنگ کرے؟ کب اور کن امور کی مانیٹرنگ کرے؟

   (Who will monitor, what and whom and how frequently ?)

9. جائزہ سے کیا مراد ہے؟ کیوں اور کب جائزہ لیا جائے؟ معیاری تعلیم کے فروغ کے لیے یہ کس طرح مددگار رہوتی ہے؟

   (What is review ? Why it is required and its role in improving the quality of education?)

10. موثر مانیٹرنگ اور جائزہ کے اشارات (Indicators) کیا ہیں؟

    (What are the indicators of effective monitoring and review ?)

11. مانیٹرنگ اور جائزہ کی رپورٹ کس کو دی جائے؟ اس کی کن کو ضرورت ہے؟ اس سے کس طرح استفادہ کر سکتے ہیں؟

    (What is the feedback and reporting machinism and to whom to present and how these reports can be utilised?)

9.2 پس منظر (Context)

6 تا14 سال عمر کے تمام بچوں کو مفت ولازمی تعلیم فراہم کرنے کے لیے قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم-2009 کو نافذ العمل کیا گیا۔اس قانون میں تمام لڑکے اورلڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے بہتر مواقع فراہم کرنے، معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے اصول و ضوابط مرتب کیے گئے ہیں۔

اس قانون کی سختی کے ساتھ عمل آوری کے لیے ایک موثر مانیٹرنگ کے لیے ادارہ موجود ہو۔اس کے طور طریقے متعین کر لیے جائیں۔ اس بات میں ہم دیکھیں گے کہ موجودہ مانیٹرنگ کے طریقے کس طرح ہیں؟ اور قانون میں مختلف دفعات، ذیلی دفعات مانیٹرنگ کی ضرورت کو راست یا بالراست طور پر کس طرح واضح بتلائے گئے ہیں۔

قانون کی عمل آوری کے لے مانیٹرنگ کس طرح ہو؟ کون سے افراد کون سی ذمہ داریاں قبول کریں؟ اس سلسلے میں مختلف اداروں کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ جیسے مختلف امور سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

9.3 مانیٹرنگ - موجودہ صورت حال (Monitoring - Existing situation)

یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ ہمہ گیر ایلمنٹر ی تعلیم کے حصول کے لیے ریاستی محکمہ تعلیم مختلف پروگرام کی عمل آوری کر رہا ہے۔ان تمام پروگراموں کی عمل آوری کا معائنہ کرنے کے لیے مانیٹرنگ کے نظام کو تشکیل دیا گیا ہے۔مگر کئی ایک وجوہات کی بنا پر متوقع طریقے سے مانیٹرنگ نہیں ہو پارہی ہے۔اگر ہم یہ جان لیں کہ موجودہ مانیٹرنگ کس طرح کی ہے تو حقوقِ اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم کے قانون کی عمل آوری کو اپنی توقعات کے عین مطابق مانیٹرنگ کرنے کے لیے ہم مناسب منصوبہ تیار کر سکتے ہیں، مانیٹرنگ میں پیش آنے والی رکاوٹوں کا سامنا کر سکتے ہیں۔مانیٹرنگ کی موجودہ صورت حال ذیل کے طریقے پر مبنی ہے۔

- مختلف تعلیمی اداروں میں عمل کیے جانے والے تعلیمی پروگراموں کی توقعات کے عین مطابق مانیٹرنگ نہیں ہو پارہی ہے۔صحیح طریقہ کار اور ہدایات دینے والوں کا فقدان ہے۔اسکولوں اور اساتذہ کو مدد و تعاون نہیں مل پارہا ہے۔
- مانیٹرنگ کرنے والے افراد متعلقہ شعبہ میں دیگر کاموں کے دباؤ کی وجہ سے، اسکول کے معائنے، تعلیمی دورے کے لیے وقت مختص نہیں کر پارہے ہیں۔زیادہ تر اوقات دفاتر میں ہی گذار رہے ہیں۔
- الگ الگ سطح سے تعلق رکھنے والے محکمہ تعلیم کے عہدیداروں کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ بچوں کی معیاری تعلیم، موثر تدریس اور ان کی اکتسابی سطح کو فروغ دیں۔لیکن وہ اپنا 80 سے 90 فیصد وقت نظم ونسق سے متعلق کاموں کے لیے مختص کر رہے ہیں۔لہٰذا آہستہ آہستہ تدریسی معیار، اساتذہ کی تیاری، بچوں کی اکتسابی سطح روز بروز گھٹتی جارہی ہے۔
- مانیٹرنگ کرنے والے عہدیدار مثلاً MEO، DIET اور CTE کے لکچررس کی جائیدادیں زیادہ تر کافی عرصے سے بھرتی نہ کرنے کی وجہ سے موثر مانیٹرنگ نہیں ہو پارہی ہے۔
- بعض اوقات مانیٹرنگ کے لیے مقرر کردہ عہدیدار کو مانیٹرنگ سے متعلق فہم نہ ہونے کی وجہ سے مانیٹرنگ کے دوران کیا کیا جائے نہ معلوم ہونے کی وجہ سے تعلیمی نظام میں آنے والی جدید تبدیلیوں کی وجہ سے، بہتر تدریسی طریقوں پر مناسب فہم نہ ہونے سے موثر مانیٹرنگ نہیں ہو پارہی ہے۔
- چند وجوہات کی وجہ سے سماج کے افراد یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیمی سرگرمیاں ان سے تعلق نہیں رکھتیں، جس کے نتیجے میں اسکولوں کی مانیٹرنگ

کے عمل میں سماج کے اثرات مستعدی سے اپنا رول ادا نہیں کر رہے ہیں۔

- جہاں بھی مانیٹرنگ ہوئی ہو، وہاں تعمیری انداز میں دی گئی ہدایات پر مناسب اقدامات نہیں لیے جارہے ہیں۔
- مانیٹرنگ کے تئیں مناسب رجحان نہ ہونے کی وجہ سے مانیٹرنگ کی اہمیت، اس کے اثرات سے متعلق بہتر فہم قائم نہیں کر پا رہے ہیں۔
- مانیٹرنگ کرنے والے افراد کی کارکردگی کا جائزہ اجلاس منعقد نہیں کر رہے ہیں۔
- اپنے ساتھی ملازمین سے تعلقات کے متاثر ہونے کے ڈر سے مناسب انداز میں مانیٹرنگ کا نہ کر پانا، اسکول کی سطح پر، اعلیٰ سطحوں پر، مانیٹرنگ سے متعلق مناسب اقدامات نہ لینا، مزید برآں اپنی ذمہ داری کا احساس نہ ہونا۔
- مانیٹرنگ کے Formats تجزیاتی اور تفصیلاتی معلومات پر مبنی نہ ہونا۔
- مختلف قسم کی اسکیمات اور پروگرام کی عمل آوری کی وجہ سے مانیٹرنگ مختلف شکلوں میں مختلف مرحلوں میں ہونے کی وجہ سے اس کی اہمیت گھٹ کر رہ گئی ہے۔ اس کے لیے کون ذمہ داری ہے یہ دریافت کرنے کے لیے عہدیدار الجھن کا شکار ہو رہے ہیں۔
- متذکرہ بالا امور مانیٹرنگ کی خامیوں سے متعلق واضح صراحت کرتے ہیں۔ قانون حق اطفال برائے مفت و لازمی تعلیم کی عمل آوری کا بروقت احتساب کریں، اس کی عمل آوری میں حائل مشکلات کی شناخت کر کے اس پر قابو پانے کے لیے مناسب منصوبے کو تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ آیئے اس کے لیے ہم مانیٹرنگ سے متعلق قانون حق اطفال برائے مفت و لازمی تعلیم راست یا بالراست طور پر کیا کہتا ہے، معلوم کریں گے۔

9.4 RTE-2009 - مانیٹرنگ (RTE-2005 on Monitoring)

قانون حق اطفال برائے مفت و لازمی تعلیم -2009 کے باب نمبر I، دفعہ (2) میں ''مقامی حکومت'' سے مراد بلدیہ یا میونسپل کونسل یا ضلع پریشد شہری پنچایت یا پنچایت چاہے کوئی بھی نام سے منسوب ہو اسکول کے نظم و نسق سے متعلقہ تمام تر ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے یا نافذ العمل قانون کے تحت کوئی بھی گاؤں، شہر یا ٹاؤن میں بطور مقامی حکومت کام کرنے کے اختیار کے حامل ادارہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

لہٰذا دیہی سطح پر گرام پنچایت، منڈل کی سطح پر منڈل پریشد، ضلعی سطح پر ضلع پریشد، شہری سطح پر میونسپل کونسل اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے علاقوں یا ایسے علاقے جو Habitation کے تحت آتے ہیں تمام بچے مفت و لازمی تعلیم دینے کے لیے قانون میں دفعہ 9-A کے تحت تعلیم حاصل کرنے کے لیے (دفعہ-6) میں بتلائے گئے طریقے پر قرب و جوار میں موجود بچوں کے لیے اسکول دسترس میں رہنے کے لیے ذمہ داری لیں۔ قانون کی دفعہ 6 میں اسکول کے قیام سے متعلق مقامی حکومت کی ذمہ داری کو ذیل کے طریقے میں بتلایا گیا ہے۔

> ''اس قانون میں موجود امور کی عمل آوری کے لیے سفارش کیے گئے قرب و جوار کے علاقوں کے احاطے میں آنے والا اسکول موجود نہ ہو تو یہ قانون نافذ العمل ہونے کے تین سال کے اندر متعلقہ حکومت یا مقامی حکومت اسکول کا قیام عمل میں لائے''۔

لہٰذا مقامی حکومت اپنے قرب و جوار میں موجود اسکولی عمر کے تمام بچوں کے لیے اسکول کا قیام عمل میں لا کر 100% اندراج کی ذمہ داری لینے کے لیے قانون نے چند ہدایات جاری کیے ہیں:

- ہر مقامی حکومت سفارش کردہ قانون کے تحت اپنے علاقے میں رہنے والے 14 سال کی عمر کے اندر موجود تمام بچوں کی تفصیلات کا ریکارڈ رکھے۔

- ہرلڑکا اورلڑکی اسکول میں داخلہ لےکر اسکول حاضر ہوتے ہوئے تحتانوی تعلیم کو پورا کرنے کی ذمہ داری قبول کرے۔
- پسماندہ طبقات، ناموافق حالات میں زندگی گزارنے والے طبقات سے تعلق رکھنے والے بچے کسی بھی قسم کے امتیاز کے بغیر اسکول میں داخلہ لےکر تحتانوی تعلیم مکمل کرنے میں حائل رکاوٹوں کو دور کرے۔
- نقل مقام کرنے والے خانہ بدوش خاندانوں کے بچوں کو بھی اسکول میں داخلہ دلوائیں۔
- اسکول میں داخلہ اورانتخاب کے طریقے میں Capitation Fees موجو نہ ہو۔
- کسی لڑکے یالڑکی کی عمر کے تعین کے بعد اس کو وجہ بنا کر اسکول میں داخلہ سے انکار نہ کیا جائے۔
- آنگن واڑی اسکول میں داخلہ لینے کے لیے کسی قسم کی عمر کی قید نہ رکھیں اور وہ جب چاہیں ان کو داخلہ دیا جائے۔
- اپنے بچوں کو یا سرپرستی میں موجود لڑکے یا لڑکی کو قرب وجوار کے علاقے میں موجود علاقے میں داخلہ دلوا کر انھیں تحتانوی تعلیم مہیا کروانا ہر اولیائے طلبہ یا سرپرست کی ذمہ داری ہے۔
- لہٰذا مذکورہ بالا قانون کی تمام دفعات یہ بتلاتی ہیں کہ تمام بچے اسکول میں داخلہ لیکر اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لیے اساتذہ، اولیائے طلبہ، مقامی ادارے اپنی ذمہ داری نبھائیں۔

دفعہ -4 کے تحت پیش کردہ خصوصی تربیت کی سہولیات فراہم کرنے کی ذمہ داری مقامی حکومت کی ہے۔ اوپر بتائے گئے امور کی مانیٹرنگ کی جائے۔

دفعہ -4 کے تحت 6 یا 7 سال عمر مکمل کرنے والے لڑکا یا لڑکی کو اسکول میں داخلہ نہ بھی لیں یا داخلہ لینے کے بعد تحتانوی تعلیم کی تکمیل نہ کریں تو ان کی عمر کے لحاظ سے مناسب جماعت میں داخلہ دیں۔ جماعت واری استعداد کے حصول کی ذمہ داری معلم کی ہی ہے۔

اس طرح تحتانوی تعلیم میں داخلہ حاصل کیے ہوئے بچے 14 سال مکمل ہونے کے بعد بھی تحتانوی تعلیم کو مکمل کرنے تک مفت تعلیم حاصل کرنے کے مستحق ہیں۔

مذکورہ بالا دفعات کے پیش نظر ہر لڑکا/لڑکی کو اس کی عمر کے مطابق کسی بھی جماعت میں داخلہ حاصل کرنا چاہے تو اس کی عمر کے لحاظ سے استعداد موجود نہ ہونے کا بہانہ بنا کر اس کے داخلے کو رد نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس لڑکے/لڑکی کو اس کی عمر کے مناسبت سے مناسب جماعت میں داخلہ دیں۔ یہ بچے تمام بچوں کے ساتھ اکتساب حاصل کرتے ہوئے اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لیے ان کی سطح کے مطابق استعداد کے حصول کے لیے اساتذہ ذمہ داری قبول کریں۔ اس کے لیے متعینہ وقت مقرر کرکے منصوبے کو عمل میں لائیں۔ ضروری اکتسابی اشیاء بچوں کو مہیا کریں۔ اس کے لیے مقامی حکومت یا حکومت بچوں کو ضروری اکتسابی اشیاء مہیا کرنے کی ذمہ داری لے۔ کیا یہ بچے اپنی عمر کے مطابق مناسب جماعت میں متعینہ استعداد کے مطابق اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں؟ اس کی مانیٹرنگ کی جائے۔

دفعہ 18(1) حکومت یا مقامی حکومت کی جانب سے قائم کردہ اور اس کے انتظامیہ یا کنٹرول میں چلائے جانے والے اسکولوں کے علاوہ، سفارش کیے گئے طریقے پر درخواست داخل کرکے متعلقہ Authorities سے مسلمہ حیثیت کے لیے صداقت نامہ حاصل کیے بغیر کوئی بھی دیگر اسکول کا قیام عمل میں نہیں لانا چاہیے۔ قانون ایسے اسکولوں کو نہ چلانے کی سفارش کرتا ہے۔ لہٰذا مقامی حکومت اپنے علاقوں میں مسلمہ حیثیت وصداقت نامہ کے بغیر کوئی بھی اسکول کے قیام کی اجازت نہ دے۔ تمام لڑکے/لڑکیاں مسلمہ حیثیت رکھنے والے اور مصدقہ اسکولوں میں داخلہ لےکر کسی دباؤ کے بغیر مفت لازمی تعلیم کو جاری رکھنے کے لیے مانیٹرنگ بھی کرے۔

اسکول میں داخلہ حاصل کیے ہوئے ہر ایک لڑکے/لڑکی کو تعلیم کے نام پر جسمانی سزا نہیں دی جاسکتی ۔ پسماندہ طبقات ، ناموافق حالات میں زندگی گزارنے والے بچوں کے تعلیم حاصل کرنے کو تنگ نظری سے نہ دیکھا جائے ۔ ان کو بھی تمام طبقات کے بچوں کی طرح مساویانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے انھیں بیٹھنے اور اکتسابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے اسکول مناسب اقدامات کرے ۔ دفعہ 'A' (1)17 کے مطابق لڑکا/لڑکی کو کسی قسم کی ذہنی ہراسانی یا جسمانی سزا کا شکار نہ بنایا جائے ۔ لہٰذا تعلیم کے نام پر تعلیم سے متعلقہ دیگر پروگراموں کے تحت (Excursions) منصوبہ کام ، سالانہ تقاریب وغیرہ فیس/ رقم وصول کرنا ، اگر بچے مختلف پروگراموں میں حصہ لینے کے لیے جوش وخروش کا مظاہرہ کرتے ہوں تو انھیں فیس کے نام پر ان کو ان پروگراموں سے دور رکھنا ، ان کی تضحیک وغیرہ کوئی بھی تعلیمی ادارہ نہ کرے ۔ لہٰذا مذکورہ بالا امور کے لیے حکومت خود مانیٹرنگ کی ذمہ داری لے ۔

اسکول میں داخلہ حاصل کیے ہوئے تمام بچوں کو معیاری تعلیم بہم پہنچائے ۔ اس کے لیے قانون حق تعلیم باب 5 کے تحت دفعہ 29 میں ذیلی دفعہ 1، 2 کے مطابق چند ہدایات دی گئیں ہیں ۔ مقامی حکومت معیاری تعلیم کے ضمن میں مانیٹرنگ کرے ۔ مثال کے طور پر دفعہ 'A'(2)-29 کے تحت دستور میں صراحت کردہ اقدار کو تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں میں کس حد تک مواقع فراہم کیے گئے ہیں؟

بچے کس قسم کے اقدار کے حامل ہیں؟ قومی اثاثے کے تحفظ میں ان کا کہاں تک رول ہے؟ بچوں کے رویئے ، ان کی خواہشات کیسی ہیں؟ جیسے امور کی نگرانی کی جائے ۔

بچے رٹنے رٹانے کے طریقے پر تعلیم حاصل نہ کریں ، بچوں کو ڈر اور خوف سے آزاد کرکے ان کے تجربات وخیالات کو آزادی سے اظہار کرنے میں اسکول معاون ثابت ہو ۔

دفعہ 9 کلاز (E) کے مطابق چودہ سال کی عمر تک بچوں سے متعلق ریکارڈ کے نظم کی ضرورت کو RTE-2009 واقف کرواتا ہے ۔ اس کے مطابق طلبہ داخلہ لینے کے وقت سے بچے کے تمام امور کو ریکارڈ کی شکل میں ظاہر کرنے کی ضرورت ہے ۔ لہٰذا اس قسم کے ریکارڈ کا نظم اسکولوں میں جاری ہے کہ نہیں اس کو جاننے کے لیے مانیٹرنگ کی ضرورت ہے ۔ لہٰذا ہر سطح پر ''ریکارڈ'' اور ''رجسٹرس'' کا تمام ضرور اہتمام کریں ۔ اس کے نظم کے انداز سے متعلق مانیٹرنگ کرکے اس کے بہتر نظم کا خیال رکھیں ۔

ہم بخوبی جانتے ہیں کہ مانیٹرنگ کی اہمیت سے متعلق صاف طور پر قانونِ حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم -2009 میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے ۔ لہٰذا قانون کے مطابق آیئے دیکھیں کہ اس کی عمل آوری کا طریقہ کیسا ہو؟

9.5 مدارس اور دیگر اداروں سے متعلق افراد کی کارکردگی پر مانیٹرنگ - طریقے:

(Monitoring the functional aspects of schools, educational institutes, offices, and related persons - procedures)

- تعلیمی نظام میں مختلف سطحوں میں معیاری امور پر عمل آوری کے لیے مانیٹرنگ کی ذمہ داری دی گئی ہے ۔ اسکول کی سطح پر صدر مدارس ، منڈل کی سطح پر منڈل ایجوکیشنل آفیسر ڈیویژن سطح پر Dy. DEOs اور ضلعی سطح پر مہتمم تعلیمات انجام دے ۔
- دفعہ 21 کے ذیلی دفعہ (A)2 کے مطابق سماج کی طرف سے اسکول انتظامی کمیٹی (SMC) مانیٹرنگ کی ذمہ داری انجام دے ۔
- مہتمم تعلیمات ہفتہ میں کم ازکم دو دن ایلمنٹری اسکولوں کی کارکردگی کی مانیٹرنگ کرے ۔ جس اسکول کا دورہ کیا گیا ہو وہاں کم ازکم ایک گھنٹے تک وہ معیاری امور سے متعلق معائنہ کرے ۔ اسی طرح وہ دوسرے مانیٹرنگ عہدیداروں کے معائنے سے متعلق ریکارڈس کا بھی جائزہ لے ۔

- Dy.DEOs ہفتہ میں کم از کم تین دن ایلیمنٹری اسکولوں کی کارکردگی کی مانیٹرنگ کرے۔ اسکول کی سرگرمیوں، ریکارڈس کا تفصیلی معائنہ کرے۔
- پرنسپل ڈائیٹ ہفتہ میں دو روز ایلیمنٹری اسکولوں کا دورہ کرکے اسکولوں کی کارکردگی کی مانیٹرنگ کرے۔ اپنے مشاہدات کا اندراج کرے۔
- منڈل ایجوکیشنل آفیسر ہفتہ میں کم از کم چار روز منڈل کے تحت آنے والے ایلیمنٹری اسکولوں کی کارکردگی کی مانیٹرنگ کرکے اپنے مشاہدات درج کرے۔
- جن عہدیداروں کی مانیٹرنگ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ایسے عہدیدار دوسرے کاموں کا بہانہ بنا کر مانیٹرنگ میں غفلت نہ برتے اور بچوں کی تعلیم کی ذمہ داری لے۔
- اسکول انتظامی کمیٹی (SMC) ہر ماہ کے اخری ہفتہ میں اسکول کا ضرور دورہ کرے اور اپنے احساسات کا اندراج کرے۔
- منڈل ایجوکیشنل آفیسر کے تحت آنے والے اسکولوں کے صدور مدارس سے جائزہ اجلاس ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں منعقد کرکے اسکول کی کارکردگی کا جائزہ لیں۔ اسی طرح مہتمم تعلیمات، ڈائیٹ پرنسپل ہر ماہ کی 15/تاریخ کو منڈل ایجوکیشنل آفیسر، Dy.DEO کا جائزہ اجلاس منعقد کرکے اسکولوں کی صورت حال کا جائزہ لے۔
- قانون حق اطفال برائے مفت و لازمی تعلیم-2009 آندھرا پردیش کے فعہ (17)3 کے مطابق منڈل ریسورس پرسن، منڈل کی سطح کے ایلیمنٹری پروگراموں کا انعقاد کرکے تجاویز کو صدور مدارس کے جائزہ اجلاس میں مباحثے کے لیے پیش کرے۔

9.6 مانیٹرنگ - فرائض - ذمہ داریاں (Monitoring - Roles and Responsibilities)

مابعد مانیٹرنگ منعقد کیے جانے والے پروگراموں (تعمیل کی جانے والی سرگرمیوں) کی ذمہ داریاں، کون کس کی مانیٹرنگ کرے، مانیٹرنگ کب اور کہاں کی جائے وغیرہ کی تفصیلات نیچے جدول میں موجود ہے۔

مانیٹرنگ کرنے والے عہدیدار	کن کی مانیٹرنگ کی جائے	کب کی جائے	کون سے اداروں کو مانیٹرنگ کے لیے بھیجا جائے	اسکولوں، کالجوں، اداروں کا دورہ
جوائنٹ ڈائرکٹر/ ریاستی سطح کے عہدیدار	مہتمم تعلیمات	مہینے میں ایک مرتبہ	اسکول/ CRC / MRC/ محکمہ تعلیم، RMSA،RVM پراجکٹ کے ادارے	ہر ماہ
جوائنٹ ڈائرکٹر/ ریاستی سطح کے عہدیدار	ڈائیٹ/ پرنسپل CTE/ پرنسپل AISE	مہینے میں ایک مرتبہ	اسکول/ CRC / MRC/ ڈائیٹ، AISE،CTE	ہر ماہ
D E O، پرنسپل ڈائیٹ / AISE/CTE	Dy. DEO	مہینے میں ایک مرتبہ	اسکول/CRC/MRC	ہفتے میں دو مرتبہ
Dy. DEO/ پرنسپل ڈائیٹ/ پرنسپل DEO/CTE	منڈل ایجوکیشنل آفیسر	مہینے میں ایک مرتبہ	اسکول/CRC/MRC	ہفتے میں تین مرتبہ
Dy.DEO/DEO/ پرنسپل ڈائیٹ/CTE	صدر مدرس (اسکول کامپلکس)	مہینے میں ایک مرتبہ	اسکول کامپلکس کے اسکول	ہر ماہ

Dy. DEO/ پرنسپل ڈائیٹ/ CTE/ اسکول انتظامی کمیٹی	صدر مدرس (تحتانوی، فوقانی اسکول)	مہینے میں ایک مرتبہ	تحتانوی/ وسطانوی اسکول	ہفتہ میں دو مرتبہ
صدر مدرس/ MEO/ اسکول کامپلکس صدر مدرس، SMC، DEO/ Dy.DEO/ پرنسپل ڈائیٹ/ CTE	اساتذہ	مہینے میں ایک مرتبہ	کمرہ جماعت کی سرگرمیاں، بچوں کی تعلیمی معیارات کی سطح - عمل آوری - ہم نصابی سرگرمیوں کی عمل آوری	ہفتے میں تین یا چار مرتبہ

9.7 مانیٹرنگ کیے جانے والے شعبہ جات/ امور- مانیٹرنگ کیے جانے والے امور- Dy.EO/ CTE/ DEO/ MEO:

(Areas and Items of Monitoring pertaiing to MEO, Dy.E.O., DIET/CTE/DEO)

مانیٹرنگ سے متعلقہ عہدیدار اسکول کی سطح پر مختلف امور/ شعبہ جات کی مانیٹرنگ کرنی چاہیے۔ ایک منظّم منصوبہ بند لائحہ عمل کے ذریعہ ایک پیش بینی (Vision) کے ساتھ مانیٹرنگ فارمٹس (Monitoring Formats) دراصل اسکول کے دورہ کی ایک علامت ہے۔ ہر عہدیدار اس کو اعلیٰ عہدیداروں کی تنقیح کے لیے ہمیشہ تیار رکھے۔

اسکول کی سطح پر مانیٹرنگ کیے جانے والے امور/ شعبہ جات:

1. **داخلہ:** اسکولی عمر کے تمام بچے صد فیصد اسکول میں داخلہ لینے کے لیے اقدامات کریں۔ اسکول کے باہر بچے، بچہ مزدور سے متعلق تفصیلات اکٹھا کر کے تیار رکھنا اور انھیں بھی اسکول میں داخلہ دلوانے کی سعی کرنا۔
2. **حاضری:** اولیائے طلبہ، اساتذہ، سماج، تمام بچے پابندی کے ساتھ اسکول حاضر ہو کر اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لیے اقدامات کرنا۔
3. **ٹھہراؤ:** کم از کم 14 سال کی عمر تک پہنچے ہر ایک (لڑکے/لڑکیاں) پابندی کے ساتھ اسکول حاضر ہو کر متعینہ جماعتوں کی تعلیم مکمل کرنا۔
4. **قیام کی سہولت:** اسکول میں تعلیم جاری رکھنے کے لیے ضروری تمام بنیادی ضروریات یعنی کمرہ جماعت، تجربہ گاہ، سمعی و بصری آلات، خصوصی مراعات کے مستحق بچوں کو مناسب سہولیات، مناسب تعداد میں بیت الخلاء، پانی کی سہولت، کھیل کا میدان، کھیل کود کی اشیاء، وغیرہ کی حصولیابی اور موجودہ وسائل کے بہتر استعمال کے اقدامات کرنا۔
5. **تدریسی و اکتسابی سرگرمیاں:** یہ سرگرمیاں طلبہ و معلم کے درمیان بامعنی تبادلہ خیال (Interaction) پر مبنی ہو۔ فی الحال ہم کمرۂ جماعت سے جمہوری ماحول کی امید کر رہے ہیں۔ اس کے لحاظ سے کمرہ جماعت میں ماحول کا موجود ہونا ضروری ہے۔ اشتراکی طریقوں کو اپنانا چاہیے۔ ہماری کمرۂ جماعتوں میں مختلف سطح کے حامل طلبہ موجود ہوتے ہیں۔ اساتذہ مناسب رویوں کے ذریعے تمام بچوں کی اکتسابی ضروریات کی تکمیل کریں۔ مشمولاتی تعلیم بہم پہنچائیں، تختہ سیاہ کا بہتر استعمال کر کے دلچسپ تدریس کریں، مباحثہ کروانا، مشاغل کے ذریعہ، کام کے ذریعہ، تجربات کے ذریعہ سیکھنا وغیرہ۔
6. **معلم کی تیاری اور تدریسی و اکتسابی آلات:** ہم اساتذہ کے ذریعہ کمرۂ جماعت میں دوستانہ اکتسابی ماحول کی توقع رکھ رہے ہیں۔ اس کے عین مطابق ہی تدریسی و اکتسابی مشاغل ہونی چاہیے۔ اس کے لحاظ سے ہی تمام اساتذہ منصوبہ سبق، مناسب تدریسی و

اکتسابی اشیاء کے ساتھ تیار ہونا، ماحول میں قابل دسترس کم قیمت و بے قیمت (Low Cost & No Cost) تدریسی و اکتسابی اشیاء، Interactive اکتسابی اشیاء کی تشکیل کر کے تدریسی واکتسابی سرگرمیوں میں اساتذہ اور بچے انھیں استعمال کریں۔ ان تمام سرگرمیوں میں سماج کی شراکت داری کا بھی خاص خیال کریں۔

7. **بچوں کی اکتسابی ترقی:** جماعت مضمون واری مطلوب اکتسابی سطح۔ کس حد تک کتنے بچے مطلوبہ سطح کے حامل ہیں جائزہ لینا۔

8. **وسائل کا استعمال:** وسائل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ طبعی وسائل، انسانی وسائل۔ تدریسی واکتسابی اشیاء، چارٹس، تصاویر، نقشے، کتب خانے کی کتابیں، اسنیہا بالا کارڈس، نمونے، فلاش کارڈس، کہانیوں کے کارڈس، ڈومینو کارڈس' یہ تمام اسکول میں موجود ہیں۔ اس کو کس حد تک بچے اور اساتذہ استعمال کر رہے ہیں، سماجی ادارے وغیرہ طبعی وسائل ہو تو دسترس میں موجود ماہر مضامین (اساتذہ کے علاوہ) یعنی مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے سماجی کارکن، وظیفہ یاب ملازمین، سماجی خدمات انجام دینے والے، عوامی نمائندے وغیرہ انسانی وسائل کے تحت آتے ہیں۔ اساتذہ ان وسائل کو اپنے تدریسی مقاصد کے حصول کے لیے استعمال میں لائیں۔

9. **گرانٹس کا استعمال:** حاصل شدہ گرانٹس کی تفصیلات اخراجات وغیرہ کو نوٹس بورڈ پر تحریر کریں۔ گرانٹس کے اخراجات کے لیے صدر مدرس اساتذہ، اسکول انتظامی کمیٹی سے تبادلہ خیال کر کے تمام اجتماعی طور پر کس طرح خرچ کیا جائے فیصلہ کر لیں۔ اس کو متعلقہ رجسٹرس میں اندراج کریں۔ خاص مقصد کے تحت دی گئی جملہ رقم ہی گرانٹ ہے۔ اسکول کو اسکول گرانٹ، اساتذہ کی گرانٹ، انتظامی گرانٹ، وغیرہ دی جاتی ہے۔ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے اسکولوں کو دی جانے والے گرانٹس کو استعمال کرنے کے لیے اساتذہ کو مناسب تعاون مہیا کرنے کی ذمہ داری اسکول انتظامی کمیٹی کی ہی ہے۔ لہٰذا کمیٹی کے تمام اراکین کو اسکول کو دی جانے والی گرانٹس پر مکمل فہم ہو۔ مانیٹرنگ کرنے والے عہدیدار اساتذہ اور صدر مدرس مل کر کیے گئے اخراجات سے متعلق تجاویز کا بھی معائنہ کریں۔ خریدی گئی اشیاء کی حفاظت کریں، فنڈس کے استعمال سے متعلق مانیٹرنگ کریں۔

10. **دفعہ 29 ذیلی دفعہ (4)2 کے مطابق:** روایتی امتحانات کی جگہ مسلسل جامع جانچ منعقد کی جائے۔ ہر معلم CCE رجسٹر اور Cummulative Record کے نظم کی نگرانی کرے اور ثبوتوں کا مشاہدہ کرے۔

11. **طفل دوست ماحول:** تمام بچے خوشگوار ماحول میں ہی مستعدی کے ساتھ سیکھتے ہیں۔ یہ ماحول خوف سے آزاد ہو۔ اساتذہ بچوں کے ساتھ دوستانہ انداز میں برتاؤ کرنا چاہیے۔ موجودہ قانون جسمانی سزا کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ اسی طرح بچوں کو برا بھلا کہنے، ان کی تضحیک کرنے اور تنبیہ کرنے سے بچوں کو ذہنی تکلیف ہوتی ہے۔ بچوں کے تئیں تمام اساتذہ شفقت کے ساتھ ایک دوست کی طرح ایک فلاسفر اور رہنما کی طرح پیش آئے۔ بچوں سے گفتگو کریں۔ ان کے مسائل اور خواہشات کو معلوم کریں۔

12. **اسکول انتظامی کمیٹی کے اجلاس/ اساتذہ اور اولیائے طلبہ کے اجلاس:** اسکول میں تمام بچے انجام دیئے جانے والے مشاغل، صلاحیتوں اور قابلیتوں کا بروقت اولیائے طلبہ اور سماج کے علم میں لاتے رہیں۔ اس کے لیے PTA/SMC کے اجلاس کے دوران مندرجہ ذیل امور کا مظاہرہ کروائیں۔

اسکول گرانٹس کے معاملے میں دیانت دارانہ شفافیت کا مظاہرہ کرنے پر سماج کے افراد اسکول کے پروگراموں میں مستعدی سے حصہ لیں گے اور اسکول میں ہونے والے تمام پروگراموں کو خود کے پروگراموں کے طور پر محسوس کریں گے۔ یہ امر دراصل مستقبل میں بہتر انداز میں پروگراموں کو منعقد کرنے کی ترغیب دیگا۔ لہٰذا باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ SMC کے اجلاس/ PTA کے اجلاس

سماج کی توقع کے مطابق منعقد کریں۔اس کے لیے صدور مدارس ذمہ داری لیں اور روداد رجسٹر کے نظم کی بھی وہ نگرانی کرے۔

13. لڑکے اور لڑکیوں کے لیے دی جانے والی دوپہر کے کھانے کی اسکیم، مفت درسی کتب، یونیفارم، وغیرہ باقاعدگی کے ساتھ مقررہ وقت پر تمام بچوں کو مہیا کرنے کے لیے اقدامات کریں۔اگر یہ چیزیں وقت مقررہ پر دستیاب نہ کر سکیں تو SMC کے توسط سے اعلیٰ عہدیداروں سے ربط پیدا کریں۔

14. اسکول کا دعائیہ اجتماع، تقاریب، تہوار اختراعی پروگرام وغیرہ تمام اسکولوں میں بہتر طور پر توقع کے عین مطابق منظّم کریں۔ہم نصابی سرگرمیوں کو بھی انجام دینے کے لیے اقدامات کریں۔

مذکورہ بالا امور/شعبوں میں اسکولوں کی کارکردگی کو بروقت مانیٹرنگ کرنے کی ذمہ داری متعلقہ عہدیداروں اور سماج پر ہے۔یہ مسلسل جامع انداز میں انجام دیا جانے والا نہایت واحد کلیدی عمل ہے۔اچھا مظاہرہ کرنے والے اسکولوں کی ستائش کی جائے اور جو اسکول بہتر مظاہرہ نہیں کر پا رہے ہیں انھیں بہتری لانے کی ترغیب دیں۔

متعلقہ عہدیداروں کی جانب سے مانیٹرنگ کیے جانے والے امور/شعبہ جات

MEO. MRC/Dy.EO/Divisional Level

- ❖ منڈل/ڈیویژن میں موجود اسکولوں کے بچوں کی ترقی، ایسے اسکول جو ترقی میں آگے ہیں اور کمزور اسکول خانہ پری کیے ہوئے MEO/Dy.EO اسکولوں کا دورہ-مانیٹرنگ کے پرچے۔
- ❖ MRC میں کتب خانہ کا نظم، ماڈیولس کا Stock اور Issue رجسٹر، درسی کتابوں، اشیاء اور فرنیچر کا Stock اور Issue رجسٹر۔
- ❖ فنڈس کا استعمال، روداد کا رجسٹر، Cash Book وغیرہ۔
- ❖ ہر ماہ صدور مدارس کے ساتھ جائزہ اجلاس کا رجسٹر اور روداد رجسٹر۔
- ❖ بچوں کا اکتساب، ترقی کے لیے Dy.EO/MEO کی جانب سے عمل کیے جانے والے پروگرامس۔
- ❖ ریکارڈس، رجسٹرس کا نظم۔
- ❖ Tour Dairy

ضلعی تعلیمی و تربیتی ادارہ (DIET):

- ❖ طلبا اور اساتذہ کی حاضری۔
- ❖ بچوں کی اکتسابی سطح-ترقی
- ❖ Pre Nursery Programme کی کیلنڈر کے مطابق عمل آوری۔
- ❖ اختراعی پروگرام کا منصوبہ، عمل آوری۔
- ❖ School Visit -Visit Reprots
- ❖ Participation in review meeting
- ❖ کتب خانہ کا استعمال۔
- ❖ Funds utilisation - students fee, govt. funds تجاویز
- ❖ Stock and issue registers
- ❖ Staff meetings - minutes book
- ❖ Innovations
- ❖ Research studies - Action research

- Lab school activities

مہتمم تعلیمات (DEO):

- School visits-visit reports
- بچوں کی اکتسابی سطح-ترقی
- ضلع میں طلبا کی ترقی ،منڈل واری تعلیمی طور پر پسماندہ منڈلس۔
- درسی کتابوں کی سربراہی۔
- ضلعی سطح پر Dy.EO‘MEO کے ساتھ جائزہ اجلاس ،میٹنگ کی روداد۔
- ضلع میں معیاری تعلیم کے لیے لیے گئے فیصلے-عمل میں لائے جانے والے پروگرام۔
- مسلسل جامع جانچ کی عمل آوری۔
- ہم نصابی سرگرمیوں کی عمل آوری۔
- نئی درسی کتابیں،نصاب کی تکمیل کے لیے اختیار کیے گئے اقدامات-شواہد۔

9.8 مانیٹرنگ کے دوران معائنہ کیے جانے والے رجسٹرس اور ریکارڈس - اسکول،اسکول کامپلکس ، MRC، DIET وغیرہ

(Registers and Records to be observed doing monitoring – School, School Complex, MRC, DIET etc.)

مانیٹرنگ سے متعلقہ عہدیدار، مانیٹرنگ کرنے کے دوران اہم ریکارڈ، رجسٹرس کا معائنہ۔

اسکول کی سطح:

- اساتذہ کا حاضری رجسٹر۔
- بچوں کا حاضری رجسٹر۔
- مسلسل جامع جانچ کا رجسٹر۔
- Cash book
- فنڈس/گرانٹس رجسٹر،اخراجات کے لیے کی گئی تجاویز/ فیصلے،خریدی گئی اشیاء کا معائنہ۔
- ترقیاتی رپورٹس۔
- سالانہ،یونٹس/ نصاب۔
- SMC اجلاس کا رجسٹر،روداد رجسٹر۔
- صدر مدرس کے جائزہ اجلاس کا رجسٹر،روداد کا رجسٹر۔
- Stock Register
- کتب خانہ کا رجسٹر اور Stock and Issue Register۔
- مفت درسی کتابوں کی تقسیم کا رجسٹر۔
- بچوں کے Health Card وغیرہ۔
- اسکول کا ترقیاتی منصوبہ۔
- ٹیچر نوٹس۔
- اسکول کی سرگرمیوں کی روداد کی رپورٹ، رجسٹر۔

اسکول کامپلکس:

- فنڈس کے استعمال کا رجسٹر-تجاویز/ فیصلے۔
- Cash Book
- اسٹاک رجسٹر
- اسکول کامپلکس اجلاس کا روداد رجسٹر۔

- اجلاسوں کا ایجنڈہ، روداد رجسٹر وغیرہ۔

Mandal Resource Center (MRC):

- Tour Diary اور خانہ پری کیے ہوئے مانیٹرنگ کے پرچے۔
- Workdone Statement
- معیاری تعلیم سے متعلق رپورٹس
- صدور مدارس کے اجلاسوں کا رجسٹر اور روداد رجسٹر
- حاضری رجسٹر
- MEO،MRC، ہفتہ واری جائزہ رجسٹر
- پروگراموں کی دستاویزی رپورٹس-رجسٹر
- مفت درسی کتابوں کی تقسیم کا رجسٹر
- آبادی کی تفصیلات کا رجسٹر (مردم شماری کا رجسٹر)
- اساتذہ کی تفصیلات کا رجسٹر
- تربیتی پروگراموں کی رپورٹس
- ماڈیولس کے اسٹاک اور تقسیم کا رجسٹر
- مخصوص مراعات کے مستحق بچوں کی تفصیلات کا رجسٹر، تقسیم کردہ آلات/ اشیاء کی تقسیم کا رجسٹر
- کتب خانہ کا رجسٹر
- گرانٹس کے استعمال کا رجسٹر
- اسٹاک رجسٹر
- Cash Book
- Salary Register وغیرہ۔

ضلعی تعلیمی و تربیتی ادارے (DIET):

- Workdone Statement, Tour Diary
- مانیٹرنگ فارمیاٹس (خانہ پری کیے ہوئے)۔
- تفویض کردہ منڈل کے (Adopted) منڈل واری لکچررس کی تفصیلات۔
- اساتذہ کے تربیتی اجلاسوں کے روداد کا رجسٹر۔
- گرانٹس کے استعمال کا رجسٹر۔
- Cash book
- Stock and Issue Register
- حاضری رجسٹر وغیرہ
- پروگراموں کے روداد کا رجسٹر

9.9 اداروں اور افراد کی کارکردگی کے جائزے: (Review of performance of institutions and individuals)

بروقت مقاصد کے حصول میں حائل رکاوٹوں کی شناخت کر کے ان پر قابو پانے کے لیے لائحہ عمل کو تشکیل دینا۔ اس کی عمل آوری کے لیے ذمہ داریوں کی تقسیم کے بعد ان کی کارکردگی پر مانیٹرنگ کرنے سے مقاصد کا حصول ممکن ہے۔

سطح کے مطابق کا کردگی کے جائزے:

شمار	سطح	جائزہ اجلاس میں شرکت کرنے والے	اجلاس کا ایجنڈہ	رپورٹس کس کو دیں؟
1	اسکول -تحتانوی ، وسطانوی،فوقانوی	صدر مدرس اساتذہ SMC	1. بچوں کی ترقی 2. مسلسل جامع جانچ 3. Problems & Issues 4. بچوں کی حاضری 5. منصوبہ سبق وغیرہ 6. ہم نصابی سرگرمیوں کی عمل آوری 7. درسی کتب،دوپہر کے کھانے کی اسکیم	- Cluster H.M - MEO - Dy.DEO
2	اسکول کامپلکس	صدر مدرس اساتذہ	1. بچوں کی ترقی 2. منصوبہ سبق/ ڈائریاں 3. پروگراموں کی عمل آوری وغیرہ 4. Problems & Issues 5. CCE 6. ہم نصابی سرگرمیوں کی عمل آوری	- MEO - مہتمم تعلیمات
3	منڈل	کامپلکس کے صدر مدرس صدور مدارس منڈل کے محکمہ تعلیم کے عہدیدار ڈائیٹ لکچررس	1. اسکول/ بچوں کی ترقی 2. اسکول کامپلکس کے اجلاس 3. اسکولی سطح کے اجلاس 4. گرانٹس کا استعمال 5. پروگراموں کی عمل آوری وغیرہ 6. مانیٹرنگ،اسکولوں کا دورہ 7. Problems & Issues 8. CCE 9. ہم نصابی سرگرمیاں	- Dy.DEO - مہتمم تعلیمات
4	ڈیویژن	صدر مدرس اسکول کامپلکس کا صدر مدرس مہتمم تعلیمات ڈائیٹ کا تدریسی عملہ	1. اسکول/ بچوں کی ترقی 2. اسکول کامپلکس کے اجلاس 3. اسکولی سطح کے اجلاس 4. گرانٹس کا استعمال 5. پروگراموں کی عمل آوری وغیرہ 6. مانیٹرنگ،اسکولوں کا دورہ 7. Problems & Issues 8. CCE 9. ہم نصابی سرگرمیاں	- پرنسپل ڈائیٹ - مہتمم تعلیمات

5	ضلع	MEO Dy.DEO DEO DIET Staff	1. منڈل واری بچوں کی ترقی 2. اسکول کامپلکس کی کارکردگی 3. اسکولوں کی کارکردگی 4. پروگراموں کی عمل آوری وغیرہ 5. دورے 6. Problems & Issues 7. CCE 8. ہم نصابی سرگرمیاں	- RJD - SPD - ناظم تعلیمات برائے اسکولس
6	ریاست	مہتمم تعلیمات ، پرنسپل ڈائیٹ ، ڈائرکٹر آف اسکول ایجوکیشن ، RMSA،PO(RVM) ، SCERTڈائرکٹر، RMSA، C&DSE،RVM،وغیرہ	1. ضلع واری بچوں کی ترقی 2. پروگاموں کی عمل آوری 3. دورے، رپورٹس 4. Problems & Issues 5. CCE 6. ہم نصابی سرگرمیاں	سکریٹری

9.10 مانیٹرنگ اور جائزے - عمل آوری کے اشارے - شواہد

(Monitoring and reviews - Indicators of implementation and evidence)

مختلف سطح پر مانیٹرنگ سے متعلقہ عہدیداروں کی طرف سے کی گئی مانیٹرنگ کے طریقوں پر عمل اوری کے اشارے/شواہد ذیل میں دیئے گئے ہیں۔اس کی بنیاد پر عہدیداروں کی مانیٹرنگ کے مختلف طریقوں کی جانچ کی جاتی ہے۔اس کی بنیاد پر ہی مانیٹرنگ سے متعلقہ مختلف سطح پر ہونے والے مانیٹرنگ کے عہدیداروں کی کارکردگی کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔

عمل آوری کے اشارے/شواہد:

- ❖ اکیڈیمک گائیڈنس رجسٹر میں درج کی گئی ہدایات اور تجاویز۔
- ❖ اسکولوں کا دورہ کیے گئے مختلف مانیٹرنگ عہدیداروں کے ذریعہ خانہ پری کیے گئے مانیٹرنگ فارمیاٹس۔
- ❖ SMCاراکین کے اجلاس میں پیش کردہ تجاویز، اسکول کے دورہ میں معائنے کیے گئے امور، ہدایات وغیرہ کا روداد رجسٹر میں اندراج۔
- ❖ صدر مدرس کے ذریعہ منعقد کردہ اساتذہ کے اجلاس کا رجسٹر۔
- ❖ منڈل کی سطح پر منڈل ایجوکیشن آفیسر مانیٹرنگ کے دوران خانہ پری کیے گئے مانیٹرنگ کے پرچے۔
- ❖ CCEاور ہم نصابی سرگرمیوں کی عمل آوری۔
- ❖ منڈل کی سطح پر منعقدہ اجلاسوں کے روداد رجسٹرس۔
- ❖ منڈل ایجوکیشن آفیسر اپنے احاطہ میں آنے والے صدور مدارس کو روانہ کیے گئے روداد کی تفصیلات۔
- ❖ متعلقہ مانیٹرنگ عہدیدار کی جانب سے اسکول/کلسٹر /MRC کی سطح پر خانہ پری کیے گئے فانیٹرنگ فارمیاٹس، جائزہ اجلاس کی روداد۔
- ❖ متعلقہ مانیٹرنگ عہدیدروں کی Tentative Tour Diary کا منصوبہ۔
- ❖ بچوں کے ترقی کی سطح کی رپورٹس، اسکول کی ترقی کی رپورٹس، Cluster،منڈل کے رپورٹس وغیرہ۔
- ❖ مختلف سطحوں پر باقاعدگی سے ہونے والے جائزہ اجلاسوں کی روداد کو لکھ کر مناسب اقدامات سے متعلق تفصیلات تمام عہدیداروں کو روانہ کریں۔اس کی عمل آوری اور ترقی سے متعلق اجلاسوں میں مباحثہ ہو۔

9.11 اختتام (Conclusion):

قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم -2009 میں پیش کردہ امور کی عمل آوری کی نگرانی کی ذمہ داری متعلقہ عہدیداروں کے ساتھ ساتھ مقامی اداروں پر بھی ہے۔ مختلف سطحوں میں اسکول کی سطح سے ابتداء کر کے ریاستی سطح تک مختلف مراحل میں وقت مقررہ میں قانون کی عمل آوری کے طریقے سے متعلق مانیٹرنگ کرے اوراس کی تعمیل کے لیے اقدامات کریں۔

اس مانیٹرنگ کے ذریعہ:

- اسکول کی سطح سے ریاستی سطح تک نمایاں تبدیلیاں رونما ہوں گی۔
- قانون کی عمل آوری میں حائل رکاوٹوں/ مسائل کی نشاندہی کی جائے۔
- اساتذہ کمرۂ جماعت میں جسمانی سزا سے گریز کریں گے اور آزادانہ ماحول فراہم کریں گے اور وہ بچوں کے احساسات، خیالات و تاثرات کی قدر کریں گے۔
- بچوں کی تعلیم سے راست یا بالراست طور پر تعلق رکھنے والے ہرایک فرد کو جوابدہ بنانے میں مدد ملے گی۔
- مانیٹرنگ دراصل اساتذہ کی کارکردگی، پیشہ وارانہ مہارتوں میں نکھار پیدا کرتی ہے۔
- مانیٹرنگ کو موثر انداز میں عمل آوری کرنے پر بچوں کی ہمہ جہتی ترقی ممکن ہوسکتی ہے۔
- مابعد مانیٹرنگ اختیار کیے گئے جائزے اوراس کی تعمیل میں لیے جانے والے اقدامات کے ذریعہ اساتذہ، عہدیداروں میں خوداعتمادی فروغ نہیں پاتی بلکہ انھیں بہترین رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

☆☆☆